

# منجدھار عشق

از قلم: حنا اسد

مکمل ناول

مزار کی سیڑھیوں پر ایک شکستہ وجود ننگے پاؤں پر پڑے چھالوں اور زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہیں ڈھے گیا اس نے کوئی مزار نہ چھوڑا  
"کوئی تو وسیلہ بنے اس کی مراد بر آئے"

ایک بزرگ نے پاس سے گزرتے ہوئے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھا بیٹا کس کی جستجو ہے؟  
اس نے نم آنکھیں رگڑیں اور سر اٹھا کر کہا! عشق مجازی نے نے بیچ منجدھار رول دیا  
یہی جستجو جو اگر تو عشق حقیقی کو پانے کی کرتا تو وہ تجھے بن مانگے عطا کرتا ہے

حدیث شریف میں ہے کہ اگر تم اللہ کی طرف ایک قدم بھی بڑھاؤ گے تو وہ تمہاری طرف دس قدم بڑھائے گا

یہ کہتے ہیں وہ بزرگ آگے بڑھ گئے،

ٹھنڈر کلاڈز کے تیز بہاؤ میں ڈوبتا ابھرتا اس کا وجود اچانک ایک پتھر سے ٹکراتا ہے۔ سر پر بری طرح چوٹ لگنے سے رہے سہے تو اس بھی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور وہ ہوش و خرد سے بیگانہ اپنے آپ کو ان پانی کی تیز لہروں کے سپرد کر دیتی ہے اچانک ایک تیز لہر اسے پانی سے باہر پتھروں پر اچھال دیتی ہے

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔ سورج غروب ہو رہا تھا پنچھی اپنے گھروں کو واپس لوٹ رہے تھے۔ اس نے کسمسا کر اپنی آنکھیں کھولیں اور اپنے آپ کو زندہ محسوس کر کے لڑکھڑا کے اٹھی اور پانی میں اپنا عکس دیکھنا چاہا شام کے سرمئی اندھیروں نے آہستہ آہستہ رات کا روپ لے لیا چاند کی روشنی اور پانی کی لہروں میں اپنے وجود کو دیکھا ماتھے پر چوٹ کا نشان شد آگئیں گیسو جمنیں ابھی بھی پانی بوندوں کی صورت ٹپک رہا تھا۔ متناسب سراپا بیوٹی بون پر تل کا نشان۔ کالے رنگ کے خوبصورت فراک میں ملبوس اور دوپٹے پر لگے شیشے چاند کی لہروں کے عکس سے آنکھوں کو چندھیا رہے تھے دوپٹہ کئی جگہ سے پھٹ چکا تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو بھی نہ پا کر اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس کرتی ہے اپنے لئے کوئی محفوظ جگہ کی تلاش میں چلنا شروع کر دیتی ہے۔ اچانک اسے سرک نظر آتی ہے۔ وہ مین روڈ تک پہنچ کر کسی سے مدد حاصل کرنے کا ابھی سوچ ہی رہی ہوتی ہے کہ اچانک کچھ اوباش لڑکے اس وقت سنسان

روڈ پر اسے تنہا دیکھ کر کر تنگ کرتے ہوئے ایک دوسرے سے مخاطب جبکہ نظروں کا نشانہ اس پر تانے

"اکیلے اکیلے کدھر جا رہے ہیں"

چاروں طرف سے اس کے بھاگنے کی تمام راہیں مسدود کیے زور زور سے ہنسنا شروع کر دیتے ہیں

گھر میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھی ہر طرف دعا کی سہیلیاں گھوم رہی تھیں ہر کوئی اپنی تیاریوں میں مصروف تھا دعا کی کوئی بہن نہیں تھی اس کا صرف ایک بڑا بھائی تھا۔ ماما سعدیہ اسکے والد عاصم صاحب جنہوں نے دوسری شادی ماہرہ سے کر لی تھی۔ سعدیہ اور اپنے بچوں کو جائیداد کا صرف کچھ حصہ دیا پھر ان کو فراموش کر کے اپنی نئی دنیا بسالی

دعا کا بڑا بھائی بشر حافی چھ فٹ کو چھوٹا قد ہیزل آنکھیں مردانہ وجاہت کا شاہکار کھڑی ستواں ناک جو اس کی مغروریت میں مزید اضافہ کرتی جو پہلی نظر اسے دیکھتا اس کی سحر انگیز پرسنالٹی سے نظریں نہ ہٹا پاتا

اس نے کچھ ہی عرصے میں اپنے بزنس کو اونچائیوں پر پہنچا دیا تھا۔ اس کے آفس ورکر بھی اس کی خاموشی سے ڈرتے تھے۔ اسکے آفس میں صرف میل ورکر ہی تھے جب وہ آفس میں داخل ہوتا تو ایسے لگتا جیسے کسی نے روح کھینچ لی ہو

گھر کا ماحول بھی اس سے مختلف نہ تھا

دعا کی برات میں ابھی کچھ وقت تھا سب لڑکیاں ہنسی مذاق کرتے ایک دوسرے سے چھیڑخانی  
میں مصروف تھیں

وہ اپنے روم سے باہر نکلا اور دعا کو آواز دی

یہ کس قسم کا شور ہے 'دعا'

ماحول میں جیسے سناتا چھا گیا

دعا کی بھی بھائی کے سامنے آواز نہیں نکلتی تھی

وہ وہ -- بھائی اب نہیں آئے گا۔

آج تو اس کے لیے یہ دن کسی عذاب سے کم نہ تھا پہلے

مصیبت سے نکلی نہیں کہ دوسری میں گرفتار.....

اس نے آنکھیں بند کیں اور دل میں شدت سے اللہ تعالیٰ سے

اپنی حفاظت کی دعا کی اور سرپٹ دوڑ لگادی بھاگتے

بھاگتے اس کا سانس پھول چکا تھا۔ دل ایسے جیسے حلق

میں آگیا ہو۔ حلق میں کانٹے چبھنے لگے سانس لینے کو کی

اور پیچھے مڑ کر دیکھا وہ ان لوگوں کو فی الحال چکما

دینے میں کامیاب تو ہو چکی تھی مگر اب بھی اسے اپنے

لیے حفاظتی پناہ گاہ درکار تھی سامنے مین روڈ پر ایک کار

اور 2 بسیں کھڑی نظر آئیں۔ دونوں بسیں مسافروں سے

بھری ہوئی تھی جن میں خواتین اور مرد حضرات دونوں

شامل تھے کار خالی تھی شاید سامنے ڈھالے سے وہ لوگ

کچھ کھانے کے لئے رکے ہوں اس کو جب ان اوباش لڑکوں سے بچنے کے لئے کوئی پناہ گاہ

نظر نہ آئی تو اچانک اس کی نظر

www.classicdigitallibraries.com

support@classicurdumaterial.com

www.classicurdumaterial.com

اس میں بند ہو گئی۔ کچھ لمحوں بعد کار سٹارٹ ہونے کی

آواز آئی تو اس نے کچھ سکون کا سانس لیا کم از کم اس وقت ان لوگوں سے اس کی عزت تو

محفوظ ہو گئی



سب لوگ میرج ہال پہنچ چکے تھے دعا بھی پارلر سے تیار ہو کر آچکی تھی آج دعا نے گرین کلر کی دیدہ زیب میکسی زیب تن کی تھی کیونکہ مومن کا فیورٹ کلر گرین ہے ۔ اس رنگ کو پہنے دعا آسمان سے اتری ہوئی حور لگ رہی تھی۔ دعا بہت بے چین تھی ابھی تک بارات نہیں پہنچی تھی۔ وہ ماضی کی حسین یادوں میں کھو گئی جب دعا اور مومن ایک ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتے تھے مومن نے اپنی پاکیزہ محبت کا اظہار دعا کے گھر رشتہ بھیج کر کیا۔ دعا نے آخر کار بہت انتظار کے بعد مومن کو کال کی۔ ایک ہی بیل پر کال پک کر لی گئی۔

السلام علیکم! وعلیکم السلام! کیا حال ہے دعاء مومن؟؟؟

بہت برا ۔۔ دعا نے روہانسی آواز میں جواب دیا

کیوں کیا ہوا؟ مومن نے پریشانی سے پوچھا آپ اب تک آئے ہی نہیں کب سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں

آپ نے بلایا اور ہم چلے آئے۔ آئیے دیکھئے ذرا ونڈو سے ہم گیٹ پر آپ کی ایک نظر کے منتظر ہیں مومن نے ہنس کر فون بند کر دیا

دعا جلدی سے ونڈو میں آئی مومن بلیک شیروانی جو نہایت دیدہ زیب تھی سر پر قلاہ پہنے بہت ہی ہینڈسم لگ رہا تھا۔ جب مومن نے دعا کو دیکھا اس نے ایک آنکھ دبائی اور مسکرا کر سب سے گلے ملنے لگا۔ مومن کی اس حرکت پر دعا کے گال جو پہلے پنک تھے اب لال ٹماٹر ہو گئے تھے



اطوفہ کے ابا یہ دیکھیں ٹی وی پر کیا نیوز چل رہی ہے

آنیہ بیگم نے روتے ہوئے دھندلائی آنکھوں سے جب سامنے

ٹی وی پے چلتا منظر دیکھا ان کا جسم پوری طرح کانپ رہا تھا

ایاز صاحب نے بھی جب یہ منظر دیکھا جہاں پر وادی نیلم

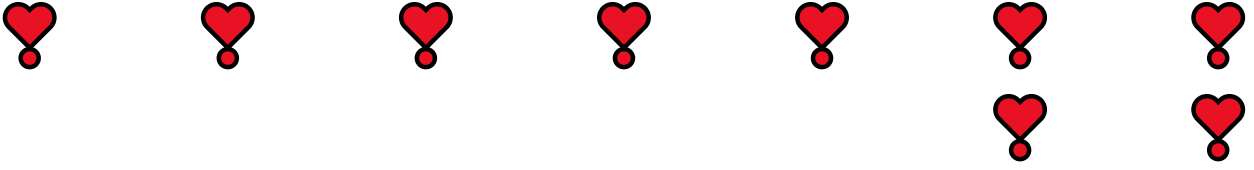
پر گیا لاہور میڈیکل کالج کا ٹرپ جس میں بہت سے

سٹوڈنٹس پل سے سیلفی لیتے نیچے گر گئے اور پانی کے تیز

بھاؤ کی وجہ سے بہت سے افراد کی لاشیں بھی نہ ملنے

کی خبر چل رہی تھی یہ دل دہلا دینے والی خبر دیکھ کر

انہوں نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور بیٹھتے ہی چلے گئے۔



بارات کا استقبال بہت شاندار طریقے سے کیا گیا یا بشرِ

حافی اور سعدیہ بیگم ہال کی اینٹری سے مومن کو اپنے

ساتھ لے کر اندر کی طرف بڑھے جہاں پر ساری کزنز اور دعا

کی سہیلیاں پھولوں کے تھال لیے استقبال کرنے کی منتظر

تھیں۔ پر جب سب کی نظر بشرِ حافی پر گئی جس نے بلیک

پینٹ پر گرے شرٹ اور گرے بلیزر پہنا ہوا تھا سب کی

ستائشی نظریں دولے کو چھوڑ کر اس پر جا ٹکی۔

مومن بھی کم خوبصورت نہ تھا مگر جب بشرِ حافی

نے خود پر سب کی ٹکی ہوئی نظریں محسوس کی تو وہاں

سے نکلتا ہوا اندر چلا گیا

سب کی موجودگی میں نکاح جیسا خوبصورت فریضہ سر انجام دیا گیا۔



جب سے نکاح ہوا تھا دعا کا ہاتھ مسلسل حافی کے ہاتھ میں

تھا نکاح کے بعد حافی نے دعا کے سر پر ہاتھ رکھا تو دعا اس کے گلے لگ گئی

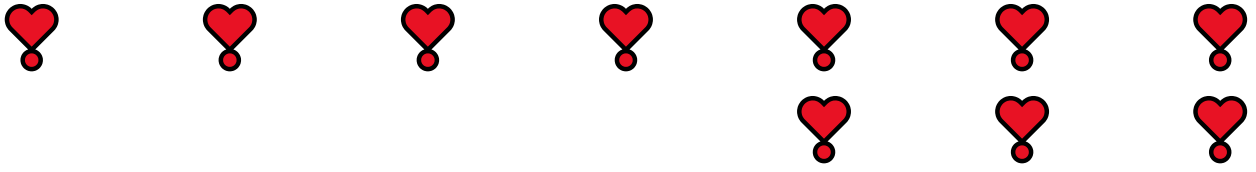
سعدیہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے تے بشر جو کبھی نہ رویا اس کی آنکھیں بھی بھگی ہوئی محسوس ہو رہی تھی سعدیہ بیگم سے ملتے ہی دعا نے اور بھی شدت سے آنسو بہانا شروع کر دیا ہے دعا میرے بچے مجھے پتہ ہے آج کے دن ایک بیٹی کو ماں کے ساتھ ساتھ باپ کی دعاؤں کی بھی اشد ضرورت ہوتی ہے میں نے کبھی اپنے دونوں بچوں کو باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی آپ کی ماما آپ سے بہت پیار کرتی ہیں وہ دعا کے آنسو صاف کرتی اسے چپ کرواتے ہیں

پھر قرآن پاک کے سائے میں دعا کی رخصتی کی رسم ادا کی جاتی ہے

دعا گاڑی میں بیٹھتی ہے تو گاڑی اپنی منزل کی جانب روانہ ہو جاتی ہے سارے مہمان اپنے گھروں کو روانہ ہو جاتے ہیں جبکہ مومن دعا کو لے کر مختلف راستے کا انتخاب کرتا ہے دعا کچھ دیر بعد جب خاموش ہوتی ہے تو اپنے ارد گرد کا جائزہ لیتی ہے گاڑی میں صرف مومن اور دعا ہی ہوتے ہیں ڈرائیور گاڑی چلانے میں مصروف ہوتا ہے کھرکی سے باہر دیکھتی ہے تو مومن سے پوچھتی ہے باقی سب کہاں ہے ؟

اور ہم کہاں جا رہے ہیں ؟ مومن نے ستائشی نظروں سے

دعا کو دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھ کو تھام کر ہونٹوں سے لگایا آپ کے لیے سرپرائز ہے



So dear readers kaisi lagi 2nd epi review dena na bhulye

ga Romantic Novel□

♥♥ Manjahdar e Ishq#

"Hina Asad"#

Epi:3#

Don't ✕ copy paste without my permission

www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com

وہ اپنے روم میں لگی فیملی فوٹو فریم کو دیکھتے  
ہوئے ماما بابا کی یادوں میں کھویا ہوا تھا کہ کبھی وہ ساتھ تھے مگر پچھلے پانچ سالوں سے وہ ان  
کی جدائی کا غم سہہ رہا تھا اپنی اس غم کو بھلانے کے لیے اس نے موبائل سے کسی کو کال  
ملائی۔ ماما کالنگ -----

ساتھ ہی ایک بزرگ خاتون کی تصویر بھی نظر آئی

جن کی تصویر کو دیکھ کر اس کے عنابی لب پھیلے۔ مگر مسلسل بیل جانے کے باوجود بھی دوسری طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا تو سیل فون کی سکرین کو اندھیرے میں ڈبو تے اٹھ کھڑا ہوا اور ایک فیصلہ کیا

گاڑی ایک شاندار ہوٹل کے سامنے کی۔ مومن نے دعا کا ہاتھ تھام لیا اور اسکو گاڑی سے نکال کر ہوٹل میں داخل ہوا جہاں اس نے ہنیمون سویٹ بک کروایا تھا۔

جب وہ دونوں روم میں داخل ہوئے ہر طرف منفرد پھولوں نے ان کا استقبال کیا کمرے کا فرش پھولوں سے بھرا پڑا تھا۔ اس نے دعا کو کو بیڈ پر بٹھایا پھر شوق نگاہوں اسے دیکھنے لگا۔ دعا جو اکیلے کمرے میں اس کی موجودگی سے گھبرا رہی تھی مومن نے دعا کو جب سے اپنی پسند کے رنگ میں دیکھا تھا دل کی دھڑکن کی رفتار اور بھی بڑھ گئی تھی اب تو وہ صرف اس کی تھی کی اس کے اتنے قریب تھی کہ ہاتھ بڑھا کر اس کو چھو سکتا تھا

www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com

اس نے مٹھلی کیس سے خوبصورت سا بریسلٹ نکال کر دعا کے ہاتھ میں پہنایا پھر اپنے لبوں سے اس کی پیشانی کو چھو کر اس کو معتبر کر دیا

دعائے مومن آج قبول ہو گئی تھی آج دونوں نے اپنے من پسند جیون ساتھی کو پا لیا تھا۔

جب اسے گاڑی رکتی ہوئی محسوس ہوئی ایک ہی طرف لیٹے لیٹے اس کا جسم درد کرنے لگا تھا اس نے جھانک کر دیکھا آس پاس کسی کو نہ پا کر باہر آ گئی اور ہسامنے موجود پتھر پر بیٹھ کر اپنے جسم کو ہاتھ سے ہلکا ہلکا دبانے لگی۔ اس نے کچھ دیر رک کر ارد گرد کا جائزہ لیا اندھیرے میں ایک جگمگاتے بورڈ پر اس کی نظر پڑی کسی میرج ہال کا نام تھا۔ رات زیادہ ہونے کی وجہ سے قریبی علاقے سے جانوروں کی آوازیں آنا شروع ہو گئی تھی اس نے مدد کی تلاش میں نظریں دوڑائیں۔ دور ہی اسے ایک ہیولا نظر آیا۔ وہ دبے قدموں سے ڈرتی ہوئی اس تک پہنچی۔

دل میں خدا کا شکر بجالائی کے وہ ایک بزرگ خاتون تھیں جنہوں نے سفید مقیش والی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اور اسی چادر سے اپنے آنسو پونچھ رہی تھیں

اس نے ان کی طرف مدد کی چاہ میں پیش قدمی کی کی

آنٹی پلیمیری مدد کیجئے اپنے دونوں ہاتھ جوڑتی ہوئی وہ گر گرانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

شازیہ بیگم جو پہلے ہی اپنے شوہر کی غیر موجودگی اور اپنی بیٹی کی رخصتی کی وجہ سے غم زدہ تھی اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی کیا بات ہے بیٹا؟

آپ رات کے اس پہرا کیلئے یہاں کیا کر رہی ہیں؟ آپ کا نام کیا ہے بیٹا؟...



بشرِ حافی جو اپنی ماما کو ڈھونڈنے نکلا تھا کہ رات بہت ہو چکی ہے اب گھر چلنا چاہیے آئے وہ کہیں نظر نہیں آئیں تو وہ بیک سائیڈ سے انہیں ڈھونڈتا ہوا گیٹ تک آ رہا تھا

اطوفہ جو اکیلے کھڑے پہلے ہی خوفزدہ تھی رات کے اس پہر جانوروں کی آوازیں سنتی پریشان تھی بشرِ حافی جو اپنی ماما کو ڈھونڈ رہا تھا پریشان تھا

کہ وہ اس وقت کیسے ان کو اکیلے چھوڑ سکتا تھا جب وہ غم زدہ تھیں۔ وہ تیز رفتار قدموں سے چلتا اندھیرے میں کسی سے ٹکرایا۔۔۔۔۔

اطوفہ نے آنے والے کو دیکھے بغیر اپنے دونوں بازو زور سے اس کی کمر کے گرد حائل کئے اتنا کہ دونوں کی دھڑکن ایک دوسرے کو سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

اطوفہ کی دونوں آنکھیں آنکھیں اس وقت بند تھی تھی اور وہ خوف سے کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔

دھیمی آواز سے مہننا رہی تھی مجھے بچالیں! مجھے بچالیں!

مقابلہ کو جب محسوس ہوا کہ اس کے اتنے قریب کوئی

صنف مخالف ہے۔ زوردار جھٹکے سے اتنا نازک وجود کو خود سے علیحدہ کیا ایسے جیسے کرنٹ لگا ہو

اسے زوردار دھکے دیا۔ اطوفہ اس افتاد سے سنبھل نہ پائی اس سے پہلے کہ وہ گرتی دو شفقت

بھرے ہاتھوں نے اسے تھام لیا۔

حافی یہ کیا کر رہے ہو؟

ماتھا پر شکن وجہ چہرے پر پتھریلے تاثرات بلا کے تھے کہ مقابل ایک پل کو لازمی ڈگمگا جاتا اور یہی تحفہ کے ساتھ بھی ہوا وہ اپنی شاندار پرسنلٹی سے مقابل کو زیر کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا اس کی آنکھیں جو انگاروں سے دہک رہی تھی اس پر ہی مرکوز تھیں۔ حافی کی سخت آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے اتنے قریب آنے کی لگتا ہے تمہیں اپنی جان عزیز نہیں وہ پھنکارا تھا.....



آج کی اپنی پر اپنے ویوز دینا نہ بھولیے گا

Aj agr 200 likes huy to aj hi next e#Romantic Novel

www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
By Hina Asad#

Epi: 4#

Don't X copy paste without my permission

حافی کے سرد رویے کو دیکھ کر سعدیہ بیگم کو ہی درمیان ---

میں بولنا پڑا حافی یہ بچی اس وقت ڈری ہوئی ہے آپ  
 اس سے مزید ڈرانا بند کریں۔ گاڑی نکالیں ہم گھر چل  
 رہے ہیں اور یہ بھی ہمارے ساتھ ہی جائے گی حافی نے

بگڑے تیوروں سے اس لڑکی کو اپنی مام کے ساتھ لگے دیکھا تو کہا کون ہے یہ؟؟؟  
 سعدیہ بیگم نے لمبی سانس لی اور کہا بیٹا میں آپ کو گھر چل کر ساری بات بتاؤں گی  
 حافی نے ڈرائیور کو فون کر کے اپنی لوکیشن بتائی اور

گاڑی وہاں لانے کو کہا کچھ ہی لمحوں میں ڈرائیور

گاڑی لے کر آیا حافی ڈرائیور کے ساتھ اگلی سیٹ پر

بیٹھ گیا جبکہ حافی کی بالکل پچھلی نشست پر اطوفہ  
 اور ساتھ ہی سعدیہ بیگم بیٹھ گئی گاڑی سٹارٹ ہوئی۔  
 www.classicdigitallib.com  
 support@classicurdumaterial.com  
 www.classicurdumaterial.com

حافی کا غصہ ہنوز قائم تھا۔ سعدیہ بیگ نے اطوفہ کو

کہا بیٹا آپ آرام سے ٹیک لگا کر بیٹھ جائیں یہاں سے

سے ہمارا گھر تھوڑا دوری پر ہے ہم کچھ ہی دیر میں



گھر پہنچ جائیں گے۔ اطوفہ نے اپنا سر سیٹ کی پشت  
پر ٹکا دیا اور آنکھیں موند لیں اور سعدیہ بیگم کا ہاتھ

تھام لیا کچھ لمحوں بعد حافی کی نظر سائیڈ

مرمر سے ہو کر اچانک پچھلی نشست پر آنکھیں

موندے تحفہ پر پڑی چاند کی روشنی اس وقت اس کی

گردن پر پڑ رہی تھی کیونکہ اس کا سر پیچھے ٹکا

ہوا تھا اس کی بیوی بون پر بنا تل --- چاند کی

روشنی میں میں ایک عجیب سا منظر پیش کر رہا تھا

تھا حافی کی نظریں اس منظر کی

خوبصورتی سے ہٹنے کو انکاری تھیں۔ جھٹکے

سے گاڑی رکی کی اور حافی حال میں لوٹا

اور اپنی اس بے اختیاری پر پر شرمندہ ہو گیا وہ اپنی اس حالت پر حیران تھا

سعدیہ بیگم کے ساتھ ہی اطوفہ بھی گاڑی سے باہر

نکلی۔ ایک خوبصورت عالیشان محل جیسے بنگلے کو  
 دیکھ کر اپنی پلکیں جھپکانا بھول گئی سعدیہ بیگم نے  
 کہا آو بیٹا اندر چلو وہ سب لاؤنج میں میں صوفے پر  
 براجمان ہو گئے۔ حافی اپنی اصلی ٹون میں واپس آچکا  
 تھا۔ حافی نے اطوفہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ماما بتائیں یہ سب کیا ہے؟  
 سعدیہ بیگم نے کہا بیٹا میں بہت تھک گئی ہوں ہو

میرے خیال میں صبح اس بارے میں تفصیل سے بات

کریں گے ابھی اپنے روم میں جائیں اور آرام کریں

وہ اسے دعا کہ روم میں لے جاتی ہیں اور دعا کا ہی

ایک سوٹ دے کر کہتی ہیں۔ بیٹا فی الحال یہ چینج

کر لو اور ریسٹ کرو اسے اپنا ہی گھر سمجھو صبح

ملتے ہیں وہ یہ کہتے ہی اپنی کمرے میں آرام کی غرض سے چلی جاتی ہے

تحفہ واش روم سے سے فریش ہو کر نکلتی ہے اس کہ

ہیزل بال گیلے ہونے کے باعث کھلے تھے جو کمر سے  
 نیچے آرہے تھے۔ سامنے بستر پر نظر پڑتے ہی اسے اپنی  
 اپنی ماما بابا کی شدت سے یاد آئی۔۔۔

اسے ڈھونڈنے میں پھر اس کے بارے میں کوئی خبر نہ ملنے پر ان کا کیا حال ہوگا؟  
 کاش وہ اپنے دوستوں کے مجبور کرنے پر اپنے بابا سے ٹرپ پر جانے کا نہ پوچھتی۔۔ اور اس  
 کے بابا نے گھر کے حالات ٹھیک ہے ایک نہ ہونے کے باوجود بھی اسے اجازت دے  
 دی۔ ان کے بارے میں سوچتے سوچتے اس کا دماغ شل ہو چکا تھا۔ آنسو اس کے گال بھگو  
 رہے تھے وہ اسی سوچ میں تھی کہ اب وہ اپنے ماما بابا سے کیسے ملے گی؟ زمین پر بیٹھتی چلی  
 گئی۔ گھٹنوں میں سر دیئے بے آواز آنسو بہانے لگی

www.classicdigitallibraries.com  
 support@classicurdumaterial.com

بشرِ حافی جو دعا کے چلے جانے سے بہت ادا اس تھا وہ اس کی چیزوں کو دیکھ کر اس کی کمی کے  
 احساس کو دور کرنے کی غرض سے اس کمرے کا رخ کرتا ہے دعا کے کمرے میں روشنی دیکھ  
 کر دروازہ کھولتا ہے

سامنے فرش پر بیٹھا وجود جس کے ہیزل بال جو اس کی کمر سے ہوتے ہوئے فرش کو چھو رہے تھے۔ اس سسکتے وجود کو دیکھتے ذہن پر زور ڈالنے سے کچھ یاد آتا ہے وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہے اور سرد میں لہجے میں کہتا ہے ہے تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے بہن کے کمرے میں اس کی چیزوں کو استعمال کرنے کی اتنی اوقات ہے تمہاری؟؟

اطوفہ اپنا سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتی ہے اس کی آنکھیں ہونے کے باعث سرخ و نم ہوتی ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی وضاحت دیتی۔

حافی اسکی کلائی پکڑے ے اس کو کمرے سے گھسیٹتا ہوا باہر کی طرف لے جاتا ہے اور سرونٹ کوارٹر میں لا کر چھوڑتا ہے۔ خبردار!

جو میرے گھر میں قدم بھی رکھا۔ فی الحال تمہیں ماما کی وجہ سے چھوڑا ہے ورنہ اسی وقت گیٹ سے باہر نکال دیتا

www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
بہت اچھے سے جانتا ہوں ہو تم جیسیوں کو! معصوم شکل بنا کر گھروں کو لوٹنے والی!

ساتھ ہی کوارٹر کا دروازہ زور سے بند کرتا باہر نکل جاتا ہے ہے

اطوفہ اپنی کلائی کو دیکھتی جس پر ابھی بھی اس کی انگلیوں کے نشان تھے۔ وہ یہ سوچ کر رہ جاتی ہے آخر اس کی زندگی کون سا مقام لینے والی ہے ایک ہی دن میں اس کی دنیا بدل گئی کیا وہ بستر پر اوندھے منہ ڈھ جاتی ہے

ساری رات آنکھوں میں کٹ جاتی ہے صبح فجر کی اذان پر نماز ادا کر کے وہی جائے نماز پر ہی روتے ہوئے جانے کب اس کی آنکھ لگ جاتی ہے ۔

حافی صبح آفس جانے کے لئے تیار ہو کر نیچے آتا ہے ماما جو اس کے نیچے آنے سے پہلے اس کے لئے ناشتہ تیار کروا کر اس کا ڈائننگ ٹیبل پر انتظار کرتی ہیں آج انہیں موجود نہ پا کر پریشان ہو جاتا ہے لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے میں داخل ہوتا ہے ۔ اس وقت تک بستر پر پڑے دیکھ کر ایک ہی لمحے میں ان کی طرف بڑھتا ہے

انکی کلائی تھامے نبض کی دھیمی رفتار سے پریشان ہو کر انہیں اٹھا کر فوراً ہسپتال کا رخ کرتا ہے

ڈاکٹر چیک اپ کرنے کے بعد حافی کو بتاتے ہیں ۔ زیادہ پریشانی کی کوئی بات نہیں ڈپریشن سے ان کی یہ حالت ہو گئی ہے ہم نے ان کی ٹریٹمنٹ کر دی ہے کچھ گھنٹوں بعد آپ انہیں گھر لے جا سکتے ہیں ۔

شام ہونے پر پر جب سعدیہ بیگم کی طبیعت میں بہتری آتی ہے حافی انہیں ڈسچارج کروا کر گھر لے آتا ہے ان کو کمرے میں پہنچا کر کر ان کے قریب بیٹھتے ہوئے ان کا ہاتھ تھام لیتا ہے ماماں دعا کے جانے سے پریشان نہ ہو نہ وہ آتی رہے گی ہمیں ملنے میں ہوں نہ آپ کے

پاس ہمیشہ آپ کے ساتھ ہی رہوں گا ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے کافی ہیں۔ آپ میڈیسن لیں۔

ہاں مگر مجھے یاد آیا میڈیسن سے پہلے ڈاکٹر نے آپ کو کچھ لائٹ سا کھانے کو کہا تھا۔  
 ۱۔ ابھی کسی سے کہہ کر سوپ بنواتا ہوں۔ وہ یہ کہتے ہیں جانے کے لیے مڑا۔۔۔ سعدیہ بیگم نے  
 کہا بیٹا بات سنو تم اپنی پریشانی میں اطوفہ کو تو بھول ہی گئے مام کون اطوفہ؟؟؟ حافی نے  
 سوال کیا؟؟؟

وہی جسے کل رات ہم اپنے ساتھ لائے تھے حافی نے بگڑے تیوروں سے دیکھا مام آپ ہمدردی  
 کے چکر میں کس فراڈ کو گھراٹھا لائیں یہ ہمدردی آپ کو مہنگی پڑے گی۔۔۔۔۔

سعدیہ بیگم کی طبیعت کا سوچ کر اس نے بحث روک

دی جاؤ بیٹا جا کر اس بچی کو میرے روم میں بھیجو  
 کچھ دیر میں کسی ملازم کے بلانے پر تحفہ اپنے دوپٹے

کو سر پر اوڑھتی کوارٹر سے نکل کر گھر میں داخل

ہوتی ہے پھر ملازم کی ہمراہی میں سعدیہ بیگم

کے کمرے میں داخل ہوتی ہے تو سامنے سعدیہ بیگم کو

بیڈ پر دراز پایا آپ ٹھیک تو ہیں؟

اس نے پریشانی سموئے لہجے میں پوچھا

جی بیڈ میں ٹھیک ہوں۔ آپ تو ٹھیک ہیں؟

انہوں نے اس کی سوچی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر

پوچھا میں ٹھیک ہوں انٹی آپ نے کچھ کھایا انہوں

نے نفی میں سر ہلایا۔ کیا میں آپ کے لئے اگر سوپ بناؤں گی تو آپ بھی پیئیں گی؟

اپنی محسن کے لیے وہ اتنا تو کر ہی سکتی تھی جنہوں

نے مشکل وقت میں اس کا ساتھ دیا تھا تو انہوں نے

نگاہوں میں محبت سموئے ہوئے کہا! ضرور میری بیٹی بنائی گی تو میں ضرور پیوں گی

وہ ملازم کی مدد سے سے کچن کا راستہ معلوم کرتی

وہاں آئی۔ اور سوپ تیار کیا پھر سعدیہ بیگم کو پلا

کر کچن میں واپس رکھنے آئی تو دیکھا سب ملازم جا

چکے تھے۔ کل سے اس نے کچھ نہ کھایا تھا۔ کھانے کی





سر کے نیچے کشن رکھ کر لیٹ گیا اور کافی کا انتظار  
کرنے لگا کچھ ہی دیر بعد اطوفہ مگ میں جھاگ بھری

کافی لے کر آئی اور ٹیبل پر رکھ دی کافی کا پہلا سپ لیتے ہی دل میں اسے سراہے بنا نہ رہ  
سکا۔۔۔۔

اطوفہ کے پیٹ میں چوہے اچھل کود کر رہے تھے سامنے اسی کا بنایا تھوڑا سا سوپ پڑا تھا وہی  
جلدی سے پیا۔ مگر کچھ بنتا ہوا نظر نہ آیا۔

باہر آئی تو حافی کافی پی کر کمرے میں جا چکا تھا۔

اس نے مگ اٹھایا تو اس میں تھوڑی سی کافی بچی ہوئی تھی اطوفہ یہ بات نہیں جانتی تھی کہ  
حافی کو ہمیشہ سے تھوڑی کافی مگ میں چھوڑنے اور کھانے کی پلیٹ میں کھانا چھوڑنے کی

عادت ہے۔ اس بات سے حافی کو ہمیشہ اپنی مام سے ڈانٹ پر بھی پڑتی تھی مگر اس کی یہ  
عادت برقرار تھی اطوفہ بھی کافی کی شوقین تھی اللہ تعالیٰ کھانے پینے کی چیزوں کو ضائع کرنے  
سے منع فرماتے ہیں یہی سوچتے ہی بچی ہوئی کافی پی کر مگ کچن میں رکھ دیا اور پھر کوارٹر میں

چلی گئی

ایاز صاحب کی کچھ طبیعت سنبھلی تو انہوں نے میڈیکل کالج جاکر معلومات حاصل کیں مگر کہیں سے بھی ان کی اکلوتی بیٹی کا اطوفہ کا کچھ پتہ نہ چلا بلا آخر تھک ہار کر شام کو گھر لوٹ آئے۔

السلام علیکم آنٹی! آپ کی طبیعت کیسی ہے اب؟ میں کچھ بہتر محسوس کر رہی ہو بیٹا۔ اطوفہ نے نیچے فرش پر بیٹھ کر اپنا سر سعیدہ بیگم کے گھٹنوں پر رکھ دیا۔ آنٹی میں آپ کی بہت مشکور ہوں

آپ نے مجھے اس وقت سہارا دیا جب میرے پاس اللہ کے سوا کوئی سہارا نہیں تھا۔ آپ کے پاس آنے سے مجھے اپنی ماما کے لمس کا احساس ہوتا ہے

میرے گھر والے بہت پریشان ہوں گے آپ پلیز مجھے میرے گھر بھیج دیں اس نے سر اٹھا کر ان سے کہا۔

www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
www.classicurdumaterial.com  
بیٹا اپنے گھر کا فون نمبر بتاؤ میں فون کر کے آپ کی یہاں موجودگی کی اطلاع آپ کے والدین کو دیتی ہوں۔

میرا فون جائے حادثہ پر ہی کہیں کھو گیا اور مجھے نمبر یاد نہیں رہتے اس نے شرمندگی سے جواب دیا

بیٹا آپ کو آپ کے گھر کا ایڈریس تو معلوم ہے؟؟؟

جی آنٹی اس نے جلدی سے جواب دیا

بیٹا اسلام آباد سے لاہور کا سفر کافی زیادہ ہے ابھی میں اتنا لمبا سفر کرنے کی حالت میں نہیں  
- میری طبیعت جیسے ہی سمجھتی ہے میں خود تمہیں تمہارے گھر لے کر جاؤں گی - یہ کہتے ہیں  
انہوں نے تحفہ کو اپنے گلے لگالیا

اما میں آج برنس میٹنگ کے سلسلے میں آؤٹ آف سٹی جا رہا ہوں شاید صبح واپسی ہوگی حافی  
جس تیزی سے اندر آیا یہ کہتے اتنی تیزی سے جانے کے لئے مڑ گیا۔

حافی کے جاتے ہی انہوں نے اسے بتایا کہ یہ ان کا بیٹا ہے اس کا نام بشر حافی ہے۔  
آنٹی یہ بہت یونیک نام ہے اس کے کیا معنی ہیں؟

بشر حافی ایک بزرگ کا نام ہے جنہوں نے ننگے پاؤں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔

www.classicdigitallibraries.com  
support@classiccurdumaterial.com  
اور دعا کے بارے میں بھی بتایا

www.classiccurdumaterial.com  
آج کا سارا دن سعدیہ بیگم نے اطوفہ کے ساتھ مل کر گزارا۔ سارا دن دونوں میں بہت سی  
باتیں ہوئی اور دن گزرنے کا احساس مغرب کی اذان سے ہوا اور اطوفہ نے نماز ادا کرنے کے  
لیے کوارٹر میں جانے کا ارادہ کیا۔ سعدیہ بیگم نے کہا! بیٹا آپ وہاں کہاں جا رہی ہو؟ اطوفہ

نے نظریں جھکالیں اس دن والا واقعہ اس کی نظروں میں گھوما کیسے حافی نے تذلیل کر کے اسے یہاں سے نکالا تھا۔ آنٹی میں وہیں ٹھیک ہوں دھیمی آواز میں کہا۔

بیٹا آج تو حافی بھی نہیں ہے آج رات آپ میرے ساتھ میرے کمرے میں ہی رک جاؤ او طوف نے نہ چاہتے ہوئے بھی بی بی ان کی خوشی کے لئے لیے بات مان لی۔



بشرِ حافی کی دیر رات ہی واپسی ہوئی۔

وہ اپنے روم میں جانے سے پہلے سوچتا ہے مما کو

دیکھتا چلے ان کی طبیعت تو ٹھیک ہے ان کے کمرے

میں آنے پر اندھیرے کے باعث ان کو دیکھ تو نہیں پاتا

مگر پہلے ان کی نبض چیک کرتا ہے جو نارمل چل رہی

تھی پھر آگے بڑھ کر ان کی پیشانی پر اپنے لب رکھ

دیتا ہے جانے سے پہلے ان کا چہرہ دیکھنے کے لیے

سائیڈ لمپ روشن کرتا ہے تو سامنے اٹوفہ کو دیکھ کر

اپنے روم میں آکر اپنے آپ پر غصہ کرتا ہے۔۔۔ پہلے

تصدیق تو کر لیتا کہ میں کسے۔۔۔۔۔ مگر مجھے کیا

پتا تھا؟ وہ مام کی جگہ پر ہوگی۔ ٹائی کی ناٹ ڈیپھلی کرتے ہوئے بیڈ پر لیٹ کر اپنی اس حرکت پر سوچنے لگا



دو ہفتے گزر چکے تھے مگر ایاز صاحب کو اطوفہ کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملی ایاز صاحب کا تعلق ایک متوسط گھرانے سے تھا ایک سرکاری سکول میں استاد تھے ان کا ٹرانسفر لاہور سے کسی دوسرے شہر کر دیا گیا تھا وہ پہلے اپنی بیٹی کی گمشدگی کے غم سے ہی نہ نکلے تھے کہ ایک اور پریشانی نے انہیں گھیر لیا ایک نئی جگہ پر سارا سامان شفٹ کرنا کوئی عام بات نہ تھی



ان دنوں اطوفہ اس محلِ ناگھر کے ہر کونے سے واقف ہو گئی تھی کچن میں بھی وہ ملازموں کا ہاتھ بٹاتی اور سعیدہ بیگم کی بھی ہر چیز کا خیال رکھتی دونوں لاؤنج میں بیٹھے دعا کے بچپن کی باتیں کر رہی تھی وہ سعیدہ بیگم کو دعا کی طرح ہی عزیز ہو گئی تھی 5

وہ صرف حافی کے انتظار میں جاگ رہی تھی مگر اسے آنے میں شاید دیر تھی اطوفہ بیٹا میں اپنے روم میں سونے جا رہی ہوں

حافی آجائے تو اسے کھانا دے دینا۔ سب ملازم جاچکے ہیں یہ کہتے ہیں وہ اپنے روم میں چلی گئیں۔

اطوفہ بھی ٹی۔وی لاؤنج کی لائٹ بند کر کے کچن میں کافی بنانے کی غرض سے گئی اتنے میں حافی کی واپسی ہوئی اور وہ لاؤنج میں داخل ہوتا ہے اندھیرا دیکھ کر سوچتا ہے شاید سب سے ہو گئے کسی کو جگانا مناسب نہیں تھکاوٹ کے باعث صوفہ پر ڈھ جاتا ہے موبائل اور کیز سامنے ٹیبل پر رکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے

اطوفہ لاؤنج میں آکر صوفے پر بیٹھ کر ریوٹ اٹھا کر "72 ایل سی ڈی آن کرتی ہے۔ عاطف اسلم کی آواز میں کوئی گانا چل رہا تھا مگر گانے میں ترکش ایکٹرز تھے

دل دیاں گلاں کراں گے نال نال بہہ کے

آنکھ نال اکھ نوں ملا کے دل دیاں گلاں

خود کو کسی سینما ہال میں تصور کیے ٹیک لگانے کے لئے کشن کھینچتی ہے تو ہاتھ کسی مردانہ ہاتھ سے ٹکراتا ہے۔ وہ مڑ کر اپنے ساتھ حافی کو بیٹھا دیکھ اچھل کھڑی ہوئی۔

آج سعدیہ بیگم نے اطوفہ کو اپنے ساتھ لاہور لے کے جانے کا

پروگرام بنایا۔ اور حافی کو بھی اس سے آگاہ کر دیا۔ ڈرائیور

کے ساتھ جب وہ لاہور اینٹر ہوئے تو اطوفہ کے بتائے ہوئے

ایڈریس پر پہنچے دروازے پر تالا لگا ہوا تھا۔ آس پاس کے

لوگوں سے پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ لوگ کچھ دن پہلے ہی

یہ گھر چھوڑ کر کسی دوسرے شہر جا چکے ہیں کیونکہ ایاز صاحب کا ٹرانسفر ہو گیا تھا۔

یہ سنتے ہی اطوفہ کے پیروں تلے زمین کے کھسک جاتی ہے۔ وہ تڑپ اٹھتی ہے اب میں اپنے

اما بابا سے کبھی نہیں مل سکوں گی اطوفہ نے شکستہ لہجے میں کہا۔

سعدیہ بیگم نے اسے اپنے ساتھ لگا کر تسلی دی بیٹا اگر اللہ

نے چاہا تو ہم جلد آپ کے والدین کو ڈھونڈ لیں گے۔ ابھی

واپس چلیں اس کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی راہ نہیں۔

جب تک آپ کے والدین نہیں ملیں گے آپ میرے پاس ہی رہیں گی۔ وہ اسے اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھاتی ہوئی بولیں۔

اور واپسی کا سارا راستہ اطوفہ نے روتے ہوئے گزارا۔ اپنے

ماما بابا سے بچھڑ جانے کا غم اس کے لئے کسی عذاب سے کم نہ تھا۔

بشر جو رات کو گھر واپس آیا تو ملازم سے پوچھا کہ مام گھر واپس آ گئی کیا؟ تو ملازم نے کہا! نہیں سر ابھی تک نہیں آئیں۔

وہ وہیں صوفے پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگا ابھی تک تو آ جانا چاہیے تھا اس نے سوچا۔۔۔

بے اختیار ہی ساتھ والی جگہ پر ہاتھ رکھا تو کل رات کا

واقعہ اس کی آنکھوں کے سامنے کسی خوبصورت منظر کی

طرح گھوما۔ جب حافی کو ساتھ بیٹھے دیکھ کر اطوفہ

ایسے بھاگی تھی جیسے بھوت دیکھ لیا۔۔۔ یہ سوچتے ہوئے اس ہے لبوں پر پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔

کچھ ہی لمحوں کے توقف پر باہر پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی۔۔



سعدیہ بیگم کے ساتھ اطوفہ کو پھر سے ساتھ دیکھ کر وہ پریشانی کا شکار ہوا مگر سعدیہ بیگم کی وضاحت کا انتظار کرنے لگا۔

اطوفہ بیٹا آج سے آپ دعا کے کمرے میں رہو گی۔ جاؤ آرام

کرو۔ اطوفہ خاموشی سے دعا کے روم میں چلی گئی

حافی بیٹا وہ دراصل----- آج کی ساری بات تفصیل سے

بتانے کے بعد بشر کی رائے جاننا چاہ رہی تھی انہوں نے سوالیہ نظروں سے حافی کو دیکھا؟

جیسا آپ کو مناسب لگے۔۔۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اگر آپ کی خوشی اسی میں ہے

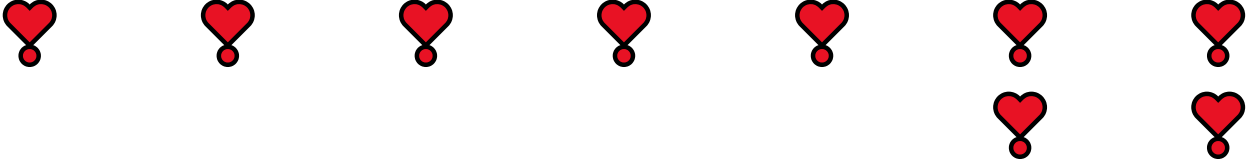
کہ جب تک اس کے والدین نہ مل جائیں وہ یہاں رہے تو آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔۔۔۔۔

میں آپ کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔

www.classicurdumaterial.com

حافی کو جب سے اس پہ گزرے حالات کا علم ہوا تھا

حافی کے دل میں اپنے آپ ہی اس کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو گیا تھا۔



نبیلی آنکھیں - سرخ و سفید رنگت۔۔ درازقد

وجہ چہرہ اس کے زیادہ خدوخال انگریزوں والے تھے

پہلی بار جب کوئی اسے دیکھتا تو انگریز ہی سمجھتا۔ وہ

خود کو بھی کسی ہالی ووڈ ہیرو سے کم نہیں سمجھتا تھا۔ کیونکہ کہ اس کی مام انگریز اور بابا مسلم تھے۔

بلیو جینز پر ریڈ ٹی شرٹ اور بلیک لیڈر جیکٹ کاندھے کی ایک سائڈ پر سٹائل سے رکھے وہ گاڑی

سے اترتا۔

www.classicdigitallibraries.com

support@classicurdumaterial.com

www.classicurdumaterial.com

جوں ہی وہ گاڑی پارک کر کے گھر میں داخل ہوا اس کی

نظر لان میں رکھی کرسی پر بیٹھے اس وجود پہ پڑی۔

وہ اسے سرپرائز دینے کے چکر میں دے قدموں اس کی طرف

بڑھتا ہے جیسے ہی اس کے قریب پہنچتا ہے اس کی آنکھوں

بتاؤ آپ سے ملنے کون آیا ہے ؟؟؟؟؟؟

اطوفہ نے اچانک خود پر پڑنے والی افتاد سے گھبرا کر زور سے چیخ ماری -----

چھوڑو مجھے کون ہے؟؟؟ اس کی گھبرائی ہوئی اور دعا سے تھوڑی چینج آواز محسوس کر کے اجنبی نے اپنے ہاتھ فوراً ہٹا دیے

گاڑی کی گھر میں داخل ہونے کی آواز سن کر حافی یہ جاننے کے لیے لان میں آتا ہے کہ اس وقت کون آیا ہے ؟

سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں شعلے کی مانند دھکنے لگیں۔

اوہ۔۔۔ سوری میں سمجھا دے ہے۔

www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumazalib.com

اطوفہ اس اجنبی کو دیکھ کر گھبرا جاتی ہے اور کوئی جواب نہیں دیتی تب ہی اس نے اپنا ہاتھ

آگے بڑھایا!

# Meet the most handsome man in the world “Faris

"Shah

اطوفہ کی طرف سے کوئی بھی حرکت نہ پا کر اس کا ہاتھ

خود ہی تھام کر اپنا تعارف کروا کے اپنی شرارتی نظریں اس حسین وجود پر جما دیتا ہے

اطوفہ ہاتھ چھڑوا کر جلدی سے اندر کی جانب بڑھ جاتی ہے

جبکہ حافی اس کو پوری طرح سے نظر انداز کرتا اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔

اس بار وہ کافی عرصے بعد اپنی مہمان سے ملنے آیا تھا تھا کمرے میں آتے سامنے سعدیہ بیگم کو دیکھ کر ان کے گلے لگا

کیسی ہیں میری گور جیس اینڈ بیوٹی فل مام؟؟

اس نے شرارتی لہجے میں پوچھا

سعدیہ بیگم نے بھی لہجے میں محبت سموائے اسے کہا میں تو ٹھیک ہوں میرا بیٹا کیسا ہے؟

میں تو ٹھیک ہوں مگر میرے آنے سے اس گھر میں کچھ لوگوں کی طبیعت خراب ہونے والی ہے۔

اس کا اشارہ حافی کی جانب تھا جو اس کے گھر آنے سے زیادہ خوش نہ ہوتا۔

اور باہر وہ لڑکی کون تھی میں اسے دعا سمجھا اور اس سے چھوٹا سا مذاق کر لیا۔ اس نے سوالیہ نظروں سے ان کی جانب دیکھا؟

سعدیہ بیگم نے اطوفہ کے ماضی کے بارے میں اس نے سب بتا دیا۔ اور آخر میں یہ بھی بتایا کہ دعا کی شادی ہو گئی ہے۔

مما آپ کا بیٹا آپ سے سخت ناراض ہے۔

ماما آپ نے مجھے اس قابل بھی نہ سمجھا کہ اپنی

بہن کی شادی میں شرکت کر سکوں اس نے منہ پھلا

لیا۔ اس کی نیلی آنکھوں سے نکلتی روشنی بجھ گئی

میرے پیارے بیٹے آپ اپنی ماما کی مجبوریوں کو سمجھیے۔

دعا کہ سسر نے آپریشن کے لیے لندن جانا تھا وہ جانے سے

پہلے دعا کی رخصتی کرنا چاہتے تھے آپ کو کئی بار فون کیا

مگر آپ نے کال رسیو نہیں کی اگر آپ کو برا لگا تو میری اس غلطی کو معاف کر دو۔

وہ ان کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے بولا مائیں اپنے بچوں سے معافی مانگتے اچھی لگتی ہیں کیا؟

میں بالکل ناراض نہیں اس نے مسکراتے ہوئے اپنا سر ان کی گود میں رکھ لیا۔

بیٹا اب تو اگلے ہفتے انشاء اللہ دعا کے سسر کی لندن سے

واپسی کے بعد ہم سب آزاد کشمیر جائیں گے اور مل کر دعا مومن کا ریسپشن اٹینڈ کریں گے۔

فارس انسان کو گڈنائٹ کہتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

فارس کی فرینڈلی نیچر کے باعث اطوفہ جلد ہی اس سے گھل مل گئی۔

سعدیہ بیگم ہمہ وقت کمرے میں آرام کی غرض سے موجود رہتی۔

جبکہ بشرحافی گھر سے صبح کا گیارہ رات کو واپس آتا۔

وہ دونوں سارا دن کبھی ایک دوسرے کو اپنے بچپن کے قصے سناتے تو کبھی کچن میں کچھ نہ کچھ نیا تجربہ کرنے میں مصروف رہتے

ان دونوں میں اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی اطوفہ اب کافی حد تک نارمل ہو چکی تھی اور اپنے آپ کو یہاں محفوظ تصور کرتی تھی۔

اتوار کا دن تھا۔ جب حافی نیچے لاونج میں آیا تو سامنے صوفہ پر اطوفہ اور فارس بیٹھے ہوئے ٹی وی کا کوئی پروگرام دیکھتے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔

وہ آکر سامنے صوفے پر براجمان ہوتے ہی اطوفہ کو اس منظر سے غائب کرنے کے چکر میں تھا۔ جو کبھی اطوفہ کو بلانا پسند نہ کرتا تھا اس کا نام لیے بغیر سرد لہجے میں کہا۔۔۔

میرے لئے کافی بنا کر لاؤ دونوں کی ہنسی کو بریک لگی

اطوفہ ادھر ادھر دیکھنے لگی آس پاس تو کوئی ملازم ہی نہیں دکھ رہا تھا

اس نے پریشان ہوتے ہوئے برا سامنے بنایا اور اٹھ کر کچن کی جانب بڑھ گئی۔

حافی نے سامنے بیٹھے فارس کو مکمل انکسور کیا

جیسے کہ وہ لاونج میں اکیلا ہو

کچھ ہی دیر میں اطوفہ کافی کاگ لا کر بشر کے سامنے رکھ دیتی ہے اور پھر سے فارس کے

ساتھ بیٹھ کر خوش گپیوں میں مصروف ہو جاتی ہے

حافی اپنے دل کی کیفیت خود بھی نہیں سمجھ پاتا کہ وہ ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر اسے جلن کیوں ہو رہی ہے۔

www.classicdigitallibraries.com

وہ اپنی کیز پاکٹ میں ڈال کر گاگلز لگائے باہر جانے کے ارادے سے نکلتا ہے۔

support@classicurdumaterial.com

کارڈی سٹارٹ کرنے کے بعد اچانک موبائل ڈھونڈنے کے لئے پاکٹ ٹولتا ہے موبائل نہ پا کر واپس گھر کا رخ کرتا ہے۔

فارس یہاں سے جا چکا تھا

جبکہ اطوفہ اسی صوفے پر براجمان تھی جہاں سے ابھی حافی اٹھ کر گیا تھا

حافی کی نقل اتارتے ہوئے اسی کی بچی کافی پینے میں مگن تھی۔

حافی کی اچانک واپسی پر اطوفہ گھبرا کر اٹھی اور کافی کا گ ٹیبل پر رکھ دیا۔

حافی موبائل اٹھا کر دلچسپ نظروں سے اطوفہ کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔۔۔۔

اس کی ایک گال میں پڑا ڈمپل آج اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔

کیا کوئی مسکراتے ہوئے اتنا پیارا بھی لگ سکتا ہے اس نے دل میں سوچا

اطوفہ نے اپنی صفائی دینے کے لئے لب کھولے ہی تھے کہ وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔

Manjahdhar\_e\_Ishq□#

.By;Hina Asad#

Epi:7#

.Don't copy paste without my permission

آج آپ اتنی جلدی تیار ہو گئے ابھی تو میں نے آپ کے لئے ناشتہ بھی تیار نہیں کروایا سعدیہ

بیگم نے حافی کو نک سک تیار سیڑھیوں سے اترتے ہوئے دیکھ کر کہا!

گڈ مارننگ مام! حافی نے ان کے ماتھے پر بوسہ دیا۔



میرا موڈ نہیں ناشتے کا دل نہیں چاہ رہا

آپ رات کو بھی دیر سے لوٹے ملازموں سے مجھے پتا چلا۔

بس ماما ایک کلائنٹ سے میٹنگ میں دیر ہوگئی فجر کی نماز سے فارغ ہوکر جاگنگ پر گیا تھا۔

ابھی کچھ کام پینڈنگ ہے تو سوچا آج جلدی آفس چلا جاؤں۔

بیٹا آپ اپنی صحت کا بالکل خیال نہیں رکھتے آپ کو پتا ہے نیند پوری نہ لینے سے کتنے سائید  
افیکٹ ہوتے ہیں انہوں نے پریشانی سے کہا!

اب وہ انہیں کیا بتاتا نیند نے تو جانے کتنے ہی عرصہ ہوا اس سے منہ موڑ لیا تھا۔

ماما میں لیٹ ہو رہا ہوں حافی موبائل سے ٹائم دیکھنے لگا

حافی بیٹا میں نے آپ کو ایک ضروری کام کہا تھا انہوں نے حافی کی طرف دیکھتے سوالیہ نظروں

سے کہا

www.classicurdumaterial.com

دماغ پر زور دینے سے اسے یاد آیا

جی ماما مگر ابھی کچھ خاص اپ ڈیٹ نہیں ہے جوں ہی

کچھ پتہ چلے گا۔ میں آپ کو ضرور آگاہ کروں گا۔ کچھ

لوگوں کو یہ کام سونپا ہے۔ لاہور کے سکول جس میں

ایاز صاحب پڑھاتے تھے وہاں سے پتہ لگایا ہے ان کا  
 ٹرانسفر اسلام آباد میں ہی ہوا ہے۔ مگر جس سکول  
 میں ٹرانسفر ہوا ہے وہاں سے معلوم کروایا تو انہوں نے  
 ابھی تک چارج ہی نہیں لیا۔

میرے آدمیوں نے وہاں کے آفس والوں سے بات کر لی ہے جب بھی وہ وہاں جوائن کریں  
 گے۔ ہمیں اطلاع مل جائے گی۔

عاصم صاحب جب انگلینڈ بزنس میٹنگ کے لیے گئے تو وہاں انہوں نے کسی انگریز لڑکی میری  
 جو نکاح سے پہلے اسلام قبول کر کے مریم ہو چکی تھی ان کے پاس ہی بقیہ زندگی کے لمحات  
 گزارے۔

ان کا ایک ہی بیٹا تھا فارس۔  
[www.classicdigitallibraries.com](http://www.classicdigitallibraries.com)  
[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)

آج سے پانچ سال پہلے فارس نے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں اپنے والدین کو کھو دیا تھا  
[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

مگر عاصم صاحب نے اپنے آخری لمحات میں فارس کو اس کے بھائی بشر حافی اور سعید بیگم کے  
 بارے میں سب بتا دیا تھا۔

فارس نے جب پہلی بار پاکستان آ کے سعدیہ بیگم سے اپنے والدین کے کیے کی معافی مانگی۔ تو اس سارے واقعے میں فارس کا کوئی قصور نہ دیکھ کر اسے معاف کر دیا۔

اور اس کے سر پر بھی دست شفقت رکھ دیا۔

بس تب سے ہی فارسی انہیں ممانے لگا۔

وہ فون پر اکثر ان کا حال پوچھتا رہتا۔

دعا بھی اسے بھائیوں سامان دیتی تھی۔

حافی نے جوں ہی آفس میں قدم رکھا آدھے سے زیادہ سٹاف کو موجود نہ پا کر اس کا پارہ ساتویں آسمان کو چھونے لگا

حافی نے جلدی سے اپنے پی اے کو بلا کر ساری صورتحال کا جائزہ لیا تو پتا چلا کہ آفس ٹائمنگ 9 بجے کی ہے۔

مگر حافی آفس دس بجے آتا ہے تو اسٹاف میں سے کچھ اکثر نو بجے آنے کی بجائے لیٹ آتے تھے یہ سن کر اسے سچ میں شاک لگا۔

مسٹر فاروقی آپ جائیں اور سب کے ریگنیشن لیٹرز ٹائپ کروائیں۔ ایسے ار رسیپو نسل سٹاف کی اس آفس میں کوئی جگہ نہیں۔

فاروقی کے جانے کے بعد حافی اپنی آنکھیں بند کئے سیٹ کی پشت سے سرٹکا دیتا ہے ۔

اچانک ہی کافی والا واقعہ یاد کر کے مسکرا دیتا ہے

شور کی آواز سن کر باہر آیا

تو اس نے دیکھا کہ سٹاف اس کے کیبن کے باہر جمع تھا

اس نے سرد نگاہ ان پر ڈالی سخت آواز میں کہا !

“It is last warning for all of you”

“Be on time

یہ سنتے ہی سب کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی

Sorry for short epi

But bizi this itna hi likh paye

. Kal ki epi bohat exciting hony wali hy

.So stay t#Romantic Novel

.Manjahdhar \_e\_Ishq#

Epi:8#

Surprise Epi#

Don't copy paste without my permissions

\*\*\*\*\*

آج ان سب نے آزاد کشمیر کے لیے روانہ ہونا تھا۔ سب کی تیاری مکمل ہو چکی تھی  
 اطوفہ اتنی دور اجنبی ماحول میں جانا نہیں چاہتی تھی مگر سعدیہ بیگم اسے اتنے بڑے گھر میں اکیلے  
 کیسے چھوڑ دیتیں۔ آخر کار انہوں نے اسے ساتھ لے جانے کے لیے راضی کر ہی لیا۔ دعا سے  
 ملنے کے اشتیاق میں وہ بھی راضی ہو گئی۔

اطوفہ نے ایک دن پہلے ہی سعدیہ بیگم کے کہنے پر فارس کے ساتھ جا کر اپنی شاپنگ کر لی  
 تھی۔

جیسے ہی سب گاڑی میں بیٹھے حافی نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی

سعدیہ بیگم فرنٹ سیٹ پر جب کہ اطوفہ اور فارس پچھلی سیٹ پر بیٹھے باتوں میں مصروف  
 تھے۔

نہ جانے کونسی باتیں ہیں جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی حافی نے ان کی طرف دیکھتے سر جھٹکتے ہوئے سوچا۔

گاڑی اسلام آباد کے خوبصورت راستوں کا سفر طے کرتی جب منگلہ ڈیم کے قریب پہنچی تو اطوفہ نے خوشی سے اچھل کر کہا !

پلیز ماما گاڑی رکوائیں نہ یہ سب کتنا خوبصورت ہے ۔ مجھے باہر نکل کر اس منظر کو قریب سے دیکھنا ہے

سعدیہ بیگم کے کہنے پر حافی نے گاڑی روک دی ۔  
اطوفہ کے باہر نکلتے ہی فارس بھی اس کے ساتھ باہر نکل گیا۔ وہ دونوں قدرتی دلکش مناظر کو انجوائے کرتے ہوئے ساتھ ساتھ تھے

تیز رفتار پانی کے شور نے ماحول میں عجب سماں باندھ رکھا تھا۔  
فارس اطوفہ کے ساتھ سیلفیاں بنانے میں مصروف تھا

تیز ہوا چلنے سے اطوفہ کے بال پیچھے کھڑے فارس کے  
چہرے کو چھو رہے تھے جن نظروں سے وہ اطوفہ کو تکتے  
ہوئے اپنے چہرے سے اس کے بال ہٹا رہا تھا سعدیہ بیگم کی

نظروں سے بھی مخفی نہیں رہ سکا ان کے دل میں اک خواہش جاگی۔  
انہوں نے حافی سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔

!Hazel Beauty

فارس نے اطوفہ کو سیلفی لینے کے لئے آواز دی۔

جب کہ اطوفہ نے فوراً حافی کی جانب دیکھا۔ (ہیزل آئز) کی وجہ سے۔

My friend ! I am saying it to u not to the beast

فارس نے یہ کہتے ہی قہقہہ لگایا جبکہ اس کے ساتھ ساتھ اطوفہ بھی مسکرانے لگی۔

یہ منظر دیکھتے ہیں حافی کے تن بدن میں آگ لگ گئی

فارس تم نے پہلے مجھ سے میرے بابا کو چھینا۔۔۔ پھر میری ماں پر بھی قبضہ جمالیا۔۔۔۔۔ اب

اطوفہ۔۔۔۔۔ support@classicurdumaterial.com

www.classicurdumaterial.com

"اب یہ صرف میری ہے"

اب میں تمہیں اسے مجھ سے چھیننے کی اجازت نہیں دوں گا

اس نے سرد تاثرات چہرے پر لائے ان دونوں کی طرف دیکھا

جوں ہی فارس واپس آ کر گاڑی میں بیٹھنے لگا

حافی نے پہلی دفعہ اس کو مخاطب کیا۔

تم ڈرائیونگ سیٹ پر آ جاؤ میں تھک گیا ہوں۔ اب تم کار ڈرائیور کرو یہ کہتے ہی وہ باہر نکل کر اطوفہ کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

فارس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

حافی کے ساتھ بیٹھتے ہیں اطوفہ کھسک کر تھوڑا دور ہوئی۔ اطوفہ کی یہ حرکت دیکھ کر حافی تلملا کر رہ گیا۔

میرپور خاص میں داخل ہو کر بھی ابھی گھنٹے کا سفر باقی تھا۔ رات ہو چکی تھی۔ سعدیہ بیگم بھی آرام کی غرض سے کچھ دیر گاڑی کی پشت سے سر لگا کر سو گئی۔

اچانک ہی اطوفہ کو اندھیرے میں اپنے شانوں پر کچھ سرکتا ہوا محسوس ہوا ایک ہاتھ نے اس کے شانے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اطوفہ نے اپنے شانوں کو زور سے جھٹکا اس ہاتھ کو

ہٹانے کے لئے کہ اچانک گال پر کسی گرم پر شدت لمس کا احساس ہوا جیسے کسی نے جلتا ہوا انگارہ رکھ دیا ہو۔



اس پیش رفت پر حافی کی طرف غور سے دیکھا مگر اندھیرا ہونے کے باعث اس کا چہرہ دیکھنے سے قاصر رہی۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتی۔۔ حافی نے اپنا بھاری ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر اسے بولنے سے روک دیا۔

فارس جاؤ سامنے ایک شاپ نظر آرہی ہے وہاں سے پانی کی بوتل لاؤ بہت پیاس لگ رہی ہے۔  
فارس گاڑی روک کر پانی لینے چلا گیا گیا راستے میں سوچنے لگا یہ کیسے ہو گیا ایک دن میں دو دفعہ جناب نے مخاطب کیا۔ اللہ خیر کرے

جیسے ہی بشر نے اپنا ہاتھ ہٹایا اطوفہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔  
آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے چھونے کی آپ کو پتہ ہے نہ کہ ایک نامحرم کے چھونے سے کتنا گناہ ملتا ہے اس نے حافی سے دور ہوتے ہوئے کہا!

اس سے پہلے کہ وہ پیچھے ہوتی حافی نے اپنے ہاتھ کے گرد اس کے بال لپیٹتے ہوئے ہلکا سا جھٹکا دیا یہ جو تم نامحرم کے سامنے ہر وقت بال کھلے رکھتی ہو اس کا کوئی گناہ نہیں ملتا۔ خبر دار!

اسے انگلی سے وان کرتے ہوئے کہا اگر مجھے دوبارہ تمہارے یہ بال کھلے نظر آئے وہ بالوں کو جھٹکے سے چھوڑتا ہوا پیچھے ہوا

کچھ ہی لمحوں بعد فارس نے پانی کی بوتل لاکر حافی کو تھمائی۔ اور گاڑی سٹارٹ کی۔

بالآخر سفر اختتام پذیر ہوا دعا کے گھر والوں نے پر جوشی سے ان کا استقبال کیا فارس کو دیکھتے ہی دعا سے لپٹ گئی سپر سپرائز!!!!!!

بھیا آپ کو یہاں دیکھ کر میں آپ کو بتا نہیں سکتی کہ میں کتنی خوش ہوں میں نے آپ کو شادی پر بھی بہت مس کیا۔

فارس نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

.I miss you too my sweet sis

اطوفہ کا تعارف سعدیہ بیگم نے اپنے قریبی کزن کی بیٹی کہہ کر کروایا۔

لیکن تنہائی مینسر آتے ہی سعدیہ بیگم نے دعا کو اطوفہ کے بارے میں سب تفصیل سے بتا دیا دعا کے دل میں بھی اطوفہ کے لئے ایک نرم گوشہ پیدا ہو گیا۔

دعا نے اطوفہ کے ساتھ اپنی بہنوں جیسا برتاؤ کیا اور جلد ہی دونوں میں دوستی ہو گئی

ریسپشن میں دعا نے گرے سلور ڈریس جب کہ مومن نے بھی گرے تھری پیس سوٹ پہنا۔ دونوں کی جوڑی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ مومن کی نظریں دعا سے ہٹنے سے انکاری تھیں۔

اطوفہ بھی پنک کھر کے خوبصورت شاٹ فراک اور ہیل بوٹم پجامے میں بہت پیاری لگ رہی تھی آج اطوفہ نے بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنا رکھا تھا اور دوپٹہ سر پر بہت خوبصورتی سے سیٹ کیا ہوا تھا۔ جس پر لگے سلور موتی ستاروں کی طرح چمک رہے تھے۔

سب نے باری باری سیٹج پر جاکر دعا اور مومن کو بیسٹ وشنز دیں۔

حافی اور فارسی سیٹج پر موجود تھے اور دعا کو تنگ کر رہے تھے۔

سعدیہ بیگم نے اطوفہ کو اشارے سے سیٹج پر بلایا تاکہ وہ بھی دعا کو وشنز دے سکے۔

اطوفہ نے جب اوپر آنا چاہا سیٹج تھوڑا اونچائی پر تھا

حافی اور فارس دونوں کی نظریں اسی پر تھیں۔

دونوں نے ایک دم ہی اپنے ہاتھ آگے کیے تاکہ وہ اسے تھام کر آسانی سے اوپر آجائے۔

لیکن اطوفہ دونوں کے ہاتھ نظر انداز کرتی ہوئی خود ہی سیٹج پر آگئی۔

ساری تقریب میں اطوفہ سمجھی سمجھی سی لگ رہی تھی اسے ایسے دیکھتے ہوئے حافی نے دل میں

سوچا میں نے غلط کیا کل کی میری بے اختیاری اور جلد بازی اسے کہیں مجھ سے بدظن نہ کر

دے۔

میں نے تو صرف اس کے چہرے پر اپنا لمس چھوڑ کر اسے اپنی محبت کا احساس دلایا تھا۔ میں نے کبھی ایسی کشش کسی کے لئے محسوس نہیں کی جیسے اطوفہ کے لئے کر رہا ہوں ہو شاید عالم ارواح میں ہماری روحیں ایک دوسرے سے ملی ہوں۔

اس نے یہ سوچتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اس محبت نے اس کے دل میں عجب سرور بھر دیا اس وقت وہ ایک بدلہ ہوا حافی لگ رہا تھا۔



CLASSIC URDU MATERIAL

'Hello

کلاسیک اردو مشیریل

....., Yes

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

مما مجھے ارجنٹلی انگلینڈ جانا ہوگا شوٹ کی ڈیٹ پوسٹ پون نہیں ہو رہی میرا وہاں جانا ضروری ہے میں پہنچ کر آپ سے فون پر بات کروں گا فارس نے جلدی سے بتایا۔

سعدیہ بیگم اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر باحفاظت اسکے پہنچنے کے لیے دعا کرتے ہوئے فارس کو رخصت کرتی ہیں۔

آج بھی فارس کو رخصت کرتے ہوئے انہیں ایک بے وفا کی یاد آئی۔



تقریب کے اختتام پر پر وہ تینوں گھر کے لیے نکلتے ہیں  
سعدیہ بیگم اور اطوفہ پچھلی سیٹوں پر بیٹھ گئیں۔

سارا راستہ حافی اطوفہ کو فرنٹ مرر سے گاہے بگاہے دیکھتا رہا جبکہ اطوفہ نے ایک بار بھی چہرہ اٹھا کر اسے نہ دیکھا۔

حافی بیٹا بھوک محسوس ہو رہی ہے تقریب میں مصروفیت کی وجہ سے کچھ خاص نہیں کھایا کسی ہوٹل پر رک کر ریفریشمنٹ ہی لے لو  
جی مام!

کچھ میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک ہوٹل نظر آیا۔

گاڑی روکنے پر تینوں ہوٹل کی جانب بڑھے حافی نے سعدیہ بیگم کے لیے سینڈویچز کا اور اطوفہ سے پوچھ کر بریانی کا آرڈر دیا۔

میں ذرا دعا کو فون پر بتا دوں کہ ہم کہاں تک پہنچے ہیں بچی پریشان ہو رہی ہو گی یہ کہتے ہی وہ  
ویک

سگنلز کی وجہ سے چلتی ہوئی ہوٹل کے باہر تک آ گئیں۔

آرڈر آچکا تھا۔ اطوفہ نے ابھی دوسری بائٹ کے لیے چچ منہ کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ حافی نے اطوفہ کا

ہاتھ تھام کر بریانی اپنے منہ میں ڈالی بہت ٹیسی ہے۔

Same like cheek taste

حافی نے اپنی پوروں سے اطوفہ کے گال کو نرمی سے چھو کر اس دن کا واقعہ یاد کروایا۔  
اطوفہ وہ سوچ کر سٹیٹا گئی۔

تبھی سعدیہ بیگم کو واپس آتا دیکھ حافی اپنی جگہ پر آیا۔ واپسی پر اطوفہ نے دل میں سوچ لیا کہ وہ سعدیہ بیگم سے بات کرے گی کہ وہ اسے ہاسٹل میں رہنے کی اجازت دے دیں۔ اب مزید وہ حافی کا سامنا نہیں کر سکتی۔

www.classicdigitallibraries.com

support@classicurdumaterial.com

معین صاحب آنیہ ایاز کے تایا زاد بھائی تھے۔

اسلام آباد میں کافی عرصہ سے رہائش پذیر تھے

ان کا تعلق بھی متوسط طبقے سے تھا ان کی بیوی کی وفات کچھ عرصہ پہلے ہو چکی تھی ان کی ایک ہی بیٹی تھی اربج معین۔



گھر پہنچ کر سب آرام کی غرض سے اپنے روم میں چلے گئے جب کے سعدیہ بیگم حافی کے روم میں بیٹھے اس کے فریش ہو کر واش روم سے باہر آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

حافی اس وقت ان کو اپنے کمرے میں دیکھ کر پریشان ہو گیا مام آپ اس وقت یہاں کیا بات ہے؟

آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔؟

میں بالکل ٹھیک ہوں آپ سے کچھ بات کرنی تھی

انہوں نے اس کا شانہ سہلاتے ہوئے اپنی بات کا آغاز کیا۔

میں نے فارس کی آنکھوں میں اطوفہ کے لئے جذبات دیکھے ہیں میں چاہتی ہوں اکیلی بچی کو

ایک مضبوط سہارے کے حوالے کر دوں جو اس کی حفاظت کرے اور عزت دے

حافی نے خفگی بھری نظروں سے انہیں دیکھا ا ماما آپ کو فارس کے جذبات نظر آئے کیا میرے

جذبات اطوفہ کے لئے آپ کو سچے نہیں لگتے اس نے سرد لہجے میں کہا!

سعدیہ بیگم کو اپنے بیٹے سے اس بات کی قطعاً توقع نہ تھی وہ حیرت بھری نظروں سے اسے

دیکھنے لگیں۔

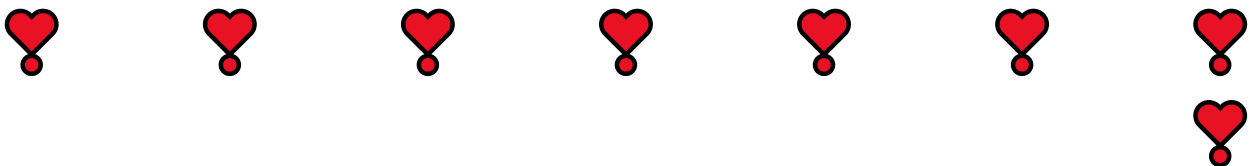
فارس اور اطوفہ کی تو بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی جب کہ آپ کو تو میں نے کبھی اطوفہ سے بات کرتے ہوئے بھی نہیں دیکھا۔

میں آپ کے جذبات کی قدر کرتی ہوں! انہوں نے پیار سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا ہاں میں بات کروں گی اطوفہ سے مگر میں اس سے زور زبردستی نہیں کر سکتی انہوں نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

ماما میرے لئے آپ اتنا بھی نہیں کر سکتی حافی نے ڈوروں سے بھری سرخ نظروں سے اپنی مام کو دیکھا۔

سعدیہ بیگم حافی کی اطوفہ کو لے کر اس شدت سے کافی پریشان ہو گئیں اور حافی کو سونے کا کہہ کر خود

اپنے کمرے کی بڑھ گئی۔  
[www.classicdigitallibraries.com](http://www.classicdigitallibraries.com)  
[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)  
[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)  
 جہاں ساری رات کے لئے ان کے دماغ میں ایک طویل جنگ چھڑ جاتی ہے۔



اطوفہ کے جمیز کا سامان بیگ میں رکھتے ہوئے وہ بہت

افسردہ تھیں۔ نجانے ان کی بیٹی اس وقت کہاں ہو گی۔ مرنے



والے پر تو صبر آجاتا ہے لیکن جو کھو جاتے اس کی یاد کی  
 چھن ساری زندگی بے چین کیے رکھتی ہے۔ بھلا ہو معین  
 صاحب کا۔ جنہوں نے اک انجانے شہر میں ان کے رہنے کے لئے  
 چھت فراہم کی۔ انہوں نے دل میں سوچا۔ اچانک سارے جسم  
 میں ایک شدید درد کی لہر اٹھی۔



ٹھیک ٹھک ٹھک

باہر سے کوئی دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔

اطوفہ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور اپنی خمار آلود آواز میں میں اندر آنے کی اجازت دی۔ yes  
 دروازہ کھول کر سعدیہ بیگم ہاتھوں میں ٹرے تھامے اس کے روم میں آئی۔ آج میں اپنی بیٹی  
 کے لئے اپنے ہاتھوں سے پرائٹھ آلیٹ بنا کے لائی ہوں۔ انہوں نے پیر بھرے لہجے میں کہا!  
 مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے

مما میں نے بھی آپ سے بات کرنی تھی اطوفہ نے کہا!

ٹھیک ہے پہلے میری بیٹی بتائیے اسے کیا بات کرنی ہے۔ انہوں نے نرمی سے پوچھا؟

اطوفہ نے سر نیچے گرا کر نظریں اپنے ہاتھوں پر مرکوز کیں۔ اور کہا ماما آپ پلیز برا مت مانیے گا میں اب مزید یہاں رکنا نہیں چاہتی آپ مجھے کسی ہاسٹل میں داخل کروا دیں۔

وہ اس کی بات سننے ہوئے پریشان ہو جاتی ہیں

بیٹا آپ سے بہتر باہر کے حالات کون جان سکتا ہے کہ باہر اکیلی لڑکی کے لیے گزارا کرنا کتنا مشکل ہے۔ آپ پہلے اس تجربے سے گزر چکی ہیں۔ اب مزید میں آپ کو تنہا کہیں نہیں

چھوڑوں گی۔ میں نے آپ کو اپنی بیٹی مانا ہے۔ آپ کی حفاظت کرنا اب میری ذمہ داری ہے۔ اور اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک ماں کی حیثیت سے میں نے آپ کے لئے ایک

فیصلہ کیا ہے۔ میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں میں چاہتی ہوں

اپنے جانے سے پہلے آپ کی شادی کروا دوں۔ آپ کو اس وقت ایک مضبوط سہارے کی اشد ضرورت ہے۔ لوگ بغیر کسی رشتے کے آپ کو اس گھر میں رہتے دیکھ باتیں بنائیں گے جو ایک ماں کو ہرگز گوارا نہیں۔

انہوں نے اپنی بات کی اختتام پر اطوفہ کو دیکھا جو زارو قطار آنسو بہا رہی تھی۔

میں اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ اپنے والدین کے بغیر نہیں کر سکتی اس نے اپنا سر ان کی شانے پر رکھ دیا

کیا آپ نے مجھے اپنی ماں کا درجہ نہیں دیا؟ انہوں نے بڑے مان سے پوچھا!  
ایسی بات نہیں اب آپ ہی میرا سب کچھ ہیں اطوفہ نے دھندلاہٹی آنکھوں سے ان کی طرف  
دیکھ کر کہا۔

بیٹا میں آپ سے آپ کی پسند پوچھنا چاہتی ہوں؟ اسلام نے بھی لڑکی کی پسند کو اولین قرار دیا  
ہے۔

انہوں نے جھجھکتے ہوئے پوچھا بیٹا اگر آپ کو فارس پسند ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔  
نہیں ماما ایسی کوئی بات نہیں فارس صرف میرا اچھا دوست ہے اور کچھ نہیں۔ اس کے لیے  
میرے دل میں ایسا کچھ نہیں۔

میں چاہتی ہوں تم ہمیشہ بیٹی بن کر میرے پاس ہی رہو۔

www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
کیا تم حافی سے شادی کرنے پر راضی ہو؟

حافی کا نام سنتے ہی اطوفہ ہونق بنی سعدیہ بیگم کو دیکھتے ہوئے گھبرا کر پوچھتی ہے۔ مگر حافی

سے ----؟؟؟

حافی کا نام سنتے ہی اطوفہ بغیر کوئی جواب دیئے جلدی سے اٹھ کر واش روم میں بند ہو گئی۔

؟؟؟؟Sab batyn Atufa is rishty ky liye Haan Kary gi ya Na

Sab short sort kehty hain main Roz post karti hon gap  
nahi lyti

Main b do din baad post karin to long dun

Ap batyn Roz epi chahiye ya gap at

.Romantic Novel#

.Manjahdhar \_e \_Ishq#

.By Hina Asad#

.Epi:10#

.Don't copy paste without my permission

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

www.classicurdumaterial.com

رات کو ڈائننگ ٹیبل پر حافی اور سعدیہ بیگم ہی موجود

تھے۔ اطوفہ اپنے روم سے صبح کی باہر ہی نہیں آئی تھی

سعدیہ بیگم نے ملازم کے ہاتھ ہی اطوفہ کا کھانا اس کے

کمرے میں بھیج دیا اور اسے سوچنے کے لئے وقت دیا تاکہ



سموئے لہجے میں کہا جیسے میری ماما چاہیں۔

اس کے منہ سے اپنے لیے ماں کا لفظ سن کر سعدیہ بیگم

خوشی سے نہال ہو گئیں۔ اور اسے اپنے گلے لگالیا۔ بیٹا تم نے

میرا مان رکھ لیا ہمیشہ خوش رہو اس کے معصوم چہرے پر محبت بھری نظر ڈالتے ہوئے کہا!

تو پھر ٹھیک ہے میں دعا کو فون کرتی ہوں تاکہ وہ جلدی

یہاں آسکے اور شادی کی تیاریاں شروع کریں۔ اس عید

الاضحیٰ کے چاند کی پہلی تاریخوں میں ہی آپ کا اور بشر کا نکاح رکھ لیتے ہیں۔۔

رات کو حافی جب آفس سے لوٹا تو فریش ہونے کے لیے روم

میں چلا گیا اور جاتے جاتے ملازم کو کافی کا کہہ دیا

سعدیہ بیگم اس وقت کچن میں ہی موجود تھی آج انہوں

نے حافی کو خوشخبری سنائی تھی مگر کیسے انہوں نے کچھ خاص کرنے کا سوچا۔۔۔۔۔

حافی چیخ کر کے نیچے آیا تو ٹیبل پر کافی موجود تھی۔

اس نے کافی کا مگ پکڑنے کے لیے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا

کافی کے جھاگ پر چاکلیٹ سیرپ سے بنا ہارٹ اور اس میں A.B لکھا دیکھ حیران ہوا۔۔۔۔۔

اس نے غور سے دیکھا اسے سمجھنے میں ایک ہی لمحہ لگا

اور وہ تیزی سے بھاگتا ہوا کچن میں آیا اپنی ماما کو

مسکراتا دیکھ انہیں گود میں اٹھا لیا اور گول گول گھومانے

لگا۔۔۔۔۔چھوڑو مجھے حافی یہ کیا بچپنا ہے۔۔۔۔۔

ماما کیا یہ سچ ہے؟؟؟؟؟ اطفوفہ بشر۔

حافی نے انہیں نیچے اتارا۔

تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

میں بہت خوش ہوں ماما آج مجھے آپ نے میری زندگی کی سب

سے بڑی خوشی دی ہے۔ اس نے مسکراتی ہوئی نظروں سے انہیں دیکھا

میرے دل کو بہت سکون ملا آج اپنے بیٹے کو اتنے عرصے بعد مسکراتے دیکھ

انہوں نے اپنے بیٹے کی دائمی خوشیوں کے لیے دعا مانگی

مگر کچھ دعاؤں کی قبولیت میں انتظار درکار ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

اطوفہ تم تو بہت معصوم ہو۔ میں نے تمہیں بہت غلط سمجھا۔ اب میں اس کی تلافی ضرور کروں گا۔

خوشی سے حافی کو ساری رات نیند ہی نہیں آئی اور آفس

میں بھی توجہ سے کوئی کام نہ کر پایا۔ سارا اسٹاف جو

اس کے سرد رویے سے خوف کھاتا تھا آج اسے بات بے بات

مسکراتا دیکھ کر بہت حیران تھا۔ سب ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

حافی نے اپنے جذبات سے اطوفہ کو آگاہ کرنے کے لئے کچھ

اسپیشل سوچا اور فون کی طرف ہاتھ بڑھایا

اطوفہ بیٹا میری دعا سے بات ہو گئی ہے۔ وہ دو دنوں بعد آ

رہی ہے۔ نکاح کے لیے جمعۃ المبارک کا انتخاب کیا ہے۔ انہوں نے مسرت بھرے لہجے میں

کہا!

آج حافی کے ساتھ جا کر اپنی پسند کی شاپنگ کر لو

پلیز ماما آپ خود ہی جا کر اپنی مرضی سے شاپنگ کر لیں اطوفہ نے کہا۔

بیٹا آپ نے سب پہنا ہے تو پسند بھی آپ ہی کی ہونی چاہیے



مما وہ مجھے آپ سے کچھ شیئر کرنا ہے ۔

جی بتاؤ بیٹا کیا بات ہے ؟ انہوں نے نرمی سے پوچھا ؟

وہ مجھے ان سے ڈر لگتا ہے

میں کیسے ان کے ساتھ جا سکتی ہوں وہ ہر وقت غصے میں رہتے ہیں اور مجھے ڈانٹتے بھی رہتے ہیں ۔

اطوفہ کی اس معصوم ادا پر ہے ان کو بہت پیار آیا۔

حافی بہت حساس بچہ ہے جب سے اس کے بابا عاصم

صاحب نے دوسری شادی کی اور ہمیں تنہا چھوڑا تب سے

حافی کے ذہن میں یہ بیٹھ چکا ہے کہ دنیا کی ہر دوسری

عورت صرف گھر توڑنا جانتی ہے بس تب سے وہ دنیا کی

سب عورتوں سے نفرت کرنے لگا اسی ڈر سے کہ اس کا یہ

گھر پھر سے کسی عورت کی وجہ سے نہ ٹوٹ جائے اس نے

صنف مخالف کو کبھی اپنے قریب ہی نہیں آنے دیا اور اپنے اوپر بے اعتنائی کا نول چڑھا دیا۔

میرا دل کہتا ہے کہ تمہاری تھوڑی سی توجہ اور محبت اس

کی بے رنگ زندگی میں خوشگوار تبدیلی لائے گی ان کے

اصرار بھرے لہجے سے اطوفہ کو آخر کار جانے کی حامی بھرنی ہی پڑی۔

حافی نے رات کو آکر چیلنج کیا آج اس نے خلاف معمول بلیو

جینز اور وائٹ ہاف سلیلوں شرٹ پہن رکھی تھی جس میں

اس کے کسرتی بازو نمایاں ہو رہے تھے۔ ورنہ عموماً وہ تھری پیس سوٹ پہنتا تھا۔

حافی شاپنگ پر جانے کے لیے بے صبری سے اطوفہ کا گاڑی میں انتظار کر رہا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد اطوفہ آتی دکھائی دی اس نے وائٹ فرائ

جس پر گولڈن تلے کا نہایت نفیس اور باریک کام تھا ساتھ کبیری پہنے اور بالوں کی ہائی ٹیل

کیے

www.classicurdumaterial.com

سر پر دوپٹہ جمائے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

حافی نے فرنٹ ڈور کھولا اور اطوفہ جھجھکتے ہوئے گاڑی

میں بیٹھ گئی۔ حافی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کر گاہے

بگا ہے نظر اطوفہ پر بھی ڈالتا جو بظاہر لاپرواہ بنے ونڈو سے باہر کے مناظر دیکھنے میں مصروف تھی۔

گاڑی ایک ہوٹل کے سامنے رکتے دیکھ اطوفہ پریشان ہوئی

حافی نے باہر نکل کر اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔ اطوفہ نے باہر نکلتے ہمت کر کے پوچھ ہی ڈالا یہ ہم کہاں آئے ہیں ہم تو شاپنگ پر جانے والے تھے ؟

شاپنگ پر بھی ضرور چلے جائیں گے مگر اس سے پہلے مجھے آپ کو کچھ دکھانا ہے بشر نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ لیے ہوٹل کے ٹاپ فلور پر لے آیا جو اس نے پرائیوٹ ریزرو کروایا ہوا تھا۔

حافی نے اطوفہ کی آنکھوں سے پٹی ہٹائی۔

پہلے تو سب دھندلا سا گیا مگر جب آنکھیں دیکھنے کے قابل ہوئے تو اطوفہ کو اپنی زندگی کا سب سے حسین نظارہ دیکھنے کو ملا۔

بے شمار سکائی لینڈینز (فائر بلونز) ہوا میں اڑتے ہوئے اتنی قریب سے اسنے پہلی بار دیکھے

ابھی وہ اس منظر میں ہی کھوئی ہوئی تھی کہ اچانک فائر کریکرز کی آواز محسوس کرتے ان کے تعاقب میں دیکھا ان کی روشنی سے سارا جہان جیسے جگمگا اٹھا

آسمان پر

Bishar loves [PDI] Atufa

لکھا گیا

آسمان پر بنا یہ نظارہ جس جس نے دیکھا وہ اس دیوانگی کی دیوانگی پر رشک کیے بنا نہ رہ سکا۔

اطوفہ کے لیے یہ کسی خواب سے کم نہ تھا۔

سارا فلور گلاب کی پتیوں سے بھرا پڑا تھا۔

سارے ٹاپ فلور کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا

میوزک بجتے ہی حافی نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔

اطوفہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیے موم کی گڑیا کی طرح اس

کے ہر موو پر اس کا ساتھ دینے لگی۔

حافی کی ہیزل آنکھوں سے پھوٹی روشنی اس کے دلی جذبات عیاں کر رہی تھی۔

-----

دل مانگ رہا ہے مہلت تیرے ساتھ دھڑکنے کی

تیرے نام سے جینے کی تیرے نام سے مرنے کی

اپنے ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھامے اور دوسرا ہاتھ اس کی کمر میں ڈالے۔

تیرے سنگ چلو ہر دم بن کر کے پرچھائی

اک بار اجازت دے مجھے تجھ میں ڈھلنے کی۔

اسے گول گول گھوماتے ہوئے اطوفہ کے بال حافی کے چہرے پر لہرائے حافی انکی خوشبو اپنے اندر اتارتے ہوئے۔

دیکھا ہے جب سے تم کو میں نے یہ جانا ہے

میرے خواہش کے شہر میں بس تیرا ٹھکانہ ہے۔

اپنے دل پر اس کا ہاتھ رکھتے ہوئے

میں بھول گیا خود کو بھی بس یاد رہا اب تو

آتیری ہتھیلی پر اس دل کو میں رکھ دوں۔

دل مانگ رہا ہے حسرت ہر حد سے گزرنے کی

تیرے نام سے جینے کی تیرے نام سے مرنے کی

کاش یہ لمحہ یہی رک جائے زندگی کتنی حسین ہے اس کے ساتھ حافی نے دل میں سوچتے ہوئے اس کے مخملیں ہاتھ میں ہارٹ شپ ڈائمنڈ رنگ پہنا کر اس پر اپنے لب رکھ دیئے۔

حافی نے اپنے دونوں ہاتھ اطوفہ کے شانوں پر رکھے اور

اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی لگا دی۔

حافی کی گرم سانسیں اطوفہ کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔ اس نے خمار آلود آواز میں کہا!

.I Love you Atufa from the depth of my heart

؟Do you Love me

مگر اطوفہ نے کوئی جواب نہ دیا۔

حافی نے پھر سے پوچھا؟

؟My soulmate do you Love me

لمحہ ہی لگا اسے ٹرانس سے باہر آنے میں۔

پتا نہیں۔۔۔۔

وہ ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی۔

حافی نے شکر ادا کیا اطوفہ نے اس کی محبت بھری کاروائی پر کوئی شدید ریکشن نہیں دیا

"میں اپنی آخری سانس تک اس جواب کا منتظر رہوں گا"

یہ کہتے ہیں حافی اطوفہ کو اپنے ساتھ گاڑی تک لے آیا

وہ سنٹریس مال اسلام آباد میں آئے۔

جب اطوفہ سے ڈریس چوائس پوچھنے پر کوئی جواب نہ پایا تو حافی نے اپنی پسند سے ہی اس کے بہت سے کیچول ڈریسز، شوز، کاسمیٹکس، پرفیوم اور جانے کیا کیا خرید ڈالا۔

ڈھیر ساری شاپنگ کے بعد جب وہ دونوں رات گئے گھر لوٹے۔

لاؤنچ میں ہی دعا اور مومن موجود تھے حافی نے ملازم کو کہہ کر سارے بیگ اطوفہ کے روم میں بھجوا دیئے اور خود مومن اور دعا سے ملنے لگا۔

www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
www.classicurdumaterial.com  
بھیا کیسا لگا ہمارا سرپرائز دکانے پر جوش انداز میں پوچھا؟  
حافی نے پیار بھرے لہجے میں جواب دیا "امیزنگ"

اطوفہ بھی سب سے مل کر دعا کے پاس ہی بیٹھ گئی

اور سنائیں ہونے والی بھابھی جی کیا حال ہیں آپ کے؟

دعا اسے چھیڑتے ہوئے بولی۔

اطوفہ نے دعا کو پیار سے گھورا۔۔۔ بھا بھی نہیں اطوفہ ہی کہو مجھے۔

سعدیہ بیگم مومن سے اس کے گھر والوں کا حال دریافت کر رہی تھی

دعا اور اطوفہ دو نوں اپنی باتیں کر رہی تھی

بظاہر انجان بنے حافی کا دھیان ان دونوں کی باتوں پر ہی تھا

اور پھر بھائی نے کیا کیا شاپنگ کروائی دعا نے آنکھ دبا کر شرارت سے پوچھا؟

بہت کچھ اطوفہ نے جواب دیا۔

ویڈنگ ڈریس کس کلر کا لیا ہے دعا نے پوچھا؟

وہ تو لیا ہی نہیں اطوفہ نے کہا

کوئی بات نہیں وہ بھی لے لیں گے تم پریشان نہ ہو ویسے تمہارا فیورٹ کلر کونسا ہے

بلیک کلر۔ اطوفہ کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

یار شادی پر کون بلیک کلر پہنتا ہے؟

میں بھی یہی سوچ رہی تھی اطوفہ نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

چلو مجھے اپنی فیورٹ چیز بتاؤ؟



مجھے کافی بہت پسند ہے اطوفہ نے جواب دیا۔

تمہاری چوائس بھائی سے بہت ملتی ہے یار تم تو بھائی پر ہی چلی گئی ہو انہیں بھی کافی بہت پسند ہے

سنا تھا بچے اپنے والدین پر جاتے ہیں پر یہاں تو ہونے والے بچوں کی ماما بھی اپنے 'ان' چلی گئیں۔

وہ یہ کہتے ہی بھاگی۔۔۔۔۔۔

اطوفہ کو جب اسکی بات سمجھ میں آئی وہ بھی اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔۔۔۔  
حافی جو ان کی باتیں سن رہا تھا مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔

کچھ دنوں پہلے آنیہ ایاز کو ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے فالج کا اٹیک آیا تھا جس کی وجہ سے ان کے جسم کا آدھا حصہ مفلوج ہو کر رہ گیا تھا۔ ایاز صاحب انہیں ہاسپٹل سے گھر لے آئے۔ وہ آنیہ کی طبیعت کے پیش نظر ابھی تک سکول جوائن نہیں کر پائے تھے۔

ایک تو اطوفہ کی کوئی خبر نہ ملنے پر پریشان تھے پھر آنیہ کی طبیعت نے انہیں مزید نڈھال کر دیا تھا۔

اسی کشمکش میں تھے کہ سب اخراجات گھر رہتے کیسے

پورے ہوں گے آنیہ کی دیکھ بھال کے لیے 24 گھنٹے ان کے

قرب رہنا ضروری تھا انہوں نے ٹیوشن سینٹر کھولنے کا

فیصلہ کیا تاکہ وہ ایک ہی وقت میں آنیہ کی صحت اور گھر خرچ دونوں مینج کر سکیں۔

مما فارس بھائی کو فون کر دیں انہیں بھی بلائیں ورنہ وہ ہم سے ناراض ہو جائیں گے دعا نہیں  
نے کہا۔

اچھا کیا یاد کروایا تم نے !

اب تم ہی فون ملاؤ میں بات کرتی ہوں !

دعا نے بہت بار کال ملائیں۔ مگر فارس کا فون آف جا رہا تھا۔

مما شاید بھائی شوٹ میں بڑی ہوں اس لیے کال نہیں اٹھا رہے۔

آج مہندی کی تقریب تھی مومن اور حافی نے مل کر سارے گھر کو پھولوں سے سجوایا۔

باہر لان کو بھی خوبصورت پھولوں سے ڈیزائن کیا گیا

جھولے کو پیلے گیندے کے پھولوں سے مہندی کی تھیم کے مطابق سجایا گیا۔

دعا نے اپنی ساری سہیلیوں کو مدعو کر رکھا تھا

مومن کے گھر سے بھی سب آچکے تھے

سب فرینڈ نے مل کر مہندی ابٹن کے تھال تیار کیے

پہلے حافی کو ابٹن لگانا تھا پھر اطوفہ کو۔

حافی نے سعدیہ بیگم کے پاس جا کر ان کے کان میں کہا!

مما میں آپ اور دعا کے علاوہ کسی بھی لڑکی سے ابٹن نہیں لگواؤں گا پلیز

باقی مجھے لڑکوں سے کوئی مسئلہ نہیں۔

اس نے سرگوشی کے انداز میں اپنا مدعا بیان کیا۔

’تم نہیں سدھر سکتے‘ انہوں نے پیار بھری چپت رسید کی۔

حافی نے آج بلیو جینز پر لیمن کلر کی ٹی شرٹ پہن رکھی

تھی سرخ و سفید رنگت میں لیمن کلر اس پر خوب بیچ رہا

تھا۔ ہلکی سی بیڑ میں نظر آتا ڈمپل اسے مزید سحر انگیز بنا رہا تھا۔

حافی کو سب سے پہلے سعدیہ بیگم نے اور پھر دعا نے ابٹن

لگایا۔ دعا نے اس کے دونوں گال ابٹن سے اتنے بھر دیئے کہ

کسی اور کے ابٹن لگانے کی جگہ ہی نہ بچی۔ اور باقی فرینڈز نے بھی اسے ابٹن لگایا۔  
دعا نے آج اطوفہ کو خود تیار کیا تھا۔

یلو کلر کے انارکلی پلین فرائی پر دھنک رنگ اور ہنی اور ہے

جس کے کناروں پر بڑے بڑے گولڈن ستارے لٹک رہے تھے۔

دونوں ہاتھوں میں سترنگی کانچ کی چوڑیاں اور گجرے۔

پھولوں اسے بنا مانگ ٹیکا اور موتیے کے بڑے بڑے بالے کانوں

میں ڈالے اس سادہ سے روپ میں بھی اطوفہ آج کسی جنت کی حور سے کم نہ لگ رہی تھی۔

اطوفہ جلدی چلو اب تمہاری باری دعا نے پر جوش آواز لگائی۔

دعا نے ستاروں سے بھر آنچل کھینچ کر اسے تھوڑی تک کر دیا تاکہ اطوفہ کا چہرہ چھپ جائے۔

وہ اطوفہ کو لے کر سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی کہ ایک دم اندھیرا چھا گیا۔

اچانک اطوفہ کو اپنا گھونگھٹ اٹھتا ہوا محسوس ہوا۔

مخصوص کلون کی مہک جب اسے اپنے آس پاس محسوس ہوئی

حافی نے اپنا گال اس کے گال سے مس کیا پھر دوسری طرف بھی ایسا ہی کیا۔

"تمہیں سب سے پہلے ابنؑ لگانے کا حق صرف میرا ہے"

حافی کے لب اس کی کان کی لو کو چھو رہے تھے۔

عجیب سنسنی سی بھر گئی اطوفہ کے وجود میں

دوپٹہ واپس چہرے پر ڈالتا وہ سائیڈ کو نکل گیا۔

کچھ ہی لمحوں میں جب ہر طرف روشنی ہوئی تو دعا نے اطوفہ کو لے کر باہر کا رخ کیا۔

اطوفہ کو حافی کے ساتھ جھولے پر بٹھایا اور باری باری سب نے اطوفہ کو بھی ابنؑ لگایا۔

رسم کے بعد سب لڑکیاں ڈھولک لے کر ہرے قالین پر بیٹھ

گئیں جو لان میں بچھایا گیا تھا۔

گانا دعا نے ہی شروع کیا۔

بلے بلے او بلے بلے  
www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
www.classicurdumaterial.com

بلے بلے ناچے ہے یہ بانورا جیا۔

بلے بلے لے جائے گا سانورا پیا۔

جلے جلے نینوں میں جیسے پیار کا دیا۔

مومن نے بھی اپنا حصہ ڈالا

چاہنے لگے دل جسے اسی پہ آجائے

دور نہ رہے یار سے آنکھ جب لڑ جائے۔

ہوں جہاں بھی راستہ وہیں پر مڑ جائے۔

بلے بلے او بلے بلے -----

سب ڈھولک کی تھاپ پر ایک دوسرے کو ہرانے میں مصروف

تھے۔ حافی نے ساتھ بیٹھی اطوفہ جس کے دونوں ہاتھوں

کی گود میں دھرے تھے اچانک ایک ہاتھ کو اپنے قبضے میں کیا۔

وہ حافی کی اس حرکت پر پیچ و تاب کھا کر رہ گئی

اور اپنا ہاتھ چھڑوانے کے لیے زور لگایا مگر مقابل پر کوئی اثر نہ ہوتا دیکھ اسکے ہاتھ پر اپنے دانت

گاڑے۔۔

حافی کا بے اختیار ہی قہقہہ نکلا مگر اس نے ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔۔

کچھ دیر بعد سب میوزک پر بھنگڑا ڈال رہے تھے کہ مومن نے حافی کو کھینچ کر درمیان میں

کھڑا کیا اور کہا آج تو ڈانس بنتا ہے۔۔۔۔

لیکن مجھے تو ڈانس کرنا ہی نہیں آتا! حافی نے جان چھڑوانے کو کہا۔

اطوفہ جو یہ سب سن رہی تھی اس دن کا ڈانس یاد آتے ہی حافی کودل میں خطاب دیا "جھوٹھے" اور اپنی ناک سکوری۔

دعا اطوفہ کا ہاتھ پکڑ کر حافی کے پاس لے گئی اور ان دونوں کو درمیان میں کھڑا کیے سب انہیں ڈانس کرنے کا اصرار کرنے لگے۔

حافی نے اطوفہ کا ہاتھ تھام کر دو تین موو لیے تو سب ہونگ کرنے لگے۔۔۔۔۔

آج کی تقریب میں سب نے بہت انجوائے کیا۔

اطوفہ اور دعا ایک ہی روم میں تھے دعا کی ایک دوست جو

مہندی لگانے میں ماہر تھی اس نے انہی کے پاس رک کر

اطوفہ کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کو مہندی کے خوبصورت نقش و نگار سے بھر دیا۔۔۔۔۔

نکاح کی تقریب کے لئے تیار ہونے اطوفہ اور دعا پالر آئی ہوئی تھیں۔ اطوفہ نے جب اپنا ڈریس دیکھا تو خوشی سے اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

واؤ دعا دیکھو یہ ڈریس کون لایا ہے؟ میں نے جیسا سوچا تھا اس سے بھی بڑھ کر خوبصورت

ہے۔ اطوفہ نے پرچوش لہجے میں دعا سے کہا!

دعا نے بھی شریر نظروں سے ڈریں کو دیکھتے ہوئے اسے بتایا خاص آج کے دن کے لئے بھائی کی چوائس ہے۔

اور جب ریسپشن کا ڈریں دیکھو گی تو اس سے بھی زیادہ سر پرائز ہوگی۔

وائٹ کلر کا فراک اور شرارہ جس پریڈ اور گولڈن کلرکانیٹ سے کیا گیا کٹ ورک اور اس پر موتیوں کے دیدہ زیب کام سے بنا بارڈر اسے مزید دلکش بنا رہا تھا۔

آج دلہن بن کر اطوفہ پر بہت روپ آیا۔۔۔

دعا نے بھی آج پنک کلر کا ٹیل فراک پہنا ہوا تھا جس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی حافی کی خواہش پر ان دونوں کا نکاح سادگی سے فیصل مسجد میں ہونا قرار پایا تھا۔

مومن دعا اور اطوفہ دونوں کو لے کر فیصل مسجد پہنچ گیا۔

دعا پر سعدیہ بیگ نے اپنی شادی کی سرخ چادر اوڑھا دی۔

مولوی صاحب آرہے ہیں مومن نے انہیں آگاہ کیا!

کسی کو چاہنے کے احساس زیادہ کسی کی چاہت بن جانے کا احساس زیادہ خوبصورت ہوتا ہے

آج مجھے یہ محسوس ہو رہا! میں واقعی خوش قسمت ہوں مگر میں آج بھی پوری طرح سے یہ خوشی

محسوس نہیں کر پا رہی



کاش میرے ماما بابا میرے ساتھ اس وقت اس سب میں شامل ہوتے  
 آپ دونوں کے بغیر سب ادھورا ادھورا سا ہے - مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی دل عجب کشمکش  
 میں مبتلا ہے اطوفہ نے آزدگی سے سوچا!

اطوفتجنت بنت ایاز

کیا آپ کو بشر حافی ولد

عاصم شاہ بعوض حق

مہرپچاس لاکھ روپے سکھ

راج الوقت اپنے نکاح

"میں قبول ہے"

www.classicdigitallibraries.com  
 support@classicurdumaterial.com  
 I miss you Mama Baba

www.classicurdumaterial.com  
 میرے لیے یہ بہت مشکل وقت ہے اس کے آنسو ٹوٹ کر صفحے پر گر رہے تھے۔۔۔۔۔

مولوی صاحب کے دوبارہ پوچھنے پر سعدیہ بیگم نے اس کے کندھے پر نرمی سے دباؤ ڈال کر  
 اپنے ہونے کا احساس دلایا تو اطوفہ نے ہمت جمع کرتے ہوئے پین تھا ما اور سر

اثبات میں بلایا "قبول ہے"

ہاتھوں کی لرزش واضح طور پر محسوس کی جا سکتی تھی۔۔۔

اطوفہ نے کانپتے ہاتھوں سے پیپرز پر سائن کیے دل زور سے دھڑک رہا تھا۔ آنکھوں سے آنسو موتی کی لڑیوں کی صورت جاری تھے۔۔۔۔۔۔۔

کچھ لمحوں بعد دلہا کی طرف سے بھی نکاح مکمل ہونے کی نوید ملتے ہی مبارکباد کا شور اٹھا۔۔۔۔۔  
سب نے مل کر ان کی نئی زندگی میں خوشیوں کے لیے دعا کی۔

سامنے سے حافی کو آتا دیکھ اطوفہ نے اپنے دوپٹے میں سے نظریں اٹھا کر جب دیکھا تو نظریں پلٹنا بھول گئی

حافی بلیک کلر کے جدید طرز کے برانڈڈ شلوار قمیض جس پر ہیزل شال ایک طرف سے گھما کر دوسرے شولڈر پر ڈال رکھی تھی۔ گولڈن کلاہ ہاتھ میں پکڑے ے اور بلیک کھسہ پاؤں میں پہنے کسی ریاست کے شہزادے کی سی چال چلتا اس کے قریب آ رہا تھا  
www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
www.classicurdumaterial.com  
بلیک کلر اصل معنوں میں کسی مرد پر جتنا آج پہلی بار دیکھا تھا۔

اس کی جذبات لٹاتی ہیزل آنکھوں میں آج کچھ پالینے کی خوشی سر عام نظر آرہی تھی۔۔۔  
عنائی لبوں پہ چھلکتی مسکراہٹ اس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کے گال میں پڑے ڈسپل میں اپنا آپ کھودیتی

کس نے کہا تھا آج کے دن شلوار قمیض پہننے کو اور وہ بھی بلیک کلر کی اطوفہ نے جل کر سوچا!!!

حافی نے اطوفہ کے قریب بیٹھتے ہی کہا!

جی بھر کر دیکھ لو! آج سے بشر حافی صرف تمہارا

سعدیہ بیگم نے دونوں کو ساتھ خوش دیکھ کر دل میں ان دونوں کی جوڑی کی سلامتی کی دعا مانگی!

مسجد میں اطوفہ اور حافی نے شکرانے کے نفل ادا کیے

قرآن پاک کے سائے میں رخصتی کی رسم ادا ہوئی۔۔



بلیک عبا ئے میں ملبوس نقاب کیے بازو پر اوور آل ڈالے

تھکاوٹ کے باوجود سبک رفتاری سے اپنے گھر کے راستے پر گامزن تھی۔

ارے ارے۔۔ ڈاکٹر صاحبہ روکیے مریض کو توشفا دیتی جائیں۔۔۔۔

اس مضحکہ خیز آواز پر جب مڑ کر دیکھا تو ایک موالی ٹائپ چھچھورا سا لڑکا اسے تکتے ہوئے دانتوں کی نمائش میں مصروف تھا۔۔۔

تیری طبیعت تو نہیں البتہ تیری نیت خراب ہے

اس نے بھی مقابل کی ٹون میں ہی جواب دیا۔

ابھی سینڈل اتار کر وہ دھلائی کروں گی نہ کہ تیری طبیعت منٹوں میں درست ہو جائے گی اس نے جوتے کی طرف اشارہ کرتے اسے دھمکایا۔۔

لڑکا اس کے خطرناک تیور دیکھتے ہیں گھبرا کر بھاگا کہیں یہ ڈاکٹرنی واقعی اس کی بھرے بازار میں عزت افزائی نہ کر دے۔۔۔

برقی قمتیموں سے سب گیت پر بلیک مرسیڈیز آ کر رکی

سب مہمان اپنے گھروں کو روانہ ہو چکے تھے۔  
www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com

گاڑی سے باہر نکلتے ہی حافی نے اطوفہ کو اپنی گود میں اٹھا لیا۔  
www.classicurdumaterial.com

حافی چھوڑیں کیا کر رہے ہیں آپ سب دیکھ رہے ہیں اطوفہ نے گھبراتے ہوئے حافی سے کہا!

حافی شرارتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے اندر کی جانب بڑھا۔۔۔

سعدیہ بیگم نے دہلیز پر تیل ڈالتے ہی ان کو اندر آنے کا کہا پھر ان دونوں کا صدقہ دیتے ہوئے  
نظر اتاری۔۔۔

اطوفہ کو اپنی بانہوں میں لیے پھولوں بھرے راستے سے گزرتا ہوا حافی اپنے ڈیکوریٹڈ روم کی  
طرف بڑھا۔۔

بھائی رکیں۔ رکیں۔۔ آپ ایسے نہیں جاسکتے۔

دعا زور سے چیخ کر سامنے آئی اور دونوں ہاتھوں سے اس کا راستہ روکا۔

دعا! حافی نے یہ کہتے ہی آنکھیں دکھائیں!

بھائی آج میں آپ سے نہیں ڈرنے والی

دعا نے اونچی آواز میں کہا مجھے نیگ دیے بنا کمرے میں نہیں جاسکتے اس نے ہاتھ آگے کیا

www.classicdigitallibraries.com

بولو کیا چاہیے میری پیاری سی بہنا کو حافی نے خوشامدی آواز میں دعا سے پوچھا؟

support@classicurdumaterial.com

ہم۔۔۔۔۔۔ دعا نے ایک انگلی کنپٹی پر رکھتے ہوئے سوچنے کے انداز میں کہا

سپورٹس کار

آپ نے میری شادی سے پہلے مجھ سے وعدہ کیا تھا اب

مجھے وہی چاہیے اس نے فرمائش کی۔۔

اوکے ڈن --- صبح تمہیں مل جائے گی

یا ہو --- کانعرہ لگاتے ہی دعا راستے سے ہٹی اور حافی اطوفہ کو لیے روم میں آیا۔

انٹر ہوتے ہی گلاب اور موتیے کی ملی جلی محسور کن مہک نے ان کا استقبال کیا

اطوفہ پہلی بار بشر حافی کے روم میں آئی تھی

سامنے دیوار پر حافی کی انلارج تصویر۔ دبیز قالین بلیو سٹائش پر دے۔ کنگ سائز بیڈ اور جدید طرز

کا ڈریسنگ اس نے ستائشی نظروں سے کمرے کا جائزہ لیا

سارے کمرے کو موتیے اور گلاب سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔

حافی نے اسے احتیاط سے بیڈ پر بٹھایا پر خود نیچے جھک کر اس کی ہیلز اتارتے لگا۔

اطوفہ نے گھبرا کر پاؤں پیچھے کرنے چاہے۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ میں خود کر لوں گی نا!

مگر حافی نے اس کی ایک نہ سنتے ہوئے اس کے پاؤں کو ہیلز سے آزاد کروایا۔ خود بیٹھ کر اس

کے پاؤں اپنی گود میں رکھے۔۔۔۔

ایک مخملی کیس سے پلاٹینم کی بھاری جدید ڈیزائن سے بنی پائل نکال کر اس کے پاؤں میں

پہنائیں۔ اور محبت بھرے اس لمحے کو امر کر دیا۔۔۔

کیسی لگی؟ حافی نے محبت بھری مخمور نظروں سے اطوفہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"اچھی ہیں"

نظریں جھکائے اطوفہ نے جواب دیا۔

اگر کچھ پسند آئے تو تھینکس کہنا چاہیے شاید تمہیں کہنا نہیں آتا میں سکھا دیتا ہوں تمہیں حافی نے یہ کہتے ہی اطوفہ کے گال پر بنے تل پر اپنے لب رکھے

ایسے کرتے ہیں حافی نے یہ کہتے ہی اپنی شوخ نظریں اس پر جمائیں۔

اطوفہ اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے فوراً بیڈ سے اتری وہ مجھے چیخ کرنا ہے۔

اطوفہ کے چلنے سے اس کی پاؤں کی جھنکار کی آواز حافی کو اپنے دل پر پڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

ڈریسنگ روم میں اپنے دوپٹے کو پنر سے علیحدہ کیا اور نائٹ ڈریس لے کر واش روم میں بند ہو گئی۔

چیخ کر کے فریش ہوئے مسلسل ایک گھنٹے سے ایک ہی حالت میں کھڑے ہوئے اس کے پاؤں شل ہو چکے تھے۔

دل میں دعا مانگ رہی تھی کہ کاش حافی سو گیا ہو۔

یہ رومانس تو غصے سے بھی دگنی شدت میں کرتے ہیں۔ اف یار کہاں پھنس گئی میں۔

ہلکی سی آواز میں بڑبڑائی۔

ہمت کر کے واش روم کا دروازہ تھوڑا سا کھولا اور باہر کا منظر جانچنے کے لئے ایک آنکھ سے باہر جھانکا کمرے میں اندھیرا تھا بس ونڈو سے چاند کی آتی ملگجی سی روشنی نے ماحول کو فسوں خیز بنا رکھا تھا۔

حافی شاید چنچ کر کے کروٹ کے بل لیٹ چکا تھا وہ دبے قدموں سے بستر کی جانب آئی ہے مگر پاؤں کی مدد ہم سی چھن چھن کی آواز پورے کمرے میں پھیل رہی تھی۔

اس نے احتیاط سے کمفرٹر پاؤں سے سر تک اوڑھ لیا۔

اور بیڈ کی ایک سائیڈ پر سمٹ کر لیٹ گئی

کچھ ہی لمحوں بعد اپنی کمر پر حافی کا رینگتا ہوا ہاتھ محسوس ہوا اطوفہ کا دل کانپ کر رہ گیا۔  
حافی نے اس کی کمر پر ہاتھ ڈال کر نرمی سے اپنی جانب کھینچا۔

اس کی مہندی کی خوشبو کو اپنے سانسوں میں بساتے ہوئے تمہیں کیا لگا میں سو گیا ہوں۔  
اپنے عشق کو پالینے کے بعد کس کافر کو نیند آتی ہے حافی نے خمار آلود آواز میں اطوفہ سے کہا۔



اطوفہ کی پشت حافی کے سینے سے لگ رہی تھی۔

حافی کی گرم سانسوں کی تپش اطوفہ کو اپنی گردن پر محسوس ہو رہی تھی۔

حافی پلیز نہ کریں۔۔ میرا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا

ایسا لگ رہا ہے ابھی سینے سے بھی باہر آ جائے گا۔

اطوفہ نے منت بھرے لہجے میں کہا!

اگر اجازت ہو تو میں اسے ہاتھ رکھ کر باہر نکلنے سے روک سکتا ہوں ہو اس نے رومینٹک انداز

سے کہتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب کیا

اطوفہ اس کی مدہوش آنکھوں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنی آنکھیں موند گئی۔

حافی نے جھک کر اپنے لب اس کے گلابی لبوں سے الجھا دیے اور اپنی شدتیں اس پر لٹانے

لگا۔

دھڑکتے دل کی رفتار نے مزید تیزی پکڑی

اطوفہ کو اپنا خون منجمد ہوتا محسوس ہوا

حافی کو جب اطوفہ کی سانسوں کی رفتار سے پریشانی ہوئی تو اس نے اسے چھوڑتے ہوئے سائیڈ

لیمپ روشن کیا تاکہ اس کی حالت جان سکے۔

اطوفہ کے لرزتے عارض اس کے ٹھیک ہونے کی گواہی دے رہے تھے۔۔۔

لیمپ آف کرتے ہی حافی نے پوچھا؟

.....My dear wife are you willing (رضا مند)

"بالکل بھی نہیں" اطوفہ نے جھٹ جواب دیا۔۔

اطوفہ کا جواب سنتے ہی حافی مسکرایا۔۔۔۔

....As expected answer

یہ کہتے ہی حافی نے اس کی بیوٹی بون پر اپنے دھکتے لب رکھے۔

تمہیں پتا ہے نہ کہ اپنے شوہر کو انکار کرنے والی بیویوں پر فرشتے ساری رات لعنت بھیجتے رہتے ہیں

[www.classicdigitallibraries.com](http://www.classicdigitallibraries.com)

اطوفہ اس کو روکنے کے لیے معصومانہ کوششیں کر رہی تھی۔۔۔

www.classicurdumaterial.com

آپ مردوں کو اپنے مطلب میں اسلام کے سب شقیں یاد ----- اس سے پہلے کہ اطوفہ

اپنا جملہ مکمل کرتی حافی نے اپنے لب اس کے لبوں پر رکھ کر اسے بولنے سے روکا۔

No sound

.of my love (شدت) Only feel the heights

اپنے اور اطوفہ کے بیچ سب پردوں کو گرائے حافی نے آج  
رات اطوفہ کو اپنے پیار کی بارش میں پور پور بھگو دیا۔

سر جس ایڈ ایجنسی نے آپ کو اپنا برانڈ ایمبسیڈر بنایا ہے  
ان کے ساتھ کل آپ کی دوہی میں میٹنگ ہے اور بھی کچھ  
ایڈز جن کو آپ نے سائن کر رکھا ہے ان کی شوٹ کے سلسلے  
میں ڈیفرنٹ ممالک میں بھی جانا ہے - یہ دو ماہ کا شیڈول

بہت سخت ہونے والا ہے آپ کے لئے فارس کے پی اے نے اسے بتایا!  
اُس اوکے! دبئی کے ٹکٹس کنفرم کروالو یہ کہتے ہی فارس کیمبرہ مین کی طرف متوجہ ہوا۔

صبح حافی کی جب آنکھ کھلی تو سامنے اطوفہ اپنے گیلے  
بال سلجھا رہی تھی گیلے بالوں کی وجہ سے کپڑے بھی نم  
www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
www.classicurdumaterial.com

تھے اسے پہلی بار یوں بنا دوپٹے کے تمام حشر سامانیوں

سمیت دیکھ کر نشیب و فراز میں کھو گیا اطوفہ کو اپنے

پر پر تپش نظروں کا احساس ہوا تو فوراً دوپٹہ اٹھا کر

شانوں پر پھیلا یا۔

حافی نے پیچھے سے آکر اس کی گردن سے بالوں کو ہٹایا

اور پھر جھک کر اپنے آپ کو سیراب کرنے لگا

اطوفہ اسے پھر سے رات والی ٹون میں آتا دیکھ کر گھبرائی ۔

وہ۔۔۔ وہ گھبراتے ہوئے اس نے اپنی بات مکمل کی باہر سب

انتظار کر رہے ہوں گے اور اپنے بال سمیٹ کر ان کا ڈھیلا سا جوڑا بنایا۔

حافی نے ہاتھ سے اس کے بال کھول دیئے ۔ اطوفہ

نے جھنجھلا کر دوبارہ سے بال لپیٹے۔

حافی نے ہاتھ بڑھا کر پھر سے اس کے بال کھول دیئے۔

یار ابھی کل ہی تو محرم ہونے کا لائنس ملا ہے میرے

سامنے تو روم میں یہ بال کھول ہی سکتی ہو نہ اس نے اطوفہ کی طرف دیکھتے کہا

اطوفہ سر پر دوپٹہ لیے اس کی بات کا جواب دیے بنا ہی بھاگنے کے انداز میں روم سے نکل

گئی

کچن میں داخل ہوتے ہیں اشتہا انگیز انواع و اقسام کے کھانوں کی دلفریب مہک نے اس کا استقبال کیا

اسلام و علیکم!

سامنے موجود سعیدہ بیگم کے پاس جا کر انہیں سلام کیا۔

و علیکم اسلام! میرا پیارا بیٹا ہمیشہ خوش رہو اور اطوفہ کے سر پر دست شفقت رکھ کر دعا

دی۔۔۔۔۔

دعا بھی سعیدہ بیگم کے ساتھ ہی اس وقت کچن میں موجود تھی اطوفہ اور دعا بھی ایک دوسرے سے ایسے گلے لگیں جیسے جانے کب سے بچھڑی ہوں۔۔۔

اما آپ یہ سب اہتمام کیوں کر رہی ہیں؟ اطوفہ نے پوچھا؟

آج دلہن کے گھر سے ناشتہ آنے کی رسم ہے اب میں آپ کی ماما ہوں تو میں ہی یہ فرض نبھاؤں گی آج میں نے یہ سب اسی رسم کے تحت بنایا ہے۔

پھر اطوفہ دعا اور سعیدہ بیگم نے مل کر ڈائیننگ ٹیبل پر ناشتہ چن دیا۔ مومن بھی وہیں موجود تھا

کچھ ہی دیر میں حافی نے آکر سب کو سلام کیا اور پھر سب نے ناشتہ شروع کیا

حافی نے اطوفہ کی پلیٹ میں سے ہی کھانا شروع کر دیا حافی نے کسی سے ڈرنے کی بجائے اونچی آواز میں سب کو متوجہ کیے کہا "مل کر کھانے سے سنا ہے محبت بڑھتی ہے"

حافی بیٹا! سعدیہ بیگم نے اس کا نام لیتے اپنی جانب متوجہ کیا۔ آج ناشتے کے بعد اطوفہ اپنے میکے جا رہی ہے۔ یہ بات سنتے ہی حافی نے حیران نظروں سے اپنی مام کو دیکھا۔

حافی کی سوالیہ نظروں کے جواب میں سعدیہ نے اس کو واضح کیا کہ میں اور دعا اطوفہ کے میکے والے ہیں آج ہم اطوفہ کو اپنے ساتھ رکھیں کل ریسپشن کے بعد تم اسے واپس لے جا سکتے ہو۔

انہوں نے مسکراتے ہوئے اس بات پر حافی کا جائزہ لیا۔

مام یہ زیادتی ہے میرے ساتھ حافی نے جھنجھلا کر کہا۔

اس بات پر مومن بھی مسکرا دیا۔

آج کا باقی سارا دن دعا مومن اور اطوفہ نے مل کر گزارا۔ کبھی ملازمین کو اکٹھا کیا لان میں کرکٹ کھیلتے ہوئے اور کبھی مل کر آئس کریم کھاتے ہوئے اطوفہ، سعدیہ بیگم کے کمرے میں ان کے ساتھ ہی لیٹی ہوئی تھی

حافی نے رات گئے اطوفہ کو ڈھونڈا کہیں نہ ملنے پر اپنی مام کے کمرے کا رخ کیا۔

حافی کے اندر آتے ہی اطوفہ نے اپنا منہ کمفرٹر میں چھپا لیا۔

مما وہ میں آپ کو گڈ نائٹ کہنے آیا تھا جبکہ حافی کی نظریں کمفرٹر میں چھپے وجود پے تھیں۔

گڈ نائٹ بیٹا انہوں نے بھی حافی کی نظروں کے ارتکاز میں دیکھتے ہوئے مسکرا کر جواب

دیا۔۔۔۔۔

ساری رات حافی سو نہ سکا رات کروٹیں بدلتے گزری نیند اور سکون کا رابطہ تو کافی عرصے سے  
ٹوٹ چکا تھا سر بوجھل اور بھاری محسوس ہو رہا تھا فجر کی اذان ہوتے ہی نماز کے لیے وضو کیا

اور مسجد روانہ ہوا

آج ریسپیشن اسلام آباد کے گرینڈ ہوٹل میں رکھا گیا تھا۔ ملک کے مشہور بزنس مین سب کو مدعو  
کیا گیا تھا۔

آج دعا نے خوبصورت ریڈ لانگ فراک اور پلازوزیب تن کیا ہوا تھا جبکہ مومن نے بلیک تھری  
پیس جس پر ریڈ کلر کی شرٹ اور بلیک ٹائی دعا کے ساتھ میچ کیے پہنا ہوا تھا۔

سعدیہ بیگم فیروزی نفیس سوٹ میں بہت عمدہ لگ رہی تھیں۔ تمام مہمان اچکے تھے۔

ہال کی لائٹس آف ہو گئیں اور سپاٹ لائٹ مین ڈور پر تھی۔

وہاں سے حافی اور اطوفہ داخل ہوئے۔

حافی نے برگنڈی کلر کا پرنس سوٹ پہنا جس پر اعلیٰ قسم کا بروچ لگا تھا۔ جیل سے سیٹ کیے گئے بالوں میں سحرانگیز لگ رہا تھا

اطوفہ کی کمر کے گرد ہاتھ رکھے اندر قدم بڑھا رہا تھا

جب کہ اطوفہ نے بلیک کلر کی بھاری کامدار خوبصورت ساڑھی اور ڈامنڈ کا عمدہ جدید ڈیزائن کا نیکلس اور ایر رنگز پہن رکھے تھے۔

ہائی ہیلز میں بھی وہ بمشکل حافی کے کندھوں کو چھو رہی تھی۔

ہیزل بالوں کو کرلز کیے کھلا چھوڑے بالکل راپنزل لگ رہی تھی۔

ان دونوں کی انٹری پر الیکٹرانک کریکٹرز جل اٹھے

مدہم میوزک کی آواز اور اسپاٹ لائٹ کی روشنی میں دونوں چلتے ہوئے رولنگ اسٹیج تک آئے۔

گانا شروع ہوتے ہیں حافی نے اطوفہ کے دونوں ہاتھ اپنی گردن کے گرد باندھ دیے اور اپنے دونوں ہاتھ اسکی کمر پر رکھے۔

دل سے اب نہ دور رہنا دل کی اب یہی گزارش ہے

دھڑکنوں کی سن لے باتیں جو لبوں سے کہ نہ پاتے

دل کی بس یہی گزارش ہے۔



جب سے میرا دل تیرا ہوا

پوچھو نہ مجھ کو مجھے کیا ہوا

اب تیری باہوں میں جینا مجھے

مرنا ہے مر جانا

ہاں شاید یہ پل پھر نہ ملے

نہ ہو ختم یہ سلسلے

بن کے دعا تم جو ملے اک زندگی اور جیئیں۔

یہ بول حافی کے جذبات کی عکاسی کر رہے تھے

میرے ارادے نے طے کر لیا

ذره بھی اب نہ رہے درمیاں

میری وفاؤں کی ہے یہ ادا

گر ہوں جدا ہو جاؤں فنا۔۔۔۔۔

حافی نے اپنی سرخ آنکھوں سے اطوفہ کی آنکھوں میں دیکھا۔

اس پل جیسے سب تھم گیا ہو میوزک، پھولوں کا گرنا، ماحول منجمد ہو چکا تھا۔۔۔۔

حافی کی آنکھ کے کونے سے آنسو نکلا۔۔

اطوفہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔۔۔

اطوفہ نے یہ بیش قیمتی موتی اپنی پوروں سے چنا۔۔۔

اس فسوں خیز پل کا سلسلہ لوگوں کی بختی تالیوں سے ٹوٹا۔۔۔۔

ساتھ ہی ہال روشنیوں سے جگمگا اٹھا ہارٹ شپ کیک جس پر بہت خوبصورتی سے حافی ویڈز

اطوفہ لکھا گیا تھا دونوں نے مل کر کیک کاٹا

پھر کھانا سرو کیا گیا۔۔۔

رات گئے سب گھر لوٹے اور اپنے روم میں تھکاوٹ کے باعث آرام کی غرض سے چلے گئے۔

کمرے میں آتے ہی حافی کی نظر شیشے کے سامنے کھڑی اطوفہ پر پڑی۔ جو جیولری اتار رہی تھی

حافی نے بھی شوز اتارے چیلنج کرنے لگا حافی کو روم ہی شرٹ لیس دیکھ کر اطوفہ نے گھبرا

کر منہ دوسری طرف پھیر لیا۔۔۔

کیا میری مدد چاہیے؟؟؟ حافی نے آکراک اطوفہ کے بلاوز کی زپ کھولنی شروع کی۔۔۔

مگر اطوفہ کے کانپتے وجود کو دیکھ کر منہ پھلا لیا۔۔

"میں کوئی جن بھوت ہوں جو مجھے دیکھ کر یوں ری ایکٹ کرتی ہو۔"

پاؤں کی ٹھوکر سے شوز کو دور پھینکتا تن فن کرتا بیڈ پر لیٹ کر بازو آنکھوں پر رکھ دیا۔ ناراضگی کا کھلم کھلا اظہار۔۔۔۔۔

اطوفہ نائٹ ڈریس چینج کیے بستر کے پاس کھڑی اس سچوئیشن پر مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔۔۔  
حافی نے بازو ہٹا کر جب اسے مسلسل روتا دیکھا تو اپنی مصنوعی ناراضگی بھلا کر بازو سیدھا کیا  
"یہاں آؤ"

اور اپنے بازو کی طرف اشارہ کیے اطوفہ کو بلایا۔۔

اطوفہ نے آکر اپنا سر اسکے بازو پر رکھ دیا۔

اور اس کے ساتھ بستر پر لیٹ گئی مگر آنسو مسلسل اس کے نرم گال بھگو رہے تھے۔  
ادھر دیکھو میری طرف میں تو مذاق کر رہا تھا

حافی نے اسے یہ کہتے ہی اس کے آنسو پونچھے۔۔

تمہارے جسم سے نہیں روح سے محبت ہے میں صرف تمہاری فطری جھجھک دور کرنا چاہتا ہوں  
تاکہ تم مجھ سے کھل کر اپنے دلی جذبات کا اظہار کر سکو۔

تمہیں کیا پریشانی ہے؟

دل میں کیا چل رہا ہے؟ مجھے سب جاننا ہے۔ اب ہم ایک دوسرے کے دکھ سکھ کے ساتھی ہیں ایک دوسرے سے شیئر نہیں کریں گے تو کس سے کریں گے کچھ کہنا چاہتی ہو؟ حافی نے اطوفہ کے گال کو نرمی سے چھو کر پوچھا...

وہ مجھے اپنی اسٹڈیز پھر سے سٹارٹ کرنی ہے اس نے جھجھکتے ہوئے کہا!

بس اتنی سی بات میں ایک دو دنوں میں لاہور میڈیکل کالج سے تمہارے ڈاکو منٹس منگواتا ہوں۔

پھر یہیں اسلام آباد کے کسی نزدیکی اچھے سے میڈیکل کالج میں تمہارا ایڈمیشن کروا دوں گا مجھے بہت اچھا لگا تم نے یہ سوچا اور مجھ سے شیئر کیا حافی نے اسکی ناک دبا کر مسکرا کر کہا اور پھر لیٹ گیا۔

کچھ لمے یوں ہی خاموشی سے سرک گئے۔۔۔  
 اطوفہ نے حافی کی خاموشی پر غور کیا۔  
 www.classicdigitallibraries.com  
 support@classicurdumaterial.com  
 www.classicurdumaterial.com

کیا ہوا آپ کو خاموش کیوں ہو گئے اطوفہ نے پریشانی سے پوچھا؟

کبھی کبھی انسان ایک نامعلوم سی کیفیت کا شکار ہو جاتا ہے وہ خود سمجھ نہیں پاتا کہ وہ کس

چیز سے ناخوش ہے۔ اپنے حالات سے اپنی زندگی سے۔ لوگوں سے یا پھر اپنے آپ سے؟

اس خاموشی کو حافی کے ان لفظوں نے توڑا۔۔۔۔۔

اطوفہ نے الجھن بھری نظروں سے حافی کو دیکھا

میری زندگی میں نیند اور سکون دو لفظ ایسے ہیں جو کہیں گم ہو چکے ہیں۔

اطوفہ کیا تم انہیں ڈھونڈنے میں میری مدد کرو گی؟

اس نے ابرو اٹھا کر اطوفہ سے پوچھا

اطوفہ کے اثبات میں سر ہلاتے ہی حافی نے اپنا چہرہ اس کی گردن کے قریب کیا اور اطوفہ کو خود میں بھینچ لیا۔۔

اطوفہ کی تو جان ہوا ہونے لگی حافی کے شرٹ لیس سینے سے لگے۔۔۔۔۔

رات کافی ہو چکی تھی اس حالت میں سونا اطوفہ کو کافی مشکل لگ رہا تھا حافی تو ایسے سویا تھا جیسے برسوں بعد نیند نصیب ہوئی ہے۔

اطوفہ نے اپنا آپ چھڑوانا چاہا مگر سوتے ہوئے بھی حافی کی گرفت بہت مضبوط تھی اپنی کی

گئی ساری کوششیں بیکار ہوتی دیکھ جانے کب اطوفہ نیند کی وادیوں میں گم ہوئی۔۔۔۔۔

صبح اٹھتے ہی گھڑی پر نظر پڑی تو گھڑی کی سوئیاں بارہ بجنے کی خبر دے رہی تھیں۔

اطوفہ کی آنکھیں وقت دیکھتے ہیں پوری کھل گئیں

اس نے اٹھنا چاہا مگر حافی کا بازو اس کی کمر کے گرد تھا اور ایک ٹانگ بھی اطوفہ کے اوپر تھی  
ٹانگوں کو ہلانے کی ہمت کی مگر وزن کی وجہ سے ہل نہیں پا رہی تھیں بمشکل حافی کا کسرتی  
بازو اٹھا کر پیچھے کیا۔

مگر اس کی ٹانگ کو اٹھا کر پیچھے کرنا بہت مشکل لگ رہا تھا اطوفہ کو وزن کی وجہ سے اپنا جوڑ جوڑ دکھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

آہستہ آہستہ ہمت کی اور خود کو اس سے الگ کرتی واش روم میں فریش ہونے کے لیے چلے گئی۔

اسلام و علیکم! مما

اطوفہ نے باہر آتے شرمندگی سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے سلام کیا۔۔۔۔۔۔ سوری ماما

وہ آج لیٹ ہو گئی

انہوں نے اس کے پاس بیٹھا کر ساتھ لگایا کوئی بات نہیں دیر سویر تو ہو ہی جاتی ہے کل

فلکشن کی وجہ سے تھک بھی تو بہت گئے تھے اچھا ہوا آپ نے کچھ وقت آرام کر لیا

انہوں نے مسکرا کر اطوفہ کو دیکھا۔

اطوفہ بھائی نہیں آئے دعا نے پوچھا؟

نہیں وہ ابھی سو رہے ہیں اطوفہ نے جواب دیا

حانی تو فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد کبھی نہیں سویا اتنی دیر تک کیسے سویا ہوا ہے اس کی طبیعت تو ٹھیک ہے سعدیہ بیگم نے فکر مندی سے پوچھا؟

جی ٹھیک ہے شاید تھکے ہوں اطوفہ نے کہا!

اطوفہ آج میں اور مومن بھی واپس جا رہے ہیں دعا نے اسے بتایا

اتنی جلدی بھی کیا ہے ابھی کچھ دن تو رک جاؤ نا اطوفہ۔ نے دعا کے ساتھ لگتے ہوئے کہا!

آؤ کچن میں چلتے ہیں ہم سب نے تو ناشتہ کر لیا ہے آج میں اپنی بھابی کو اپنے ہاتھوں سے ناشتا بنا کر کھلاتی ہوں کیا یاد کرو گی کتنی اچھی نند ملی ہے دعا نے فخریہ انداز میں کہتے اسے دیکھا

اور دونوں کچن کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔۔۔  
 www.classicdigitallibraries.com  
 support@classicurdumaterial.com  
 www.classicurdumaterial.com  
 شام کے پانچ بج چکے تھے

اطوفہ دیکھو بھائی ابھی تک روم سے باہر نہیں آئے ان سے مل لیں پھر ہمیں گھر کے لیے بھی نکلنا ہے۔

اطوفہ نے روم میں آکر دیکھا حانی ابھی تک سویا ہوا تھا۔۔

کیسے جگاؤں میں سوچ رہی تھی حافی کی ٹانگ کو ہلایا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا پھر قریب آکر بازو ہلایا۔۔ اٹھیں نہ پلیز باہر سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں مگر جواب ندارد پایا

اب تو اطوفہ کو تشویش ہونے لگی

اس نہ آ کے سینے پر اپنے کان رکھ کر دھڑکن کی آواز سننے کے لیے جوں ہی اپنا چہرہ قریب کیا حافی نے اسے کمر سے پکڑ لیا اور اپنی ہیزل آئینہ اس کے سرالے پر جمادیں آپ جاگ رہے تھے آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا۔ چھوڑیں اطوفہ نے غصے سے کہتے ہی اپنا آپ چھڑوانا چاہا۔

"تمہارے روم میں آنے سے پہلے ہی تمہاری پائل کی آواز مجھے تمہارے میرے قریب آنے کی خبر دے دیتی ہیں"

تھینک یو تو کہہ لینے دو تمہاری وجہ سے اپنی زندگی کی پہلی پر سکون نیند میسر ہوئی ہے۔ حافی نے یہ کہتے ہوئے اسے مزید خود سے قریب کیا۔۔۔۔۔

www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com

حافی نے یہ کہتے ہوئے اسے مزید خود سے قریب کیا

مگر اطوفہ نے اسے ایک جھٹکے سے خود سے الگ کیا

مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے جلدی آئیں باہر سب آپ کا ویٹ کر رہے ہیں یہ کہتے ہوئے باہر کی جانب بھاگ گئی



"آپ آگئے بھائی"

حافی کو سیڑھیوں سے اترتے دیکھ دعا نے کہا!

حافی نے چابی دعا کی طرف بڑھائی۔

یہ کیا ہے بھیا؟ دعا نے سوالیہ نظروں سے حافی کو دیکھا۔

آؤ میرے ساتھ حافی کی ہمراہی میں سب پورچ کی طرف بڑھے۔

وہاں سامنے ریڈ کلر کی جدید سپورٹس کار سامنے دیکھ کر دعا نے اپنی طرف اشارہ کر کے کہا یہ میری ہے۔

حافی کے سر اثبات میں ہلاتے ہیں دعا جلدی سے کار کی طرف بڑھی اور سٹارٹ کی۔

کچھ دیر کار جائزہ لینے کے بعد دعا نے حافی کو تھینکس کہا۔

سب نے دعا کو نئی گاڑی کی مبارکبادی۔

میری بہن ہمیشہ ایسے ہی خوش رہے حافی نے دعا کو پیار کرتے ہوئے گلے لگایا۔

سعدیہ بیگم نے اپنے گھر پہنچ کر اطلاع دینے کی تاکید کی اور سب سے ملنے کے بعد دعا اور

مومن بھی اپنے گھر کو روانہ ہوئے۔-----

دعا سارے سفر میں تم ووٹنگ کرتی رہی۔ یہ سفر کی وجہ

سے ہو رہا ہے یا کہیں فوڈ پوائزنگ تو نہیں ہو گئی۔ مومن نے تشویش بھری نظروں سے دعا کو دیکھا۔

ابھی چلو ڈاکٹر سے چیک اپ کروا لیتے ہیں۔

پلیز ابھی میں تھک گئی ہوں کل کروا لیں۔۔۔۔۔

جملہ مکمل ہونے سے ہی پہلے دعا واش روم کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

ساری رات اسی کنڈیشن میں کیسے رہو گی۔ ابھی چلو میرے ساتھ مومن نے اس کے شانوں پہ

چادر اوڑھا دی

اور باہر کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

دعا کے چیک اپ کے بعد ڈاکٹر نے جو خبر انہیں سنائی وہ ان دونوں کے لیے بہت خوش کن

بات تھی دونوں نے مسکراتی ہوئی نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم بابا! [www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

اس نے آتے ہی انہیں سلام کیا۔۔۔

آج تو بہت تھک گئی۔ پہلے یونیورسٹی، پھر ہاسپٹل، اور راستے میں بے ہودہ لوگوں سے نبٹنا کچھ

آسان نہیں۔۔۔

میں نے تو اپنے بچے کو کتنی بار کہا ہے کہ واپسی پر آپ کو لیتا آؤں گا پر تم مانتی ہی نہیں۔۔۔۔

بابا ان جیسے لوگوں سے نبٹنا مجھے خوب آتا ہے۔

آپ ویسے فیکٹری سے اتنا تھک کر آتے ہیں پھر مجھے لینے آئیں گے تو تھک جائیں گے۔

میں اپنی وجہ سے آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتی۔

وہ عبایا چلنج کر کے واپس آئی۔۔۔

بہت دیر ہو گئی ہے آج تو انکل اور آنٹی کو بھوک نہ لگ رہی ہو؟ میں جلدی سے کھانا تیار کر لیتی ہوں یہ سوچتے ہی کچن میں جا کر کھانے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔

آج لان میں بیٹھے وہ تینوں مل کر شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

فون کی بجتی رنگ نے ان کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

اسلام و علیکم ممّا!

و علیکم السلام! کیسی ہو دعا بیٹا۔ خیر و عافیت سے پہنچ گئے؟ سعدیہ بیگم نے پوچھا

جی ممّا ہم دونوں بالکل ٹھیک ہیں۔ آپ کو کچھ بتانے کے لئے فون کیا ہے۔

جی بتاؤ بیٹا کیا بات ہے انہوں نے فکر مندی سے پوچھا۔

مما آپ گرینڈ مام بننے والی ہیں اس نے شرماتے ہوئے انہیں بتایا۔۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو آپ کو۔ اللہ پاک آپ کو ہمیشہ اپنی رحمت کے سائے میں رکھے۔ سعدیہ بیگم نے اسے دعا کے ساتھ مزید اس کی صحت کو لے کر کچھ تاکید کرتے ہوئے فون بند کر دیا۔۔

حافی اور اطوفہ دونوں مبارک باد کی وجہ جاننا چاہتے تھے سعدیہ بیگم کو دیکھتے ہوئے بشرِ حافی نے پوچھا کیا ہوا مام؟

اللہ تعالیٰ نے دعا پر اپنی رحمت فرمائی ہے۔

میری تو اب یہ ہی دعا ہی اطوفہ پر بھی جلدی سے یہ رحمت ہو جائے۔۔۔۔ انہوں نے دعائیہ انداز میں اپنے ہاتھ اٹھا کر کہا۔۔۔۔۔

اطوفہ نے یہ بات سنتے ہی اپنا سر جھکا لیا۔۔۔۔  
www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
حافی صرف مسکرا کر رہ گیا۔۔۔۔۔  
www.classicurdumaterial.com

مما اطوفہ اپنی سٹڈیز سٹارٹ کرنا چاہتی ہے۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ سعدیہ بیگم نے کہا

میں نے اسلام آباد کے میڈیکل کالج سے انفارمیشن منگوائی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

ابھی لاسٹ سمسٹر چل رہا ہے۔ نیو کلاسز سٹارٹ ہوتے ہی میں اطوفہ کا ایڈمیشن کروا دوں گا۔ اس کے ڈاکیومنٹس بھی منگوانے کے لیے کسی کو کہا ہے۔ حافی نے انہیں سب تفصیل سے بیان کیا۔-----

ابھی کلاسز شروع ہونے میں تو وقت ہے۔ ایسا کرو آپ دونوں کچھ دنوں کے لیے گھوم پھر آؤ۔ ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھ لو۔ بیٹا یہی وقت ہے سیرو تفریح کا پھر کہاں وقت ملے گا۔ سعید بیگم نے ان کی طرف دیکھتے کہا!

مگر ماما آفس میں بہت کام پینڈنگ ہے۔

اطوفہ کا اس بارے میں کیا خیال ہے حافی نے اسکے چہرے پر تلاشنا چاہا۔ مگر جھکے چہرے سے کوئی اندازہ نہیں کر پایا۔-----

کیسی ہیں آنٹی آپ؟ اس نے قریب کی میز پر سوپ کا باول رکھتے ہوئے پوچھا؟  
 انہوں نے آنکھوں سے ہی اسے اپنے ٹھیک ہونے کا بتایا۔ کیوں کہ بولنے سے آواز میں لڑ  
 کھڑا ہٹ پیدا ہوتی تھی۔ اور تکلیف بھی محسوس کرتی تھیں۔

انکل میں آپ کے لئے بھی کھانا لائی ہوں۔ اس نے بہت پیار سے انہیں بتایا۔

آنسو ان کی آنکھوں سے بہنے لگے۔۔۔۔۔

آج اس کی طرف دیکھتے ہوئے انہیں اپنی بیٹی کی یاد شدت سے آئی۔۔۔۔۔

حافی کے لیے یہ ویک بہت مصروفیت بھرا تھا۔ اس نے سارے پینڈنگ کام مکمل کئے۔ اور آج فری ہو کر آفس سے واپسی پر اطوفہ کے لیے شاپنگ کرنے کے بعد گھر لوٹا۔

حافی نے آتے ہی شلپنگ بیگز اطوفہ کو تھمائے۔۔۔

یہ سب کیا ہے میرے پاس پہلے ہی اتنا کچھ ہے اس نے حافی کو دیکھتے ہوئے کہا!

ہماری ٹکڑ کنفرم ہو چکی ہیں صبح ہی ہم دونوں ہنی مون کے لیے سویٹز لینڈ جا رہے ہیں۔

اطوفہ نے یہ سنتے ہی نظریں پھیریں -

www.classicurdumaterial.com

میں تو گرم کپڑے لایا تھا شاید وہاں کام آئیں

کوئی بات نہیں اگر تم میرے ساتھ نہیں جانا چاہتی تو حافی اٹھ کر اسکے قریب آیا۔۔۔

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں۔ اطوفہ نے گھبرا کر کہا کہیں وہ ناراض ہی نہ ہو جائے۔

سعدیہ بیگم سے دعائیں لیے آج وہ دونوں سویٹزرلینڈ جانے والے پلین میں موجود تھے۔

حافی نے آگے ہو کر اطوفہ کی سیٹ بیٹ باندھی۔

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے میں نے کبھی پلین کا سفر نہیں کیا۔ اطوفہ نے اسے بتایا۔۔

میں ہوں نہ تمہارے ساتھ تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا فکر مت کرو حافی نے اسکے دونوں  
مخملی ہاتھ تھام کر اسے تسلی دی۔

اور اطوفہ کو باتوں میں الجھائے رکھا۔

اور اسکی پسند نہ پسند پوچھنے لگا۔

کچھ دیر بعد اطوفہ نے سیٹ کی پشت پر اپنا سر رکھ کر آنکھیں موند لیں۔ مگر حافی کا ہاتھ تھامے  
رکھا تھا ڈر کی وجہ سے۔۔۔۔۔

ایک دن آرام کرنے کے بعد آج اطوفہ اور حافی زرمٹ گھومنے باہر آئے تھے سامنے نظر آ  
تے گلشیرز نے ماحول کو فسوں خیز بنا رکھا تھا۔

ایریل ٹرام وے پر نظر پڑتے ہی اطوفہ نے اس کی جانب اشارہ کیے حافی کو متوجہ کیا مجھے  
اس میں سیر کرنی ہے۔

اطوفہ کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہی حافی نے اطوفہ کا ہاتھ تھامے اسی جانب بڑھنے لگا۔

ٹرام وے میں اونچائی سے سب محسوس کرنا بہت خوبصورت احساس تھا کچھ لوگ یہاں سے اسکیٹنگ کرتے نظر آ رہے تھے۔

حافی مجھے اسکیٹنگ بہت پسند ہے اس نے حافی کو بتایا !

اگر کرنے کو دل چاہ رہا ہے تو چلتے ہیں

نہیں نہیں مجھے بس قریب سے دیکھنا ہے مجھے بہت ڈر لگتا ہے میں یہ نہیں کر سکتی۔ اس نے گھبراتے ہوئے بتایا۔

برف ہر طرف بکھری ہوئی تھی اطوفہ ہاتھ سے گلوں اتارے برف اکٹھا کئے سنو مین بنانے لگی۔  
حافی کی آواز پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی

آج اطوفہ نے حافی کی فرمائش پر گرے لانگ سکرٹ اور ریڈ شرٹ پر بلیک فر والا کوٹ پہن رکھا تھا۔  
www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com

حافی نے ہاتھ میں موبائل پکڑے اطوفہ کو انگلی کے اشارے سے اپنے پاس بلایا دیکھو کتنا خوبصورت نظارہ ہے یہاں پر کیوں نہ ہماری کوئی یادگار سیلفی ہو جائے اطوفہ کے پاس آتے ہی حافی نے فون کا کیمرا سیلفی موڈ پر کیا۔



اب آپ سیلفی کیوں نہیں لے رہے جب کچھ دیر بعد بھی حافی نے سلفی نہیں تو اس نے کہا۔

یار سپیشل جگہ ہے تصویر بھی سپیشل ہی ہونی چاہیے اطوفہ نہ سمجھی سے حافی کو دیکھا۔

حافی نے مسکراتے ہوئے اپنی گال پر انگلی رکھ کر اشارہ کیا۔۔۔۔۔ پھر ہی  
میں تصویر لوں گا۔

اطوفہ نے حافی کے گال میں پڑے ڈمپل کو دیکھ کر

شرماتے ہوئے کہا پہلے آپ آنکھیں بند کریں۔

آنکھیں بند کروں گا تو تصویر کیسے لونگا اس نے الجھن بھری نظروں سے دیکھا۔

او کے ایسا کرتے ہیں میں موبائل ویڈیو موڈ پہ کر دیتا ہوں حافی نے موبائل ویڈیو موڈ پہ کرتے ہی اپنی آنکھیں بند کیں۔

اطوفہ کا دل بری طرح کانپ رہا تھا اپنی پہلی پیش قدمی پر دل پر مشکل قابو پا کر اپنے لب حافی کے گال میں پڑے ڈسپل پر رکھے۔

ایسا کرتے اسے بس ایک لمحہ ہی لگا پھر شرم سے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔۔۔۔

یہ یادگار منظر اس کیمرا میں ہمیشہ کے لئے قید ہو گیا

حافی نے آنکھیں کھولیں اور اطوفہ کا یہ شرمایا روپ دیکھ کر نہال ہو گیا اسے شانوں سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا آؤ آج میں تمہیں سویٹزرلینڈ کی سویس کوزین اور فونڈ ٹیسٹ کرواتا ہوں۔

پھر دونوں ہوٹل کی جانب بڑھے اور مل کر ایک یادگار دن گزارا۔

لگے دن حافی اور اطوفہ نے شاپنگ کا پروگرام بنایا وہ دونوں یہاں کے مشہور ترین مال میں آئے دعا اور مومن کے لئے گفٹس لیے۔ سعدیہ بیگم کے لئے بھی بہت کچھ خرید کر اب وہ دونوں اپنی شاپنگ کر رہے تھے

- حافی نے بلیک پینٹ اور بلیک ہی خوبصورت ڈیزائن کی شرٹ پسند کی اور ٹرائی کرنے کے بعد چیئنگ روم سے باہر آیا تاکہ اطوفہ کو دکھا سکے یہ ٹھیک ہے یا نہیں۔

اطوفہ نے جب سیلز وومن کو دیکھا جو آنکھیں پھاڑے سب کسی کی طرف متوجہ تھیں

ان سب کی نظروں کے ارتکاز میں جب اطوفہ نے مڑ کر دیکھا

ان سب کی نظریں حافی پر تھی جو اس وقت بلیک ڈریس میں ملبوس تھا اور بے نیازی سے چلتا ہوا اس کی جانب آ رہا تھا۔

اطوفہ نے غصہ بھری نظروں سے حافی کو دیکھا اور وہاں سے باہر نکل گئی

حافی نے جلدی سے پیمنٹ کی۔

تو اطوفہ واپس آکر تیزی سے چلتی ہوئی اس کے قریب آئی اور اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے غصے سے کھینچ کر مال سے باہر آ گئی۔

اطوفہ کو یوں بلاوجہ یہاں سے اس طرح کرتے دیکھ وہ بھی ساتھ چل دیا  
اطوفہ کیب میں بیٹھ کر مسلسل آنسو بہا رہی تھی رہی تھی سارا راستہ خاموشی سے گزرا  
ہوٹل میں آتے ہی اطوفہ اپنے روم میں چلی گئی

اور حافی گاڑی سے سارا سامان نکالنے لگا

رات ہو چکی تھی۔ اطوفہ نے آتے ہی اپنے شوز، کوٹ، گلوں سب اتار پھینکے  
ڈریسنگ سے ہاتھ مار کر ساری چیزیں نیچے پھینکتی ہوئی ٹیرس میں آ گئی۔۔۔۔

حافی نے آکر جب روم کی حالت دیکھی تو سب کچھ بکھرا پڑا تھا۔۔

اطوفہ ٹیرس میں کھڑی تھی۔  
www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com

www.classicurdumaterial.com  
باہر سنو فال شروع ہو چکی تھی ٹھنڈک مزید بڑھ گئی اور تحفہ ایک شرٹ اور سکرٹ میں بنا کسی  
شال کے وہاں کھڑی آنسو بہا رہی تھی۔

کیا ہوا کچھ بتاؤں گی بھی حافی نے اس کے قریب آکر پوچھا؟

آپ کو کس نے کہا تھا اتنا تیار ہونے کو اور وہ بھی بلیک کلر پہننے کو اس نے ہچکیوں میں  
بات کی۔۔۔

حافی کو ابھی تک یہ بات سمجھ ہی نہیں آئی تھی کہ وہ کس وجہ سے ایساری ایکٹ کر رہی  
ہے۔۔

میں تو تمہارے پاس ہی آ رہا تھا کہ میں یہ خرید لوں یا نہیں۔۔۔۔۔  
مجھے کب دکھا رہے تھے وہاں موجود سب لڑکیاں جو آپ کو گھور کر دیکھ رہیں تھیں انہیں کو دکھا  
رہے ہوں گے۔

حافی اپنے آپ پر لگے اس الزام پر تلملا کر رہ گیا  
"یہ نا انصافی ہے میرے ساتھ"

اس نے اپنے دونوں ہاتھ ٹیس سے لگی اطوفہ کے دونوں جانب رکھے۔  
تیرے عشق سے پہلے  
مشہور تھیں انائیں میری۔

(Copied)

مجھے کسی کی نظروں کی کوئی پروا نہیں تم نے میری آنکھوں میں اپنے عکس کے علاوہ کچھ اور  
دیکھا حافی نے ابو اچکاتے اس سے پوچھا ---

I am one woman man

.Bishar -e -Hafi is just yours

اندر چلو یہاں بہت ٹھنڈ ہے۔ بیمار ہو جاؤ گی۔

حافی نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ آنے کو کہا مگر اطوفہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

کہیں تم جیلز تو نہیں ہو رہی حافی نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

اطوفہ کی ناک سردی کی شدت سے لال ہو چکی تھی۔

گلابی لب نیلے پڑ چکے تھے

حافی نے اس کے بازو اپنی جیکٹ سے گزارتے ہوئے اپنی کمر کے گرد باندھے اور نیلے لبوں کو

اپنے لبوں میں پیوست کیے انہیں حدت پہنچانے لگا۔

حافی کی اس شدت پر اطوفہ جی جان سے لرز کر رہ گئی۔

کچھ لمحوں بعد اطوفہ کے ٹھنڈے گال حافی کی اس گستاخی سے دہکنے لگے تو حافی نے اسے خود

سے الگ کیا۔

؟Atufa do u love me

حافی نے خمار آلود آواز میں کہا۔

"پتہ نہیں" اطوفہ نے جواب دیا۔۔

"یہ پتہ نہیں کو پتہ کب ملے گا" حافی نے جھنجھلا کر کہا!

یہ کہتے ہی اطوفہ بستر پر دراز ہو گئی۔

'اطوفہ' حافی نے اسے متوجہ کیا۔ تمہیں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جی بتائیں۔ اس نے کہا!

اطوفہ مجھ سے وعدہ کرو چاہے کچھ بھی ہو جائے بے شک مجھ سے خفا ہو جاؤ مگر مجھے کبھی نہیں چھوڑو گی۔ میں تمہارے بغیر ایک لمحہ بھی گزارنے کے بارے میں اب سوچ بھی نہیں سکتا۔ جب تم مجھے چھوڑ کر غصے میں وہاں سے بھاگ گئی مجھے ایسا لگا میرے جسم سے کسی نے روح کھینچ لی ہو۔ تم میری نس نس میں سما چکی ہو

اگر کبھی تم مجھ سے دور ہو گئی تو ----- یہ سوچ کر میری روح بھی کانپ جاتی ہے تم دھڑکن کر میرے دل میں دھڑکنے لگی ہوئی تمہارے بغیر یہ حافی فنا ہو جائے گا۔

یہ کہتے ہیں حافی نے اطوفہ کا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھام کر اپنے قریب کیا

حافی کو اتنا سیریس دیکھ کر اطوفہ نے ماحول کو ہلکا کرنے کے لئے حافی کی گردن پر گدگدانا چاہا مگر حافی پر کوئی اثر ہی نہ ہوا۔۔۔۔۔

اطوفہ کی نظر جب حافی کی ہیزل آنکھوں پر پڑی جو اس کی شرارت سمجھ چکی تھیں

حافی نے اس کے شانوں سے شرٹ سرکائی گدگدانا

کسے کہتے ہیں یہ اب تمہیں پتہ چلے گا۔

یہ کہتے ہی حافی نے اپنے لبوں سے جا بجا اپنا لمس ہر حصے پر چھوڑنا شروع کیا۔ سینے سے زرا

نیچے کا فاصلہ طے کرتے حافی کو روکنا چاہا 'حافی یہ کیا کر رہے ہیں؟'

-اپنے دونوں ہاتھوں سے بستر کی چادر کو جکڑے ہوئے اپنے احساسات کو کنٹرول کیے حافی

سے پوچھا۔

پتہ نہیں کا پتہ ڈھونڈ رہا ہوں حافی نے شرارتی لہجے میں اسی کا جواب اسکو لوٹایا۔ آج کی حسین

رات نے ان دونوں کی زندگی کو مزید خوبصورت بنا دیا۔ اور دور کہیں کوئی ستارہ ان کی آنے والی

زندگی پر ؟؟؟؟

اپنی زندگی کے حسین ترین یادگار دن گزار کر آج حافی اور اطوفہ واپس لوٹے تھے۔ سعدیہ بیگم نے ان دونوں کو آپس میں خوش دیکھ کر دلی سکون محسوس کیا۔ دل ہی دل میں ان کی دائمی خوشیوں کے لیے دعا کی۔

رات کو ڈائینگ ٹیبل پر ڈنر کے بعد سعدیہ بیگم نے حافی اور اطوفہ کو متوجہ کیے اپنا مدعا بیان کیا۔۔۔

حافی بیٹا میں آپ دونوں کے فرائض سے سبکدوش ہو چکی ہوں یہاں آپ دونوں ایک دوسرے کا خیال رکھنے کے لیے موجود ہو۔ اس لئے میں بنا کسی فکر کے جا سکتی ہوں نہ کہیں؟؟؟؟ یہ کہتے ہی حافی کو دیکھا

جو پریشان نظروں سے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

مگر کہاں مام؟؟؟؟

اس ایریا کی ہی کچھ خواتین جو میری جاننے والی ہیں سب مل کر عمرہ پر جا رہی ہیں میں نے سوچا ہے کہ میں بھی ان کے ساتھ ہی چلی جاؤں۔

یہ تو بہت اچھا سوچا مام آپ نے۔۔ حافی نے انہیں دیکھ کر خوشی سے کہا۔



میری بھی خواہش ہے ہم تینوں اگلے سال حج پر اکٹھے جائیں۔۔ حافی کی بات کے اختتام پر  
سعدیہ بیگم اور اطوفہ نے مل کر ایک ساتھ کہا 'انشاء اللہ'

میں آپ کی جانے کے سارے انتظامات کرواتا ہوں یہ کہتے ہی حافی نے اپنا موبائل اٹھایا۔۔۔۔۔

دن اپنی روٹین سے گزر رہے تھے۔ آج سعدیہ بیگم کو گئے تین دن ہو چکے تھے  
کل حافی کی سالگرہ تھی اطوفہ نے سوچا کیوں نہ کل کے لیے کچھ خاص بنائے اور حافی کے  
لیے کوئی گفٹ بھی خرید لے۔ مگر حافی تو صبح کا آفس جا چکا تھا  
کیا کروں۔۔۔ کیا کروں۔۔۔ سوچتے ہوئے ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی  
آئیڈیا!!!! کچھ سوچتے ہی باہر کی جانب بڑھی۔۔۔

کیٹ کیپر بھی آپ کے پاس موبائل ہے؟ ہے اطفوہ نے آکر اس سے پوچھا۔

جی میڈم جی ہے۔۔۔

اس نے اطوفہ کو اپنا موبائل فون تھمایا۔۔

اس میں آپ کے سر کا نمبر ہے تو مجھے ملا کر دو بات کرنی ہے -

گیٹ کسیر نے نمبر ملاتے ہی اطوفہ کی جانب موبائل بڑھایا

تیسری بیل پرکال ریسو کرلی گئی

اسلام علیکم! میں اطوفہ بات کر رہی ہوں

آپ نے اس نمبر سے کیوں کال کی؟ حافی نے پوچھا

تو کس سے کرتی ماما کا موبائل ان کے پاس ہو گا۔ اور میرے پاس ہے ہی نہیں اس نے اپنی پریشانی بتائی ---

اوہ --- سوری یار میرے ذہن میں ہی نہیں رہا میں آج ہی تمہارے لیے نیو موبائل واپسی پر ضرور

لیتا آؤں گا۔ اچھا بتاؤ کال کیوں کی تھی اس نے پریشانی سے پوچھا؟

حافی جی پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں میں مارکیٹ تک جانا چاہ رہی تھی کچھ لینا ہے بس

آپ سے پوچھنا تھا اطوفہ نے کہا!

www.classicdigitallibraries.com

میں آؤں گا شام میں تو اکھٹے جائیں گے پھر جو بھی لینا ہوگا ہم لے لیں گے۔۔

support@classicurdumaterial.com

آپ سمجھتے کیوں نہیں وہ چیزیں مجھے ابھی چاہئیں آپ ڈرائیور کو کہہ دے کہ مجھے لے جائے

www.classicurdumaterial.com

پلیز۔ پلیز۔ پلیز۔۔۔۔۔

اطوفہ کے اس طرح اصرار کرنے پر اپنے آپ ہی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا۔۔۔۔

اوکے۔۔ میں اس بھیج دیتا ہوں۔ تم چلی جاؤ۔



بے یقینی کی اس کیفیت سے نکلنے اٹوفہ زور سے ان کے گلے لگی۔

بابا!!!! کہتے ہی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہنے لگے

ادھر ایاز صاحب کا بھی حال کچھ مختلف نہ تھا۔

انہوں نے بھی حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات میں اپنی بچی کو کتنے عرصے بعد زندہ

سلامت دیکھ کر کہا تم کہاں کھو گئی تھی تمہیں پتا ہے میں نے تمہیں کتنا ڈھونڈا؟؟؟؟؟

میری ماما کیسی ہیں اور اپنے ہاتھ میں موجود دوائیوں کے بیگ پر انہیں متوجہ کیے پوچھا اور یہ

میڈیسن کس کی ہیں؟

آو میرے ساتھ اٹوفہ بیٹا میں تمہیں تمہاری ماں سے ملواتا ہوں اس کے دوسرے سوال کو نظر

انداز کئے اٹوفہ کو اپنے ساتھ لیے چلتے ہوئے۔ رکشہ میں سوار ہو گئے۔

بابا آپ یہاں اسلام آباد میں کس کے پاس رہتے ہیں اٹوفہ نے سوال کیا؟

میں سہالہ میں رہائش پذیر ہوں یہاں سے ایک گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ اس مارکیٹ سے کچھ

خریدنا تھا اس لئے لیے اتنا فاصلہ طے کیے یہاں آیا تھا۔

آپ کی ماما کا تایا زاد بھائی معین ہے ان کے گھر ہی رہائش ہے ہماری فلحال۔۔

ان لوگوں نے اس مشکل وقت میں ہمارا بہت ساتھ دیا اور راستے میں اسے تفصیل بتائی۔

گھنٹے بعد ڈرائیور کی کال آتی دیکھ - حافی نے فوراً کال اٹھائی۔۔

سر میڈم گھنٹہ پہلے مجھے باہر انتظار کرنے کا کہہ کر خود مارکیٹ گئی تھیں ابھی تک واپس نہیں آئی۔۔

ڈرائیور کی بات سن کر حافی کے ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے۔۔۔۔

یو ایڈیٹ! تمہیں کس نے کہا تھا اسے اکیلا چھوڑنے کو اسے تو گھر واپسی کا راستہ بھی نہیں معلوم۔۔۔ ڈرائیور کو صلواتیں سناتا غصے اور بے چینی سے فون بند کیا اور تیزی سے باہر نکلا اسے خود ڈھونڈنے کے لئے۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے سامنے بستر پر اپنی ماما کو اس حالت میں یوں لیٹا دیکھ بھاگ کر ان کے پاس پہنچی اور ان کے سینے پہ سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ماما یہ آپ کو کیا ہو گیا؟ یہ کہتے ہوئے اس کی آواز کپکپا رہی تھی۔۔

آنیہ کی دائیں سائیڈ تو پیرالائز تھی انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ سے آہستگی سے اطوفہ کے آنسو پونچھے۔۔۔

اور آنکھوں سے ہی اسے اپنے ٹھیک ہونے کا تاثر دیا۔۔

حافی نے ساری مارکیٹ چھان ماری جہاں اطوفہ گئی تھی

مگر اطوفہ کہیں نہ ملی۔ آس پاس کی جتنی بھی شاپ  
تھیں سب میں باری باری جا کے دیکھا مگر اطوفہ کا کوئی  
سراغ نہ ملا۔ گاڑی میں بیٹھ کر کبھی بائیں جانب نظر دوڑاتا  
تو کبھی دائیں جانب شاید غلطی سے ادھر ہی نہ نکل آئی ہو  
اسے سڑکوں پر گاڑی دوڑاتے دوڑاتے شام ہو چکی تھی مگر اطوفہ کا کچھ پتہ نہیں چلا۔۔۔۔  
اطوفہ کے بارے میں سوچ سوچ کر سر درد سے پھٹنے لگا  
اس وقت دماغ کے اعصابی تناؤ سے بچنے کے لئے ہاتھوں سے  
کن پٹی اور پیشانی کو مسلتے ہوئے گاڑی سے باہر نکلا۔  
آدھی رات کو سنسان سڑک پر دوسری کوئی گاڑی نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔  
حافی کو اپنا جسم بے جان ہوتا محسوس ہوا۔ ایسا  
محسوس ہو رہا تھا اب مزید سانس بھی نہ لے پائے گا  
اطوفہ تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کیا تم مجھے تنہا نہیں  
چھوڑو گی اونچی آواز میں کہتا ہوا اطوفہ سے مخاطب تھا۔

تم سمجھتی کیوں نہیں "I love you dam it"

پوری شدت سے چلاتے ہوئے پیچ کار کے بونٹ پر اتنی زور سے

مارا کہ اس کے ہاتھ سے خون رسنے لگا

اپنے وجود کو ڈھیلا چھوڑے گھٹنوں کے بل زمین پر گرا

شدت غم سے آنسو مسلسل رواں تھے۔۔۔۔

ذہن میں کچھ آتے ہی چہرہ صاف کرتا گاڑی میں بیٹھا

السلام علیکم! آنٹی

اندر آتے ہی اریج نے انہیں سلام کیا۔

آنیہ کے ساتھ گلے لگے ایک نئے چہرے کو دیکھ کر ایاز

صاحب سے استفسار کیا یہ کون ہے انکل؟؟

یہ میری بیٹی ہے اٹو فٹلجنت انہوں نے اس کا تعارف کروایا

اریج اٹوفہ سے آکر ملی تو ایاز صاحب نے اٹوفہ کو بتایا

کہ یہ معین صاحب کی بیٹی۔ اور یہ بھی بتایا کہ کس

طرح اطوفہ کی غیر موجودگی میں نے ان کا خیال رکھا۔

آپ نے غیروں والی بات کی ہے انکل اتنا بھی کچھ خاص

نہیں کیا آپ دونوں کے لیے میں نے دراصل صبح میں

یونیورسٹی پھر ہاسپٹل میں انٹرن شپ کر رہی ہوں شام کو

آکر میں کھانا ہی بنا پاتی ہوں۔ اپنی مصروفیت کی وجہ سے

اور انکل نے ایسے ہی اتنی بھاری الفاظ شکریہ کے میرے لئے استعمال کیے۔

اریج نے اپنی فرینڈلی نیچر کی وجہ سے اطوفہ کو تفصیل بتائی۔

آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے میرے والدین کا خیال رکھا

اب میں آگئی ہوں نہ اب میں ان کا خیال رکھوں گی اطوفہ بولی۔

حافی نے اسلام آباد کے سارے ہاسپٹل میں جاکر پیشنٹ

لسٹ چیک کی خدا نہ خواستہ اسے کچھ ہوا نہ ہو۔ یہ

سوچتے ہیں اس نے جھرجھری لی اور ساتھ ساتھ اس کی



خیر و عافیت کی دعا مانگتے ہوئے ہر گورنمنٹ اور پرائیویٹ  
ہسپتال چیک کیا۔ مگر کہیں سے بھی کچھ پتہ نہ چل سکا  
صبح ہو چکی تھی۔ واپس گھر اسی امید سے لوٹا شاید گھر  
واپس آچکی ہو۔ مگر سائیں سائیں کرتا ویران گھر کسی  
کے بھی یہاں نہ ہونے کی گواہی دے رہا تھا۔۔

اس وقت وہ اپنی ماں کے سینے سے لگی یہ سوچ رہی تھی  
کہ اس کی ماں کی جو حالت تھی اس کی غیر موجودگی کی وجہ سے ہوئی۔۔۔  
آنکھیں بند کرتے ہی حافی کا چہرہ سامنے آیا

اوہ!!! حافی مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے میں نے انھیں بتایا ہی  
نہیں اور وہاں سے چلی آئی واپس کیسے جاؤں گی ان کے پاس؟  
www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com  
www.classicurdumaterial.com

کوئی راہ سمجھائی نہ دی۔۔۔۔۔ یہی سوچتے سوچتے اپنی ممتا  
کی آغوش میں جانے کب نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔۔۔

صبح جب اطوفہ بیدار ہوئی تو ایاز صاحب نے اطوفہ سے

ساری بات پوچھی کہ جائے حادثہ پر کیا ہوا تھا؟؟

اطوفہ نے انہیں سارا واقعہ بتایا کہ کیسے وہ پل سے نیچے

گرمی پھر کچھ اوباش لڑکوں سے بچنے کے لئے کس طرح

گاڑی میں بیٹھ کر شادی ہال تک اور پھر سعدیہ بیگم کے پاس پہنچی۔

سعدیہ بیگم کی رحمہلی کے بارے میں تفصیل سے بتایا اور

یہ بھی بتایا کہ وہ انہیں ڈھونڈنے کے لئے لاہور بھی گئی

تھی جب نہ امید واپس آئے تو سعدیہ بیگم نے اسے تحفظ

دینے کے لیے اپنے بیٹے سے اس کا نکاح کروا

دیا۔۔۔ [www.classicdigitallibraries.com](http://www.classicdigitallibraries.com)

آخری بات اس نے کچھ جھجھکتے ہوئے بیان کی۔ کہ اس نے

[support@classicurdumaterial.com](http://support@classicurdumaterial.com)

اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ اپنی والدین کی رضامندی کے بنا ہی لے لیا۔

اطوفہ بیٹا پھر ایسی نیک عورت سے مل کر مجھے ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔۔

جنہوں نے میری بیٹی کو اتنا عرصہ اپنائی ایاز صاحب نے اطوفہ کو دیکھ کر اس سے کہا۔۔۔۔

بابا ابھی وہ عمرہ کرنے گئی ہیں جب آئیں گی تو پھر ہم

چلیں گے لیکن مجھے تو وہاں کا ایڈریس ہی نہیں معلوم اس نے معصومیت سے کہا۔

آپ کو وہاں کا فون نمبر تو پتا ہوگا ایاز صاحب نے پوچھا؟

نہیں بابا میرے پاس فون ہی نہیں ہے۔۔۔۔

پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں اللہ پاک کوئی نہ کوئی وسیلہ ضرور بنادے گا۔ انہوں نے کہا۔۔۔

حافی نے تھانے میں اطوفہ کی گمشدگی کی رپورٹ کروانے

کا سوچا مگر پھر اپنی بیوی کی تصویر یوں کسی غیر

مردوں کے حوالے کرنا اس کی غیرت کو گوارا نہ ہوا۔۔

اطوفہ کے بارے میں سوچ سوچ کر اس کے اعصاب شل ہو

چکے تھے۔ اس نے سوچا کسی پرائیویٹ انویسٹی گیٹر سے

بات کرتا ہوں۔ اس سے آج کی ہی میٹنگ فلکس کی۔

کچھ دیر بعد ہی فون رنگ ہوا

حافی نے جلدی سے یہ سوچتے ہوئے فون اٹھایا کہیں سے بھی شاید اطوفہ کے بارے میں کوئی خبر ہو۔۔۔

اسلام و علیکم!

اپنے مینیجر کی آواز سن کر سخت بیزار ہوا۔

وعلیکم اسلام؟ کیا بات ہے حافی نے پوچھا؟

سر آج آپ کی آفس میں ایک امپورٹنٹ میٹنگ ہے کلائنٹس آفس میں آپ کا ویٹ کر رہے

ہیں اس نے اپنے فون کرنے کی وجہ بتائی۔۔

"میٹنگ کینسل کر دو" کہتے ہی فون بند کیا۔

اور پھر ڈرائیور کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔

www.classicdigitallibraries.com

ہیلو جی سر!! افضل کی مودب آواز آئی۔۔۔

support@classicurdumaterial.com

www.classicurdumaterial.com

گاڑی نکالو باہر میں آ رہا ہوں وہیں۔۔ یہ کہتے ہیں باہر کی جانب بڑھا

ایسا کرو تم باہر آؤ آج میں خود ہی ڈرائیور کروں گا کچھ سوچتے ہوئے حافی نے ڈرائیور کو مخاطب

کیا

اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

ایک کیفے میں پرائیوٹ انویسٹمنٹس سے میٹنگ کے سلسلے میں اسی راستے پر نکلا۔  
 اطوفہ کا چہرہ آنکھوں کے سامنے محسوس ہو رہا تھا اسی کے بارے میں سوچتے ہوئے  
 شہر کی مصروف ترین شاہراہ پر رش ڈرائیونگ کرتے

ہوئے ایک گاڑی سے زور دار ٹکر کے باعث ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا۔۔  
 سر کے آس پاس خون پھیلا۔۔۔

راہ گیر جائے حادثہ کی طرف دوڑے۔۔۔

اس پر جھکتے ہوئے زور زور سے کچھ بول رہے تھے کچھ نے

ہمدردی کا اظہار کیا اور کچھ نے اسے ہسپتال لے جانے کا مشورہ دیا۔

بند ہوتی آنکھوں کا یہ آخری منظر تھا۔۔۔۔۔۔

ایک وجود کو گہری کھائی میں گرتا دیکھ کر خود کو

اس کی مدد کے لئے بے بس پایا۔۔۔۔۔ جس تیزی سے وہ

وجود نیچے کی طرف گر رہا تھا ہاتھ بڑھا کر اسے روکنے کی سعی کی۔

اس وجود کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔

ماما!!!!!! اس آواز سے فوراً ان کی آنکھ کھلی۔۔

سارا وجود پسینے سے شرابور ہو گیا اور ٹھنڈا پڑ گیا۔ اس بھیانک خواب کی وجہ سے۔

میرا کون سا بچہ تکلیف میں ہے انہوں نے دل پر ہاتھ رکھ کر پریشانی سے سوچا۔۔۔۔

آج تمام عورتیں عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد نبوی

میں ہی قیام پذیر تھیں وہ بھی وہیں اس خواب کو سوچتے

ہوئے بیٹھ گئی صبح ہوتے ہی حافی اور دعا کو فون کر کے

ان کی خیریت دریافت کروں گی اس وقت انہیں ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سعدیہ بیگم نے سوچا

کلاسک اردو مشیریل

جن لوگوں نے حافی کو ہسپتال پہنچایا انہوں نے حافی

www.classicdigitallibraries.com

support@classicurdumaterial.com

www.classicurdumaterial.com

کے فون سے لاسٹ ڈائیلنگ نمبر پر کال کی کیونکہ

موبائل کی سکریں ٹوٹنے کی وجہ سے نام نظر نہیں

آ رہے تھے اور اس کے ایکسیڈنٹ کی اطلاع کی۔

اور اس کا موبائل ہسپتال کے عملے کو ہی جمع کروا دیا۔

ڈرائیور کو ہی حافی کے ایکسیڈنٹ کی خبر ملی ۔

اس نے سعدیہ بیگم کو کال کرنے کا سوچا ۔۔۔ وہ تو ملک سے باہر تھیں

پھر اس نے دعا کو کال کی اور حافی کے بارے میں

بتایا کیا اور اطوفہ کی ایک دن پہلے گمشدگی کے بارے میں بھی بتایا۔۔۔۔

دعا اور مومن شام تک ہسپتال پہنچ چکے تھے

آئی۔ سی۔ یو کے بند دروازے کو دیکھ کر

دعا پر اس وقت شدید گھبراہٹ طاری تھی ایک گھنٹے

کے انتظار کے بعد ڈاکٹر کو باہر آتے دیکھ دعا اور مومن ان کے بولنے کے منتظر تھے۔

ہمت کر کے دعا نے ڈاکٹر سے پوچھا میرا بھائی ٹھیک تو ہے؟؟؟

پلیز آپ تحمل سے میری بات سنیں ہے ہم نے اپنی طرف

سے مکمل کوشش کی۔ لیکن سر پر گہری چوٹ لگنے کے

باعث خون بہت بہہ چکا ہے۔ سوری آپ کے پیشینہ کوما میں چلے گئے ہیں۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے تو یہ بات پیشہ ورانہ انداز میں کہی تھی مگر

ڈاکٹر کے الفاظ دعا کو اپنے دل میں دھنستے ہوئے

محسوس ہوئے وہ بے جان ہوتے قدموں سے لڑکھڑائی۔۔

اس سے پہلے کہ وہ گرتی مومن نے اسے شانوں سے

تھام کر بیچ پر بٹھایا۔ دعا حوصلہ کرو انشاء اللہ

حافی جلدی ٹھیک ہو جائے گا اس حالت میں تمہارے

لیے زیادہ سٹریس لینا بھی ٹھیک نہیں سنبھالو خود کو مومن نے تسلی دی۔

سعدیہ بیگم نے صبح ہوتے ہی حافی کو کال کی۔۔ مگر نمبر مسلسل آف جا رہا تھا۔

پریشان ہوتے ہوئے دعا کو کال ملائی۔

دعا بیٹا کیسی ہو؟ انہوں نے اسکے کل ریسو کرتے ہی پوچھا؟

اما میں ٹھیک ہوں لیکن آپ جلد از جلد واپس آ جائیں۔

دعا کی کرب میں ڈوبی ہوئی آواز سن کر ان کے دل کو کچھ ہوا۔

بتاؤ تو بیٹا کیا بات ہے اب تو مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔

بس آپ آ جائیں۔ فون پہ نہیں بتا سکتی۔



معین صاحب کو جب اطوفہ کے لوٹنے کا پتہ چلا تو وہ اسے ملنے کے لیے آئے

ایاز صاحب نے اطوفہ کے بارے میں ساری تفصیل سے

آگاہ کیا اور کہا! بھائی مجھے آپ سے کچھ کام بھی تھا۔۔۔

جی جی بتائیں بھائی صاحب کیا کام تھا انہوں نے پوچھا۔۔

اطوفہ کی جس سے شادی ہوئی ہے اس کا نام

بشرِ حافی ہے۔ اور وہ کوئی مشہور بزنس مین ہے اسکے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔

اسی سلسلے میں آپ کی مدد درکار ہے؟

بھائی صاحب میں تو خود ادھر سہالہ میں رہتا ہوں

میں اسلام آباد کی مجھے خود بھی زیادہ معلومات

نہیں اور میری کسی بزنس مین سے کبھی ملاقات بھی

نہیں ہوئی۔ میں اپنے دوستوں سے اس بارے میں بات کروں گا شاید ان کو کچھ معلوم ہو

۔ جیسے ہی

مجھے کچھ پتہ چلے گا میں آپ کو ضرور آگاہ کروں گا۔۔۔۔

سعدیہ بیگم نے جب سے دعا کی بات سنی تھی وہ بہت پریشان تھیں

انہوں نے واپسی کی فلائٹ لی اور پاکستان پہنچ کر ایئرپورٹ سے دعا کو فون کیا۔

اسلام علیکم ماما! دعا نے انکا فون اٹھاتے ہی فوراً کہا بیٹا کہاں ہو انہوں نے دعا سے پوچھا؟

ماما میں ہاسپٹل میں ہوں اور وہاں کا ایڈریس بتاتے ہی فون رکھا۔۔

ایئرپورٹ سے ہسپتال کا سفر ان کی زندگی کا سب سے مشکل ترین سفر ثابت ہوا

ہاسپٹل میں آکر جب حافی کے بارے میں پتا چلا

ایک بار تو ان کا وجود لرز کر رہ گیا۔۔۔

تیز دھڑکتے دل کے ساتھ جب حافی کو دیکھا

اس کا سارا بدن بری طرح پٹیوں سے اور پلاسٹر سے

بندھا ہوا تھا اپنے بیٹے کو یوں زندگی اور موت کی

کشمکش میں دیکھ کر انہیں اپنا دل ڈوبتا ہوا

محسوس ہوا ان کی آنکھوں سے اشک رواں تھے وہ

فرش پر ہی جائے نماز بچھا کر اپنے بیٹے کی صحت

دعا سے اطوفہ کی گمشدگی کے بارے میں پتہ چلا تو مزید پریشان ہو گئیں۔ نجانے میری بیٹی کس حالت میں اور کہاں ہو گی۔ اللہ پاک میری بیٹی کی حفاظت فرمانا۔ انہوں نے ہاتھ اٹھا کر اسکے لیے دعا کی۔

My gorgeous mom.....! اسلام و علیکم

فارس نے ان کے فون اٹھاتے ہی کہا۔ کیسی ہیں آپ؟؟؟

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ ان کی غم زدہ آواز سن کر وہ پریشان ہوا۔۔

فارس بیٹا!!!!!! انہوں نے نرمی سے کہا!

جی مام!! فارس نے پریشانی سموئے لہجے میں کہا۔

مُجھے آپ کی ضرورت ہے۔ سعیدہ بیگم نے بس اتنا ہی کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔

فارس نے اپنے پی اے کو پاکستان کی نیکسٹ فلائٹ بک کروانے کا کہا اور اپنی پیکنگ شروع کی۔۔۔

آج پولیس بھی اس ایکسیڈنٹ کیس کے سلسلے میں

ہسپتال آئی ہوئی تھی لیکن سعدیہ بیگم نے ابھی

کچھ بھی کرنے سے منع کر دیا۔ اور ان سے

درخواست کی کہ اس بات کا میڈیا کو علم نہ ہو۔

فی الحال انہیں صرف اپنے بیٹے کی فکر تھی

وہ اور کسی جھنجھٹ میں نہیں پڑنا چاہتی تھیں۔

ہسپتال کے عملے نے آج سعدیہ بیگم کو حافی کا موبائل

دیا۔ جس کی سکرین ٹوٹ چکی تھی انہوں نے فون آن کیا ہی تھا۔ کہ کسی کی کال آنے لگی۔

ہیلو سر! آپ آفس نہیں آرہے کافی حرج ہو رہا

ہے جو بھی امپورٹنٹ میٹنگ تھی کینسل ہو گئیں اس نے ایک ہی دھن میں اپنی ساری بات کہی۔

www.classicdigitallibraries.com

support@classicurdumaterial.com

www.classicurdumaterial.com

آپ ہی فی الحال کچھ دن آفس کے تمام کام دیکھ لو۔

میرا دوسرا بیٹا آئے گا تو پھر وہ سب دیکھ لے گا۔

دعا کی بگڑتی طبیعت نے انہیں مزید پریشان کر دیا

سعدیہ بیگم نے دعا کے سر پر پیار کرتے ہوئے اسے

سمجھایا جیسے میرے لئے حافی اہم ہے ویسے تم بھی

میرے لئے اہم ہو تم گھر واپس چلی جاؤ اور آرام کرو

اس کنڈیشن میں تمہیں آرام کی سخت ضرورت ہے۔

تمہارے بھائی کو تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے۔

مگر ماما میں آپ کو یہاں اکیلے چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہوں دعا نے فکر مندی سے کہا!

آپ فکر نہ کرو میری فارس سے بات ہوئی ہے وہ آ رہا ہے میرے پاس سعدیہ بیگم نے اسے بتایا۔

سعدیہ بیگم کے کہنے پر دعا مومن کے ساتھ حافی کو دیکھتے ہوئے اپنے گھر روانہ ہوئی۔

اور جاتے جاتے سعدیہ بیگم کو تاکید کرنا نہ بھولی کے بھائی کے ہر لمحہ کی خبر اسے دیتی رہیں۔۔۔۔۔

فارس نے اسلام آباد آتے ہی کیب لی اور گھر کے راستے پر

روانہ ہوا۔۔

راستے میں ٹریفک جام میں پھنس گیا۔ باہر نکل کر

دیکھا۔ سرک پر مشتعل جلوس جا رہا تھا۔ ایک دم ہی شور اٹھا۔ لوگوں نے ایک دوسرے پر ہلہ بول دیا سرک کے بچوں بیچ ٹائروں کو آگ لگائے کچھ لوگ نعرے لگا رہے تھے کہ ایک زوردار پتھر اچانک اس کی آنکھ پر لگا۔

فارس نے درد کی شدت سے فوراً آنکھ پر ہاتھ رکھا اور ڈرائیور کو گاڑی قریبی پرائیویٹ ہسپتال کی طرف لے جانے کو کہا۔ ہسپتال میں گیا تو انہوں نے آئی ڈیپارٹمنٹ

میں ریفر کیا آئیز فریشن کے روم کے دروازے پر قدم رکھتے ہی اس نے پوچھا

May I come in please؟

وہ جو اپنی دوست کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی

اس کی آواز پر بنا توجہ دیے اپنی باتوں میں ہی لگن رہی۔

پانچ منٹ ایسے گزر گئے تو فارس نے کہا!

.Excuse me doctor I am talking to you

Can you hear me ؟

اس نے درشت لہجے میں کہا

فارس کے اس لہجے پر ان دونوں کی باتوں کو بریک لگی

ڈاکٹر نے پوچھا ؟

Are you a patient

فارس نے کہا yes

Ok than sit here .what is your problem ؟

فارس نے اپنی آنکھ سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا

.It is too much paining and also can't see clearly

ڈاکٹر نے پوچھا

Is it an accident ؟

تو فارس نے انگلش میں ہی ساری بات بتائی

ڈاکٹر آنکھ کا معائنہ کرنے قریب آئی

اس کی حسین نیلی آنکھوں کو دیکھتے اپنی دوست نول سے کہا!  
 "آج پہلی بار ایسی دلکش نیلی آنکھوں کو اتنے قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے"

نول نے بھی اس کا جائزہ لیا۔۔۔

بالکل انگریزوں والی لک - نیلی آنکھیں - کسی ہالی وڈ کے ہیرو سے کم نہ لگ رہا تھا۔  
 وہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔

نول کا فون رنگ کیا تو وہ مسکراتی ہوئی فون اٹینڈ کرتی روم سے باہر نکل گئی۔۔۔  
 فارس جو بظاہر انجان اور سنجیدہ بنا بیٹھا تھا ان کی گفتگو سن کر دل ہی دل میں مسکرا رہا  
 تھا۔۔۔۔

اس نے جھک کر انسٹینٹ پین ریلیف ڈراپس اس کی آنکھ میں ڈالے تاکہ وقتی درد کم ہو جائے  
 ایسا کرتے ہوئے اس کی چین جانے کب گرمی۔۔۔۔۔  
 فارس کو اپنی گود میں کچھ گرتا ہوا محسوس ہوا۔

ہاتھ سے آہستگی سے محسوس کیا۔ ایک باریک سی چین تھی۔ اس نے وہ چین چپکے سے اپنی مٹھی  
 میں دبالی۔

وہ دبے پاؤں اپنے ماما بابا کے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے اپنے کمرے میں آئی۔



آہستہ سے چلتی ہوئی وہیں دروازے کے قریب فرش پر بیٹھے ہوئے بے آواز آنسو بہانے لگی۔  
اپنے والدین کے سامنے سارا دن اپنے آپ کو مضبوط ثابت کرتی مگر تنہا ہوتے ہی ضبط کے  
باندھ ٹوٹ گئے

اس کے والدین پہلے ہی اس کی وجہ سے پریشان تھے اپنے احساسات حافی سے بچھڑنے کے  
ان سے بانٹ کر انہیں مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی

اس کی آنکھوں اور چہرے پہ رقم کرب سے اس کی تکلیف کا پتہ چل رہا تھا  
اندھیرے میں بھی حافی کی پہلی دفعہ اظہار محبت پر پہنائی گئی رنگ چمک کر اسے حافی کے  
ساتھ کا احساس دلا رہی تھی۔

انگوٹھی کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے مسلسل گھماتے ہوئے حافی کی یادوں میں ڈوبی ہوئی  
تھی۔  
www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com

"حافی آپ کی دوری نے مجھے آپ کی اتنی بار کئے گئے سوال کا پتہ بتا دیا"

آپ سے ملتے ہی سب سے پہلے میں آپ کے اس سوال کا جواب ضرور دوں گی۔ اس نے دل  
میں سوچا

میرا دل بہت گھبرا رہا ہے نہ جانے آپ کیسے ہوں گے؟؟؟

میں خود کو آپ سے بچھڑنے پر بہت تنہا محسوس کر رہی ہوں۔

حافی کے بارے میں سوچتے ہوئے اس کی شدتیں یاد آئیں۔

اپنے ہر حصے پر اس کا لمس آج بھی محسوس ہو رہا تھا۔

مجھے آج احساس ہو گیا ہے اطوفہ حافی کے بنا کچھ نہیں

آپ تو میرے لئے میری سانسوں کی طرح لازم ہیں۔۔۔۔۔

جب بھی میں سوچتی ہوں سب ٹھیک ہونے والا ہے

میری کسی نہ کسی غلطی سے بکھر کر رہ جاتا ہے

مجھے ایسا کیوں محسوس ہو رہا ہے کہ میں تمہی داماں رہ گئی۔

آپ کے ساتھ گزارے لمحات حسین خواب کی طرح تھے

میں نے ان لمحوں میں اپنی ساری زندگی جی لی۔۔۔۔۔

میں نے وقت رہتے ان لمحات کی قدر نہیں کی۔

اور میری اس بے وقوفی کی سزا ہم دونوں کو ایک دوسرے سے ہجر کی صورت میں ملی۔ وہ

خیال میں حافی کے عکس سے مخاطب تھی۔

سجدے کی حالت میں گرتے ہی۔

کانپتے لبوں سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے مالک حقیقی سے اپنے مالک مجازی کو  
پانے کی دل سے دعا کی۔۔۔۔۔

فارس چیک اپ کے بعد راہداری سے چلتا ہوا باہر کی جانب آ

رہا تھا کہ ڈرائیو کی وجہ سے اسے سب دھندلا نظر آ رہا تھا۔

سعدیہ بیگم جو جائے نماز تہہ کر رہی تھیں سامنے سے فارس کو آتے دیکھ کر اسے آواز دی

فارس۔۔۔

فارس جو درد سے نجات پانے کے لئے آنکھ پر ہاتھ رکھے

ہوئے تھا اپنے قریب اپنی ماما کی آواز سن کر پریشان

ہوا اور دوسری آنکھ سے ان کو دیکھا سعدیہ بیگم

تیزی سے چلتی ہوئی اس کے قریب آئیں اور اسے دیکھ کر بے اختیار آنسو بہانے لگیں۔

انہیں اس طرح ہسپتال میں روتا دیکھ فارس نے

پریشانی سے پوچھا کیا ہوا ماما اس طرح آپ یہاں کیا بات ہے؟ کہتے ہوئے ان کے آنسو

پونچھے۔۔۔

سعدیہ بیگم فارس کا ہاتھ تھامے اسے اس روم کی جانب لے گئی جہاں حافی تھا  
حافی کو یوں پٹیوں میں بندھا، بیہوش دیکھ کر اسے دھچکا لگا۔۔۔۔

وہ بھاگ کر حافی تک پہنچا۔ اور اس کے ہاتھ تھامے بولا

برو! آپ کو یہ کیا ہوا؟ آپ ہمیشہ مجھے انگور کرتے اور غصہ

کرتے ہی اچھے لگتے ہو۔ اپنی آنکھیں کھولو نہ مجھے آپ

کی آنکھوں میں وہی غصہ دیکھنا ہے۔ یہ کہتے ہی اس کا آنسو نکل کر حافی کے ہاتھ پر گرا

کچھ لمحوں بعد وہ سعدیہ بیگم کے پاس آیا۔ یہ سب کیسے ہو گیا اس نے نم لہجے میں پوچھا؟

فارس کو سعدیہ بیگم نے حافی کی حالت کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔

مجھے کیا خبر تھی میرے جانے سے میرے خوشیوں سے بھرا گھریوں ٹوٹ کر بکھر جائے گا

جانے کس کی نظر لگی میرے ہنستے بستے گھر کو انہوں نے آزدگی سے فارس کو کہا۔

مما آپ پریشان نہ ہوں دیکھنا یہ وقتی آزمائش ہے

"اور اللہ پاک اپنے نیک بندوں کو ہی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے"

بس آپ ثابت قدمی سے اس آزمائش کا مقابلہ کریں۔ فارس نے انہیں تسلی دی۔۔۔

سعدیہ بیگم نے فارس کو اطوفہ اور حافی کے نئے رشتے کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔  
 پہلے تو سن کر تھوڑا عجیب لگا حافی تو اطوفہ کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا کجا کہ اس سے  
 شادی کرنا۔

وہ بہت معصوم ہے۔ میری سب سے اچھی دوست،

وہ کسی کا بھی آڈیل ہو سکتی ہے

اچھا ہوا میرا دل ابھی کسی مشکل راہ کا مسافر نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ صرف سوچ کر رہ گیا۔۔۔

سعدیہ بیگم اطوفہ کی گمشدگی کی وجہ سے بھی بہت پریشان تھی

انہوں نے فارس کو اطوفہ کی گمشدگی سے بھی آگاہ

کیا اور فارس کو اطوفہ کی گمشدگی کی رپورٹ تھانے میں درج کروانے کے لئے کہا

اب وہ اس معاملے میں مزید ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتی تھیں۔۔۔

آج اربح اطوفہ سے ملنے آئی تھی

اطوفہ اب سارے کام خود ہی کر رہی تھی اپنی ماما کا

خیال بھی رکھتی اور بابا کا بھی مگر خود کچھ کھانے کا من ہی نہ کرتا جب بھی تنہائی میسر آتی حافی  
 کے

ساتھ گزارے لمحے اسکی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتے۔

وہ اریج کے لئے پانی لانے کے لئے ابھی اٹھی ہی تھی کہ ایک زوردار چکر سے لہراتی ہوئی نیچے گری

ارے۔۔۔۔ اریج نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا اور

قرب پڑے صوفے پر بیٹھایا منہ پر پانی کے چھینٹے مارے

اطوفہ جب ہوش میں آئی تو اسے عجیب گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔۔

تم ٹھیک تو ہو اریج نے پریشانی سے پوچھا!

اطوفہ نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

اریج نے اس کی پریشانی کو چھوا جو بخار کی حدت سے تپ رہی تھی۔

تمہیں تو بخار ہے ڈاکٹر کو ضرور دکھانا چاہیے اس نے پریشانی سے کہا۔

چلو میرے ساتھ یہاں نزدیک ہی ایک کلینک ہے وہاں تمہارا چیکپ کروا لیتے ہیں۔

اریج اطوفہ کے نہ نہ کی پرواہ کیے بنا زبردستی اسے اپنے ساتھ لے آئی۔

لیڈی ڈاکٹر نے بخار چیک کرنے کے بعد اسے میڈیسن لکھ دیں

پھر جب اریج نے انہیں اطوفہ کے چکر آنے کے بارے میں بتایا تو انہوں نے اس کا تفصیلی معائنہ کرتے ہوئے جو خبر سنائی۔۔۔۔۔

اطوفہ نے بے یقینی سے ڈاکٹر کی طرف دیکھا۔۔۔

آپ ان کے ساتھ رہتی ہیں؟

ڈاکٹر نے اریج کو متوجہ کیے سے کہا!

جی جی میں ان کے ساتھ ہی رہتی ہوں آپ بتائیے کیا پریشانی ہے؟ اریج بولی۔

ابھی ان کی عمر کافی کم ہے اس حالت میں آپ کو ان کی ڈائٹ کا اور میڈیسن کا اچھے سے دھیان رکھنا ہوگا۔

ان کو کمزوری کی وجہ سے ایسا محسوس ہو رہا ہے انہوں نے بات مکمل کی۔۔۔

آفس سے آتی فون کالز کی وجہ سے سعدیہ بیگم حافی کے پاس صبح ہوتے ہی آگئیں۔

فارس آج تم ذرا آفس کا چکر لگا لو مجھے پتا ہے تمہیں بزنس کی زیادہ سوجھ بوجھ نہیں مگر اب

تمہیں ہی یہ سب کچھ دیکھنا ہے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مان بھرے لہجے میں کہا!

جی مام! اس نے نرمی سے کہا اور پھر آفس کے لئے نکل گیا

مسٹر فاروقی اب سے میں آفس کے تمام معاملات دیکھوں گا۔ مگر اس سب میں مجھے آپ کی مدد چاہیے اس نے دوستانہ لہجے میں بات کی۔

اپنے اس نئے لباس کی نیچر سے متاثر ہوئے فوراً حامی بھری

جی جی سر سارا سٹاف آپ کی مدد کرے گا۔ انہوں نے پرمسرت لہجے میں کہا!

اریج نے راستے میں ہی اس کی تمام ادویات اور کچھ پھل لیے اور گھر آتے ہی یہ خوشخبری آنیہ اورایاز صاحب کو بھی بتائی۔

اطوفہ آتے ہی کمرے میں آرام کی غرض سے چلی گئی

بستر پر بیٹھتے ہوئے مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا

لیکن آنکھوں کی نمی نے اسے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا۔

www.classicdigitallibraries.com

یہ کیسی خوشی ہے جس میں آپ میرے ساتھ نہیں ہیں۔

support@classicurdumaterial.com

www.classicurdumaterial.com

آپ کے بغیر یہ خوشی ادھوری ہے

کاش ہم مل کے ایک ساتھ یہ خوشی محسوس کرپاتے

میری غلطی کی وجہ سے حافی اس خوش خبری سے محروم ہیں۔۔

میرا دل سکون چاہتا ہے جو آپ کے بغیر میسر نہیں



آپ ضرور میری کسی نیکی کا صلہ ہیں

ہر نئی صبح مجھے آپ سے ہوئی محبت میں مزید اضافہ کرتی ہے ---

یہ محبت ہر پل بڑھتی جا رہی ہے۔ آپ کے سوا مجھے کچھ سو جھتا ہی نہیں۔

چاہے کتنے بھی مشکل حالات کیوں نہ ہوں بیوی کو کبھی شوہر کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیے

اور مشکل سے مشکل حالات کا بھی ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے

مگر جب اس کا شوہر اس کے پاس نہ ہو تو وہ ہار جاتی ہے۔

میری ایک پل کی غفلت نے میری ہر خوشی چھین لی۔

کل صبح جب اس کے بابا نے اس کے ہاتھ میں اس کی

میڈیکل کی کتاب دیکھ کر اسے پھر سے اپنی پڑھائی

شروع کرنے کا کہا تھا تو اس نے اپنے گھریلو

حالات اور اپنی طبیعت کے پیش نظر انہیں سہولت سے

انکار کر دیا ابھی میرا دل نہیں اگلے سال سے شروع کروں گی بہانہ بناتے ہوئے اس نے بات

ٹال دی

اپنی ماں کی بیماری پر ہونے والے اخراجات سے وہ بخوبی واقف تھی۔

آج 5 ماہ ہو چکے تھے بشرِ حافی کو کوما میں گئے ہوئے اس

کے پلاسٹر اتر چکے تھے اور زخم کافی حد تک مندمل ہو

چلے تھے مگر وہ اب بھی ہوش و خرد سے بیگانہ تھا

سعدیہ بیگم اور فارس نے مل کر ہسپتال اور آفس کی ذمہ داری سنبھالی ہوئی تھی

فارس نے اب کافی حد تک آفس کا کام سمجھ لیا تھا بہت

اچھے سے تو نہیں مگر سب کے تعاون سے بزنس چل رہا تھا

سعدیہ بیگم کی طبیعت کے پیش نظر وہ انہیں گھر بھیج کر خود حافی کے پاس بھی وقت گزارتا۔

اس مشکل وقت میں فارس بیٹا ہونے کا پورا فرض نبھا رہا تھا

بھوک محسوس ہوتے وہ اپنے کھانے کے لئے کچھ لینے

باہر نکلا۔

وہ اور نول دونوں کو ریڈور سے گزر رہی تھی نول نے اس کا ہاتھ دبا کر اسے متوجہ کیا۔۔۔۔۔ وہ

دیکھ سامنے

انگلش بیوٹی-----

یہ بیوٹی نہیں مجھے تو چور لگتا ہے اس دن میرے چین کھو گئی تھی۔ جس دن یہ چیک اپ کروانے آیا تھا

اس نے غصے بھرے لہجے میں اسے دیکھ کر کہا

Hey! Mr where is my chain

اس نے کمر پہ ہاتھ دھرے لڑکا انداز میں سامنے سے آتے فارس سے پوچھا۔

اس کے ساتھ کھڑی نول کسی مریض کو دیکھنے ایک وارڈ کی طرف بڑھ گئی۔

Ooo. Hello miss which chain are you talking about

فارس نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔

.U were in my room that day

.There can be no one but you

اس نے کہا۔

فارس جو اس کے سراپے کا تفصیلی جائزہ لے رہا تھا

سیاہ بڑی بڑی آنکھیں جو اسوقت غصے سے بھرپور

تھیں۔ ہونٹوں کے نیچے بھورا تل جو اسے اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔ اسے دیکھ کہ مسکرایا۔

اپنی پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے اس نے چین نکالی

جوں ہی اس نے فارس کے ہاتھ سے وہ چین جھپٹنا چاہی

فارس نے مٹھی بند کر کے دوبارہ پاکٹ میں گھسالی

"ہمت ہے تو خود آ کر لے" لو۔ فارس نے کہا۔

تم۔ تمہیں اردو آتی ہے؟؟؟ اس نے بے یقینی سے پوچھا

فارس نے شرارتی نظروں سے دیکھا۔۔۔

اپنی اس دن کی بات یاد آتے ہی کہ نجات سے سر جھکایا۔

"ادھر دو میری چین"

یہ کرتے ہوئے تم نہایت ہی فضول اور چھپھورے لگ رہے ہو۔ انگریزی بندر

اس نے غصے سے کہا۔

باقی سب تو ٹھیک تھا پر یہ انگریزی بندر کچھ ہضم نہیں ہوا۔

اتنے ڈیشنگ ماڈل کو بندر کہنا اس نے فرضی کالر اچکائے

سنا تھا جلنے والوں کی کمی نہیں اس دنیا میں آج دیکھ بھی لیا فارس نے کہا۔

جلتی ہے تم سے میری جوتی۔۔۔ واپس کرو میری چین ورنہ تمہیں تو آج میں چھوڑوں گی نہیں

---

کس نے کہا چھوڑنے کو پکڑلو نہ۔ مگر زرا زور سے۔۔۔

اس نے مزید قریب ہوتے ہوئے کہا

وہ بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔

فارس اپنی انگلی پر وہ چین جس میں کوئی الفابیٹ لکھا ہوا تھا اسے گھماتا ہوا باہر نکل گیا۔

بدتمیز، فلرٹ، ذلیل، کمینہ، بندر اس کے جاتے ایک ہی سانس میں اسے القابات سے نوازا۔

السلام علیکم اکیسے ہیں آپ فارس بھائی۔ دعائے اسے فون کرتے ہی پوچھا

www.classicurdumaterial.com

میں ٹھیک ہوں تم سناؤ تم اور مومن دونوں ٹھیک ہو اس نے پوچھا۔

جی جی ہم سب ٹھیک ہیں مجھے آپ سے بھائی کی خیریت دریافت کرنی تھی۔

تم حافی کی فکر نہ کرو تمہارا دوسرا بھائی موجود ہے

نہ یہاں میں سب دیکھ لوں گا حافی کی حالت فی

الحال ویسی ہی ہے۔ انشاء اللہ ہم سب کی دعاؤں سے وہ

جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔ تم اپنا خیال رکھا کرو مجھے

ممانے تمہارے بارے میں بتایا تھا میں ماموں بننے والا

ہوں اس نے ماحول کو ہلکا کرنے کے لئے مزاح بھرے

انداز میں کہا۔

آپ بھی نہ بھیا۔۔۔۔۔ اس نے نجات سے کہا۔۔۔۔۔

آنیہ کی طبیعت میں کافی حد تک سدھار آچکا تھا

مگر ابھی تک وہ بستر پر ہی تھی اٹھ کر بیٹھنے کے

قابل تو ہو گئی مگر چلنے میں ابھی دشواری محسوس

ہوتی۔ اطوفہ گھر کے کاموں کے علاوہ ٹیوشن سینٹر میں آئے بچوں کے ساتھ سارا دن گزارتی۔

مگر ہر لمحہ اسے حافی سے دوری کا احساس دلاتا وہ اندر ہی اندر ٹوٹ چکی تھی۔

"غم وہ نہیں ہوتا جو آنسوؤں کا سبب بنے بلکہ وہ ہوتا ہے جو اندر ہی اندر آپ کو توڑ دے"

آنکھوں کے نیچے گہرے سیاہ حلقے نمودار ہونے لگے

تمھے کمزوری کے باعث طبیعت ہر وقت بوجھل رہتی

اس حالت میں اطوفہ کو سب سے زیادہ حافی کی کمی

محسوس ہو رہی تھی ہر وقت گھبراہٹ طاری رہتی دل ہر وقت اس کی طرف سے بے چین رہتا۔

چلو اٹھو تیار ہو جاؤ آج میں تمہیں اپنے ساتھ اسلام آباد لے کے جا رہی ہوں خاص تمہارے لیے  
آف لیا ہے آج۔ اریج نے آتے ہی کہا۔

پلیز میرا کہیں جانے کا دل نہیں کر رہا بہت تھکاؤٹ

محسوس ہو رہی ہے اطوفہ نے بیزاریت سے کہا۔

میں تمہاری اب ایک نہیں سنوں گی

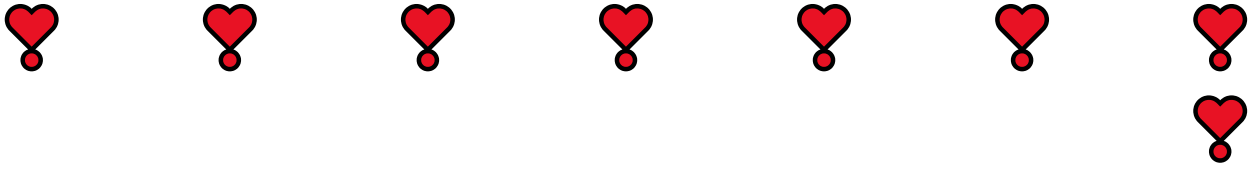
کب تک اس چھوٹے سے کلینک سے چیک اپ کرواتی

رہو گی آج میں جس سے ہسپتال میں جاب کرتی ہوں

وہیں تمہارے لئے گائناکالوجسٹ سے اپائنٹمنٹ لے رکھا ہے۔

اپنی حالت پر کچھ رحم کھاؤ اور جلدی چلو میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔ اریج یہ کہتے ہی باہر کی  
جانب بڑھ گئی۔

وہ اسی امید سے جانے کے لیے تیار ہوگئی شاید کسی جگہ، سڑک، بازار کہیں تو حافی کی کوئی جھلک نظر آجائے۔



چھن - چھن - چھن -----

کی مخصوص آواز کو اپنے اتنے قریب سے سنا۔

یہ وہ مخصوص ترنم تھا۔ جس نے ایک مردہ بے جان

وجود کی سماعت میں جیسے سے زندگی کا رس گھولا

اور نئی روح پھونک دی ہو

اس کے کانوں نے اتنے عرصے میں پہلی بار یہ سماعت محسوس کی۔۔۔۔

یہ ہوائیں اس کے عشق کو چھو کے آنے کا پتہ دے رہی تھیں

اس آواز سے اس کے وجود میں جنبش پیدا ہوئی۔۔۔۔

قریب کھڑی نرس نے جب یہ منظر دیکھا تو ڈاکٹر کو بلانے کے لیے باہر کی جانب بھاگی۔





اطوفہ ارتج کے ساتھ ہاسپٹل کے کوریڈور سے گزر کر

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ڈاکٹر کے روم کی طرف بڑی

خاموشی کے باعث اطوفہ کی پاٹل کی آواز روم میں

انتشار پھیلا رہی تھی ڈاکٹر نے ناگواری سے اسے

دیکھتے ہوئے کہا آپ نے یہ کیا شور پھیلا رکھا ہے

آپ کو پتا ہے نہ ہسپتال میں شور کرنے کی اجازت نہیں مریض ڈسٹرب ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

اطوفہ نے شرمندگی سے سر جھکا لیا مگر وہ حافی کے دیے گئے اس تحفے کو خود سے الگ کرنے

کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔

www.classicdigitallibraries.com

support@classicurdumaterial.com

www.classicurdumaterial.com

اس لیے خاموشی اسے اپنا چیک اپ کروانے لگی۔۔۔

آپ کا پانچواں ماہ شروع ہو چکا ہے۔

آپ کو کمزوری کی وجہ سے آرام کی سخت ضرورت ہے

ہے میں کچھ میڈیسن لکھ کر دے رہی ہوں ان کو

باقاعدگی سے لینا ہے پھل اور سبزیاں وغیرہ خوراک

میں شامل کریں اور کچھ فوڈ سپلیمنٹ بھی لکھ دیے ان کا استعمال باقاعدگی سے کریں

اس عمر میں آپ کے لئے یہ سب بہت رُسکی ہے آپ کو اپنا خیال رکھنا ہے۔

ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز سے اسے سمجھایا

اور الٹراساؤنڈ کے لیے اسے بیڈ پہ لٹایا

کیا آپ بے بی کی کی ہارٹ بیٹ سننا چاہیں گی۔

ڈاکٹر نے اس سے پوچھا۔

لیکن الٹراساؤنڈ مشین میں کچھ خرابی کی وجہ سے الٹراساؤنڈ نہ ہو سکا

کمرے میں موجود نرس نے انہیں ایمرجنسی روم کے پاس دوسری الٹراساؤنڈ مشین کو استعمال

کرنے کا مشورہ دیا۔ وہ تینوں ایمرجنسی روم کی طرف بڑھی۔

ایم ایچ باہر کھڑی ہوئی ان کا انتظار کر رہی تھی۔

الٹراساؤنڈ کرتے ہوئے ڈاکٹر نے بتایا

آپ کے ہاں ٹوئن بے بی آنے والے ہیں

ساؤنڈ مشین سے بچوں کے دل کی تیز دھڑکن کی آواز خاموشی کی وجہ سے پورے کمرے میں گھونجنے لگی۔۔

کاش ان خوشی کے لمحات کو اس احساس کو ہم  
دونوں مل کر محسوس کر پاتے اس نے دل میں سوچا  
اور یہی سوچتے ہوئے آنسوؤں سے اس کے گال بھگینے لگے۔

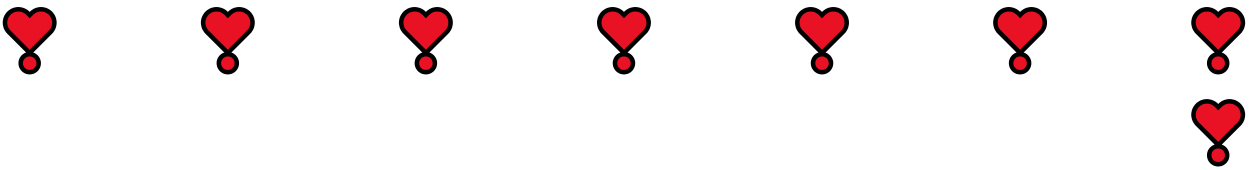


ساتھ والے روم میں حافی کے کانوں نے بھی یہ ہارٹ بیٹ محسوس کی۔

اطوفہ کے لئے یہ لمحہ قبولیت کا تھا

کہ ان دونوں نے یہ خوشی اکھٹی محسوس کی مگر ایک دوسرے سے بے خبر۔۔۔۔۔  
آپ آئیں میرے ساتھ آپ کو میڈیسن سلیپ اور الٹراساؤنڈ رپورٹ دے دوں  
www.classicdigitallibraries.com  
support@classiccurdumaterial.com  
www.classiccurdumaterial.com

ڈاکٹر کی بات سنتے اطوفہ ان کے ساتھ ان کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔



فارس جو حافی کے پاس ہسپتال آ رہا تھا روم میں  
داخل ہوا تو حافی کو کھلی آنکھوں سمیت بستر پرے  
پایا۔ وہ بھاگتا ہوا اس کی طرف آیا۔۔

ہوش میں آنے کے بعد جو پہلا احساس تھا وہ اطوفہ کا تھا  
وہ ایک جھٹکے سے اٹھا

اس وقت وہ درد کی جس میں نہج پر کھڑا تھا

اسے ہاتھ میں لگی ہوئی سوئی کی چھن کا احساس تک نہ ہوا۔

اطوفہ بھاگتی ہوئی اسے اکیلا چھوڑ کر باہر نکلی

مال کا وہی منظر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔۔۔

اس کے حلق میں سے دبی دبی آوازیں نکل رہی تھیں

حافی کی آنکھوں میں کسی واقعہ کو لے کر کشمکش دیکھ کر فارس گھبرایا۔

حافی نے اطوفہ کو روکنے کے لیے بیڈ سے اتر کر دوڑ لگا دی۔

اسی کشمکش میں ڈپ کی سوئی اتر گئی۔ اور ہاتھ سے خون رسنے لگا۔۔۔

رکو اطوفہ رکو۔۔۔۔۔ ہذیبانی انداز میں باہر کی طرف بھاگا۔

اتنے عرصے بعد اٹھ کر چلنے سے اس کے قدم لرکھڑا رہے تھے ۔

فارس نے بھی اس کے پیچھے دوڑ لگا دی

فارس نے حافی کو جاکر پشت سے پکڑا۔ دونوں ہاتھوں

سے قابو کئے باہر جانے سے روکا مگر حافی پر تو اس

وقت جنون سوار تھا یہاں سے جانے کا۔

اس کے مشتعل وجود کو سنبھالنا فارس کے لئے مشکل

تھا اس نے وارڈ بوائے کو آواز لگائی اپنی مدد کے لیے

حافی کی یہ حالت اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی

برو ! پلیز پرسکون ہو جائیں ہم مل کر ڈھونڈیں گے اسے ایک بار آپ ٹھیک ہو جائیں

اس نے حافی کی حالت کے پیش نظر اسے روتے ہوئے سمجھانا چاہا ۔

مگر حافی ان سے اپنا آپ چھڑوانا چاہا۔ وہ اس وقت کسی کی بات نہیں سن رہا تھا۔

نرس نے آتے ہی اس کی بازو میں انجکشن لگایا کچھ ہی دیر میں وہ پرسکون ہوا تو پھر اسے اندر روم میں لے گئے۔

ابھی پیشنٹ ڈپریشن میں ہیں کچھ وقت لگے گا انہیں نارمل ہونے میں ڈاکٹر نے کہا۔

اریج جو باہر کھڑی یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی

فارس کی اپنے بھائی سے محبت اور اس کا اتنا خیال

کرتا دیکھ ششدر رہ گئی زبان کا چاہے کیسا ہے

مگر اپنے رشتوں کے لیے اس کے جذبات و احساسات بہت مخلص لگے دل کا اتنا برا بھی نہیں اس نے سوچا۔



اطوفہ اور اریج ہسپتال کی فارمیسی سے ادویات لے کر باہر جا رہی تھیں کیا بتایا ڈاکٹر نے اریج نے اطوفہ سے پوچھا۔

میرے ٹون بے بیز آنے والے ہیں اطوفہ نے بتایا۔

واہ یہ تو پھر مزا آگیا یہ تو بہت اچھی بات ہے

مطلب ایک ہی بار میں دو بچے مجھے خالہ کہیں گے

اس نے خوشی سے کہا پتہ ہے مجھے ٹوئن بے بیز بہت پسند ہیں سمجھ ہی نہ آئے کون کون سا ہے۔۔۔۔۔

اچھا چلو یہ بتاؤ مجھے بھائی کیسے ہیں تم کیا چاہتی ہو بے بی کس پر جائیں تم پر یا بھائی پر اس نے ایک ہی سانس میں سوال پوچھ ڈالے۔  
حافی کے بارے میں سنتے اطوفہ کی آنکھوں میں چھم سے حافی کا وجیہ چہرہ لہرایا۔

ہیزل آنکھیں جن میں ہر وقت اس کے لئے پیار چھلکتا تھا اور گالوں میں پڑا ڈمپل

اطوفہ کو یوں خیالوں میں ڈوبا دیکھ اریج نے اسے

دونوں شانوں سے تھام کر باہر کی جانب قدم بڑھائے۔  
www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
www.classicurdumaterial.com

اطوفہ دیکھو تمہیں اب اپنا بہت سارا خیال رکھنا ہوگا اور اسے مزید ہدایات بھی دیتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

فارس فارمیسی سے کچھ میڈیسن لینے آیا ہوا تھا۔

فارس نے اریج کو کسی لڑکی کے ساتھ باہر جاتے دیکھا

فارس کی جانب ان دونوں کی پشت تھی وہ اپنے ساتھ

والی لڑکی کو ہدایات دے رہی تھی

فارس اس کی ہدایات سن کر مسکرایا۔

بے شک زبان سے ہمیشہ انگارے چباتی ہے مگر نرم دل اور پر خلوص ہے۔۔۔۔۔ اس نے دل میں سوچا۔

سعدیہ بیگم گھر میں بیٹھ کر تلاوت کر رہی تھیں۔

"درخت سے گرنے والا کوئی پتہ ایسا نہیں جس کا اسے علم نہ ہو"

(سورۃ انعام-59)۔

تو پھر وہ آنسو جو تیری آنکھ سے ٹپکا وہ درد جس نے تیرے دل کو بے کل کیا۔۔

کیا اس ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والے کو اس کی خبر نہیں

'بس اتنا اطمینان رکھ اس کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں'

وہ حافی کی صحت و تندرستی کے لیے دعا کر رہی تھیں۔

کچھ دیر بعد فارس نے فون پر انہیں حافی کے ہوش میں آنے کی خوشخبری دی۔



انہوں نے فوراً ہی سجدہ شکر بجا لیا

اور پھر حافی کو دیکھنے کے لئے ہسپتال روانہ ہوئی۔

حافی سے ملتے ہی اس کی پیشانی پر بوسہ دیا

حافی دوائیوں کے زیر اثر غنودگی میں تھا۔ اللہ تعالیٰ میرے بچے کو عمر دراز اور صحت و تندرستی عطا فرمائے۔

دعا کو جب حافی کے ہوش میں آنے کی خبر ملی تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا اس نے فارس کو ویڈیو کال کی اور حافی کو دیکھا۔

حافی بیڈ پر چت لیٹا کھلی آنکھوں سے چھت کو گھور رہا تھا اور اس کی آنکھیں کسی غیر مرئی نقطے پر مرکوز تھیں۔

دعا نہیں حافی سے اس کی خیریت پوچھی۔  
[www.classicdigitallibraries.com](http://www.classicdigitallibraries.com)  
[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)  
[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)  
 مگر حافی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

ابھی وہ ڈپریشن میں ہیں ڈاکٹر نے کہا ہے کچھ دنوں میں ٹھیک ہو جائیں گے برو

پھر ہم انہیں گھر لے جا سکتے ہیں۔۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔۔ فارس نے دعا کو تسلی دی۔۔۔۔

ڈاکٹر ارج!

آپ کو ہالف لیو مل گئی ہے اب آپ جا سکتی ہیں وارڈ بوائے نے آکر اسے بتایا۔

مگر میں نے تو چھٹی نہیں مانگی تھی اس نے پریشانی سے کہا!

وہ دراصل آپ کے فیانسی آئے تھے ہیڈ سے چھٹی لینے کے لیے تو میں نے کہا آپ کو بتا دوں وہ باہر آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اچھا تم جاؤ میں آتی ہوں۔

دیکھوں تو رات و رات میرا کونسا فیانسی پیدا ہو گیا ہے کہتے ہی آگے بڑھی۔

سامنے فارس کو دیکھ کر ساکت رہ گئی۔

تم نے میری چھٹی لی ہے اور تم میرے فیانسی کہاں سے ہو گئے۔۔

اریج نے اونچی آواز میں اس سے سوال پوچھا

اس کی تیز آواز نے سب کو اس کی طرف متوجہ کیا

سب ان دونوں پر غور کرنے لگے فارس نے آنکھوں ہی

آنکھوں میں اشارہ کیا کہ سب ان دونوں کو دیکھ رہے ہیں۔

اریج نے موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے فل حال

اور اپنی چادر اور بیگ اٹھا کر اس کے ساتھ باہر نکلی۔

کچھ دور چلتے ہوئے کی اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟ یہ سب کرنے کا کیا مطلب ہے تمہارا؟

اس نے فارس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے غصے سے پوچھا۔

آج میں خود کو بہت تنہا محسوس کر رہا ہوں ہو کسی

احساس کرنے والے ہم درد کی ضرورت تھی کچھ

لوگوں کے ساتھ کوئی رشتہ بھی نہیں ہوتا پھر بھی ان

سے اپنائیت کی خوشبو آتی ہے تمہیں بھی میں نے ان

ہی میں سے پایا فارس کے اتنے سنجیدہ رویے کو

دیکھتے ہوئے اس کا دل تھوڑا نرم ہوا۔۔۔۔۔

کچھ وقت چاہیے تھا تمہارا اس ناچیز کو! اس نے جھکتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔۔

مگر وہ اسے نظر انداز کرتی ادھر ادھر دیکھتی رہی۔۔۔

فارس ارج کی اس حرکت کے لیے پہلے سے ہی تیار تھا شاید اتنی جلدی نہیں مانے گی اس نے سوچا۔

گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولے۔

اسے بیٹھنے کے لیے کہا۔

ارج کے بیٹھے ہی اس نے پھر اپنی جگہ سنبھالتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

آپ مجھے میرے گھر تک چھوڑ دیں اس نے لٹھ مار انداز میں کہا۔

کچھ ہی لمحوں میں دیکھتے ہی دیکھتے آسمان کو کالے بادلوں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہر طرف تیز ہوائیں چلنے لگیں۔۔۔

لگتا ہے آپ کے قریب آنے سے رب بھی مہربان ہو گیا فارس نے اسے دیکھتے کہا۔۔

ارج اس کی باتوں کی پرواہ کیے بنا باہر کی جانب دیکھتی رہی

آسکریم پالر سامنے نظر آیا تو فارس نے گاڑی روک دی چلیں آئیں کریم کھاتے ہیں

فارس نے خود گاڑی سے باہر آتے اسے کہا!

میں تمہارے ساتھ ڈیٹ پر نہیں آئی فار یور کائنات انفارمیشن

جو میں یہ سب کرتی پھروں۔ اس نے منہ پھلا کر کہا

فارس خود ہی جا کر آسکریم لے آیا آتے ہوئے بارش

شروع ہو چکی تھی فارس ایک ہاتھ میں آسکریم

تھامے دوسرے ہاتھ سے اس پر بارش گرنے سے روکتا

ہوا جلدی کار کی جانب آیا۔ اور آس کریم اریج کو تھما

کر خود اپنی جگہ بیٹھ گیا اس وقت وہ وہ سارا بھیک چکا تھا۔

اریج نے آسکریم پکڑ تولی تھی مگر کھائے یا نہ اسی کشمکش میں تھی۔۔۔

کھا لو اس میں زہر نہیں ملایا فارس نے خفگی سے اسے

دیکھتے ہوئے کہا۔

اریج نے چھوٹی چھوٹی بانٹ سے کھانا شروع کر دی۔۔۔

فارس نے گاڑی سٹارٹ کی اور شرارتی انداز سے اپنے

سر کے گیلے بالوں کو جھٹکا دے کر زور زور سے

گھمایا اریج کے منہ پر اس پانی کے قطرے گرے۔۔۔۔

فارس!!!!!!

اتنی دیر میں فارس گاڑی کا شیشہ کھولے اپنی مٹھی

میں بارش کے کافی قطرے بھر چکا تھا اس نے وہ بھری

مسٹھی اریج کے منہ کی طرف پھینکی۔۔

یہ لو بارش انجوائے کرو۔۔۔

یہ کیا واہیات حرکت ہے فارس ----- وہ دھاڑی۔

ابھی تو میں نے کچھ واہیات کیا ہی نہیں موقع دے کر دیکھو تو پتہ چلے۔۔۔۔

فارس نے اپنی نیلی آنکھیں اس پر جمائیں۔۔۔

اگر تم نے ایسی ہی فضول باتوں کے لئے مجھے یہاں بلایا تھا تو ٹھیک ہے گاڑی روکو میں خود چلی جاؤں گی یہاں سے اس نے دھمکی دی۔

اور میری چین بھی واپس کرو ڈھیٹ انسان اس نے غصے سے کہا

وہ چین میں جس طرح واپس کرنا چاہتا ہوں تم بھی برداشت نہیں کر پاؤ گی مائی

الالف

فارس کی بات سن کر وہ مزید اس کے ساتھ باقی کا سفر نہ کرنے کا سوچ کر چلتی ہوئی گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی۔۔۔۔۔

فارس نے اسے ایسا کرنے سے روکتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

یار بارش میں بھگی ہوئی جاؤ گی تو سب تمہیں دیکھیں گے میں نہیں چاہتا میری لائف کو کوئی بھی بری نظر سے دیکھے۔۔۔

سنجیدہ لہجے میں بات شروع کی۔۔۔۔۔

"مجھے تمہارا ساتھ چاہیے زیادہ دیر تک نہیں بس اپنی آخری سانس تک"

"قبول میری یہ دعا ہو جائے تیرا ساتھ ہمیشہ میرا ہو جائے۔۔۔"

اس نے خوبصورتی سے اپنے دل کی بات اس سے آگاہ کیا۔  
www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com

مزید قریب ہوتے ہوئے اس کے لبوں کے نیچے بنے تل پر اپنے پیار کی مہر ثبت کی۔۔۔

اریج ہونق بنی فارس کی جسارت پر اپنے دھڑکتے ہوئے دل کو قابو کرنے کی کوششوں میں  
تھی۔۔۔۔۔

'وہ کیا کہتے ہیں نا خوب گزرے گی جب مل بیٹھیں گے دیوانے دو'۔ فارس نے اپنے آنے والی زندگی کے لیے ابھی سے خواب بننے شروع کر دیے تھے۔۔۔۔۔

پلیز آپ گاڑی روک دیں یہاں سے میرا گھر نزدیک ہے

آگے تنگ گلیاں ہیں میں یہاں سے آگے خود ہی چلی جاؤں گی اریج نے کہا۔۔۔

فارس کے گاڑی روکتے ہی وہ جانے کے لئے باہر نکلی۔۔

یار اتنی دور چھوڑنے کے لئے آیا ہوں بندہ چائے کا ہی پوچھ لیتا ہے یا شکریہ ہی کہہ دیتا ہے

فارس نے شکوہ کیا۔۔۔

اریج جاتے ہوئے واپس مڑی اور گاڑی کی کھرکی جھانکتے ہوئے اسے جواب دیا۔۔۔

"اپنوں کو شکریہ ادا نہیں کیا جاتا"

www.classicdigitallibraries.com

یہ کہتے ہی وہ مڑتی ہوئی تیز قدموں سے گلی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

support@classicurdumaterial.com

اریج کے ان الفاظ نے اس کے دل میں سے کون سا بھر دیا۔

□

حافی سے ملنے ہسپتال آئی مگر حافی کو بستر پر موجود نہ پا کر پریشان ہو گئیں۔

فارس کو فون کر کے آفس سے اسی وقت واپس آنے کا کہا۔



فارس تیزی میں آفس سے ہسپتال کے لئے نکلا۔۔۔۔

اس نے سارا ہسپتال چھان مارا وہاں کے عملے سے بھی

پوچھ کی مگر کسی کو بھی کچھ معلوم نہ تھا۔۔۔۔

کسی نے بھی اس کو باہر جاتے ہوئے نہ دیکھا۔۔

سعدیہ بیگم زار و قطار آنسو بہانے لگیں

نہ جانے میرا بیٹا کہاں چلا گیا ہے اس کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں اس حالت میں جانے  
کہاں گیا ہو گا۔

فارس کہیں سے بھی ڈھونڈ کے لاؤ حافی کو انہوں نے منت بھرے لہجے میں فارس سے  
کہا۔۔۔۔۔

www.classicdigitallibraries.com

support@classicurdumaterial.com

www.classicurdumaterial.com

وہ ہسپتال کے بیڈ سے نیچے اترا ننگے پاؤں چلتا ہوا

آہستہ آہستہ ہسپتال سے باہر نکلا

اور پرواہ کیے بنا وہ بس چلتا رہا اس وقت اس کا

جسم کسی بھی درد کو محسوس کرنے سے عاری تھا

وہ اطوفہ کے خیالوں میں اس طرح گم تھا کہ راستے

میں آئے پتھروں اور نوکیلی چیزوں کی پرواہ کیے بنا بس چلتا رہا۔۔ اطوفہ تمہارے بنا یہ سانسیں  
چلنے سے انکاری ہیں۔۔۔۔۔

چلتے چلتے ایک مزار پر پہنچا نظر اٹھا کر دیکھا تو خود کو امام بری کے مزار پر پایا۔

□

السلام علیکم ! انسپکٹر صاحب۔

وعلیکم اسلام !

جی بیٹھے پلینز انسپکٹرز نے سامنے رکھی کرسی کی

طرف اشارہ کیے اسے بیٹھنے کے لیے کہا۔۔۔

آپ کے پاس میں نے پہلے ایک گمشدگی کی رپورٹ درج کروائی تھی فارس نے بیٹھتے ہی انسپکٹر  
سے پوچھا؟

جی جی مگر ابھی تک ان کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا جیسے ہی کچھ پتہ چلے گا آپ کو  
ضرور بتائیں گے۔۔۔

انسپکٹر صاحب میرا بڑا بھائی بشر حافی بھی ہسپتال

سے لاپتا ہے میں نے بہت ڈھونڈا اپنی طرف سے بہت

کوشش کی مگر کچھ پتہ نہیں چلا اس لئے آج میں

اسی سلسلے میں آپ سے مدد لینے حاضر ہوا ہوں فارس نے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔

اور حافی کی تصویر بھی ان کو دی تاکہ اس کے بارے میں معلوم کرنے میں آسانی ہو سکے۔۔۔۔

آنیہ کی طبیعت کافی بہتر ہو چکی تھی اب بولنے میں بھی تھوڑی آسانی ہو گئی تھی

اطوفہ وہ سامنے جو صندوق ہے اسے کھولو سامنے پڑے صندوق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس

سے کہا۔

اطوفہ نے کھولا تو اس کی شادی کے لیے بنائے گئے کپڑے تھے جنہیں اس کی ماما نے اس

کے لئے بڑے پیار سے تیار کیا تھا۔۔

www.classicdigitallibraries.com

اطوفہ کو ان کپڑوں کو دیکھ کر اپنی ماما کی بات یاد

support@classicurdumaterial.com

www.classicurdumaterial.com

آئی جب وہ کالج کی پارٹی میں جانے کے لیے ان میں

سے کوئی ڈریس پہننے کے لئے مانگتی تھی تو وہ اسے

منع کر دیتی کہ یہ سب شادی کے بعد استعمال کرنے کے لیے ہیں

ان کی طرف آئی اور ان کی گود میں سر رکھے اپنا غم ہلکا کرنے لگی

اما میرے ساتھ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے میں نے

یہ سب تو کبھی نہیں سوچا تھا کیا میرا گھر کچی

مٹی کی طرح تھا جو پانی کی ایک تیز لہر میں بہہ گیا

اور سب کچھ بکھر گیا۔۔۔۔۔ اس کے گالوں پہ آنسو بہنے لگے۔۔۔۔۔

آنیہ نے اس کے آنسو صاف کیے میرا بچہ اللہ تعالیٰ ضرور کوئی راہ نکالے گا۔۔

ایک لڑکی کیلئے شادی کے بعد اس کے شوہر کا گھر ہی اس کے لیے سب سے اہم ہوتا ہے۔

'بے شک ماں باپ کا کوئی نعم البدل نہیں'

مگر اب تمہیں اپنے گھر کی طرف دیکھنا ہوگا۔ تمہاری

چھوٹی سی بیوقوفی کی تمہیں کتنی بڑی سزا ملی۔۔۔

تمہیں ہر قدم اٹھانے سے پہلے سوچنا چاہیے اب تم بڑی ہو چکی ہو اور شادی شدہ ہو۔۔۔

انشاء اللہ تمہیں اللہ پاک جلد ہی اس آزمائش سے نجات دے گا صبر رکھو انہوں نے تسلی دی۔۔۔

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۖ

"بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے"

"اور اللہ 'صبر' کرنے والوں سے محبت کرتا ہے"

(سورہ آل عمران 146)

بابا کہتے ہیں

"دکھ تو روحانیت کی سیڑھی ہے

ہے ان سے مت گھبراؤ

خوشی مناؤ کے اس مہربان رب نے

تمہیں چن لیا ہے"

(اشفاق احمد)

مجھے اپنی ہر خوشی اور غم میں حافی صرف آپ کا

ساتھ چاہیے جس زندگی میں مجھے آپ کا ساتھ میسر

نہ ہو ایسی زندگی نہیں چاہیے مجھے

اس نے کرب سے آنکھیں میچ کر سوچا ---

"وہ ساتھ تھا تو مانو، جنت تھی زندگی

اب تو ہر سانس زندہ رہنے کی وجہ پوچھتی ہے "

(Copied)

□

اس کا گم سم شعور سے بیگانہ وجود آج اس مزار پر

تیسری رات بتا رہا تھا اس کے ماتم کناہ و جود کا نیند

اور سکون سے رابطہ ٹوٹ چکا تھا۔ اس کے اپنے عشق

مجازی کے لیے سجائے گئے خواب ریزہ ریزہ ہونے پر اور

پیار کے پچھڑ جانے کا دکھ اس کے اندر بین ڈال رہا تھا۔

خالی آنکھوں سے اپنے ہاتھوں کی لکیروں میں اسے تلاش نا چاہا۔۔۔

مگر بے سود۔۔۔۔۔

"سانسوں کی طرح کرتے ہیں تسبیح مسلسل

اک پل بھی تیرے نام کا ناغہ نہیں کرتے۔۔۔"

اے میرے پروردگار !! آپ تو دلوں کے بھید خوب جانتے ہیں۔۔۔

بن کہے سب سنتے ہیں وہ میری روح سے سانس تک ہر جگہ بکھری ہوئی ہے  
اس کے بغیر یہ زندگی بے وجہ بے رنگ سی لگتی ہے ---

آپ نے میرے دل میں اس کی محبت کا دیا کیوں روشن کیا۔۔

جب میرے مقدر میں اس سے بچھڑ جانا ہی لکھا تھا --- اس نے شکوہ کیا۔۔۔

میں تو ایک گناہ گار انسان ہوں۔ اس سے بچھڑنے

میں بھی شاید آپ کی کوئی مصلحت تو ہوگی۔۔

مگر آپ تو میرے رب ہیں آپ میری مشکلات حل کر دیں۔ صرف ایک کُن کا سوال ہے۔

خود ہی سوال اور جواب دیتے ہوئے اس نے سوچا۔۔۔

میں نے تو عالم ارواح سے جنت تک کا ساتھ مانگا تھا

www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com

www.classicurdumaterial.com

اریج اپنی مارنگ شفٹ ختم کر کے ہسپتال سے باہر نکلی واپس جانے کے لئے۔۔۔

فارس سامنے ہی اپنی بی ایم ڈبلیو سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔

آج اس کے نیلی آنکھیں بلیک گاکلز کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں۔

ارتج کے قریب آتے ہی اس نے کار دروازہ کھول کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

ارتج کے بیٹھے ہی گاڑی سٹارٹ کی

دونوں بالکل خاموش تھے اس خاموشی کو ارتج نے

توڑا۔۔۔۔۔ کیا بات ہے تم آج اتنے خاموش کیوں ہو اس نے پریشانی سے پوچھا۔۔

بھائی ہو سپیٹل سے لاپتہ ہیں پتہ نہیں کہاں چلے گئے

بہت ڈھونڈا مگر کچھ خبر نہیں ملی ان کی میں ان

کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔۔۔ فارس نے سنجیدہ

لہجے میں اسے اپنی پریشانی کی وجہ بتائی۔

ارتج نے اس کے شانوں پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اسے

تسلی دی تم فکر نہ کو ان شاء اللہ جلد ہی وہ ضرور مل جائیں گے۔

فارس نے تھوڑا سا گردن ٹیڑھا کئے اپنا گال اس کے ہاتھ پہ رکھا۔۔

تمہارے جیسا غم بانٹنے والا ہمدرد ساتھ ہو تو کوئی درد نہیں۔۔۔۔

اچھا فارس۔۔۔



اریج نے ماحول میں پھیلی اداسی کو ختم کرنے کے لیے لیے فارس کو مخاطب کیا۔۔

اپنے گا گلزارو جلدی۔۔۔ جب تک یہ آنکھیں نہ دیکھولوں چین نہیں ملتا۔۔۔۔۔ اریج نے مسکرا کر کہا۔

"اپنی مسکراہٹ کو ذرا قابو میں کیجیے

دل ناداں کہیں شہید نہ ہو جائے"

فارس نے اس کی خوبصورت مسکراہٹ کو دیکھ کر شاعرانہ انداز میں کہا۔۔۔۔۔

یوں ہی ہمیشہ مسکراتی رہا کرو بہت اچھی لگتی ہو۔۔

فارس نے اپنا فون پاکٹ میں سے نکالتے ہوئے اریج کو کہا۔ اپنا فون نمبر بتاؤ میں سیو کر لوں۔۔

پھر اس نے فارس کا نمبر بھی سیو کر لیا۔ تمہارے بھائی کا پتہ چلے تو مجھے بھی ضرور بتانا اریج نے اسے تاکید کی۔۔

□

اب صرف پانچ اقساط ہی باقی ہیں اس لیے ایک دن کے گیپ سے اپنی آئے گی۔۔۔

ناول پہ اپنی رائے کا اظہار کرنا نہ بھولیے گا۔ اگر آپ کو ناول پسند آئے تو اپنے دوستوں سے شیئر ضرور کیجئے گا۔ تھینک یو سو مچ۔

یہاں سے چلتے ہوئے وہ گولڑہ شریف مزار تک پہنچا

اس مزار پر بھی اپنے رب سے اس نیک بزرگ کے وسیلے سے دعا مانگی۔۔۔

اسے کھائے پئے جانے کتنے ہی دن بیت گئے غم اور بھوک کی شدت سے نڈھال وجود جس کو اپنا کچھ ہوش نہ تھا۔۔

بس ایک ہی تمنا تھی اسے پالینے کی شاید کوئی معجزہ ہو جائے۔

دعائیں تو تقدیروں کو بدلنے کا ہنر رکھتی ہیں۔

مزار کی سیڑھیوں پر ایک شکستہ وجود ننگے پاؤں پر پڑے چھالوں اور زخموں کی تاب نہ لاتے

ہوئے وہیں ڈھے گیا۔ اس نے کوئی مزار نہ چھوڑا۔۔۔

"کوئی تو وسیلہ بنے اس کی مراد بر آئے"

ایک بزرگ نے اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا بیٹا کس کی جستجو

ہے؟

اس نے نم آنکھیں رگڑیں اور سر اٹھا کر کہا عشق مجازی نے بچ منجھار رول دیا یا۔۔۔

یہی جستجو اگر تو عشقِ حقیقی کو پانے کی کرتا تو وہ تجھے بن مانگے عطا کرتا ہے

"حدیث شریف میں ہے کہ اگر تم اللہ کی طرف ایک قدم بھی بڑھاؤ تو وہ تمہاری طرف دس قدم بڑھائے گا"

یہ کہتے ہی وہ بزرگ آگے بڑھ گئے

بزرگ کی بات سنتے ہی اس کی آنکھیں روشن ہوئیں  
واقعی میں نے اتنی لگن سے عشقِ حقیقی کی تمنا کی

ہوتی تو میرا اللہ میری دنیاوی خواہش کو بن کسے پوری

فرماتا۔۔ وہ سمیع و علیم ہے دل کے راز خوب جانتا ہے

اس کی محبت سے میں دونوں جہان میں سرخرو ہو جاتا

ہم اللہ تعالیٰ کو کبھی پہلا سا آسرا نہیں مانتے بلکہ ہمیشہ آخری سہارا سمجھتے ہیں اس لئے ہی

بھٹکتے رہتے ہیں۔۔۔۔

میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھتا ہے اور ان کے اعمال

اور احوال کو جانتا ہے۔ (۳۳)

حافی کے اس فیصلے نے اس کے مردہ وجود میں ایک

نئی روح پھونک دی وہ ہمت کر کے اٹھا اور وضو کر کے  
وہیں نماز ادا کی اور واپس گھر کے راستے پر روانہ ہوا۔

□

لاونج میں بیٹھی سعدیہ بیگم کی نظریں بار بار گیٹ  
کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ نجانے میرا بیٹا کہاں ہوگا  
انہوں نے ساتھ بیٹھے ہوئے فارس سے پریشانی سے کہا  
فارس نے انہیں پانی کا گلاس تھمایا آپ پانی پیئیں اور فکر نہ کریں بھائی ضرور مل جائیں  
گے۔۔

سامنے سے آتے حافی کو دیکھ کر پانی کا گلاس ان کے ہاتھ سے لرز کر رہ گیا۔۔۔  
حافی کا وجہ چہرہ جو اس وقت زرد مائل تھا  
آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے اس کے اندر کے درد کی عکاسی کر رہے تھے

جھلملاتی آنکھیں مرجھایا وجود دیکھ کر تیز قدموں سے اسکے قریب پہنچی۔۔۔۔

میرا بیٹا !!!!!!!

انہوں نے اسے فرط جذبات سے گلے لگایا اور پھر نرمی سے حافی کی پیشانی چوم لی۔

اپنی ماں کو چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے

میرے بارے میں ایک بار بھی نہیں سوچا کہ تمہارے

بغیر میرا کیا حال ہوگا اب مجھے اکیلا چھوڑ کر کبھی

مت جانا سعدیہ بیگم نے اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر بھیگے لہجے میں کہا ---

حافی نے ان کے گرد بازو حائل کئے اور کہا

"کہیں نہیں جاؤں گا"

اس سے پہلے کے حافی چکرا کر گرتا۔ فارس نے اسے اپنے مضبوط ہاتھوں سے سنبھالا۔۔۔

اور اس کے بے ہوش وجود کو کمرے میں لے گیا اور بیڈ پر لٹایا

سعدیہ بیگم بھی اس کے پیچھے ہی کمرے میں آئیں

فارس بیڈ ڈاکٹر کو فون کرو اور ان کو گھر ہی بلاؤ اب اسے ہاسپٹل نہیں لے کر جانا میں ہر

وقت حافی کو اپنی نظروں کے سامنے رکھنا چاہتی ہوں۔۔۔

ڈاکٹر نے آکر حافی کا چیک اپ کیا اور میڈیسن لکھ کر دے دیں

ابھی ان کو لیکوڈ ڈائٹ پر رکھنا ہوگا کافی دنوں سے انہوں نے کچھ کھایا نہیں اس لئے ان کو کمزوری ہو گئی ہے

اب ان کو ٹائم سے ان ادویات کا استعمال کروائیں انشاء اللہ یہ جلد ہی صحت یاب ہو جائیں گے یہ کہتے ہی وہ چلے گئے

دعا کو جب سے حافی کی واپسی کی خبر ملی تھی اسے اب مزید آزاد کشمیر میں رکنا محال لگ رہا تھا۔ مومن کو دعا کی حالت کو دیکھتے ہوئے اس کا جانا مناسب تو نہیں سمجھ رہا تھا مگر دعا کے بار بار اصرار کرنے کی وجہ سے آخر کار مان ہی گیا۔۔۔

وہ دن وہ حافی سے ملنے کے لیے اسلام آباد روانہ ہوئے

□

اریج آج اطوفہ سے اس کی خیریت معلوم کرنے اطوفہ کے پورشن میں آئی ہوئی تھی صوفہ پر بیٹھے ہوئے

ایک دوسرے سے حال دریافت کر رہی تھی کہ اچانک اریج کے فون پر ایک ساتھ ڈھیر سارے میسیجز آنے لگے۔

بار بار آتے میسیجز کی نوٹیفکیشن کو دیکھ کر جب

اریج نے موبائل دیکھا تو فارس کے میسجز تھے

جن میں اس نے اپنے بھائی کی خیر و عافیت سے

واپسی کے متعلق بتایا اور اپنی خوشی کا اظہار کیا ہوا

تھا اسے پڑھتے ہوئے اریج کے لبوں پر اپنے آپ ہی مسکراہٹ پھیل گئی۔

خیر ہے آج بڑا مسکرایا جا رہا ہے اطوفہ نے اس کے بدلے لہجے کو دیکھ کر پوچھا۔

اطوفہ تم میری چھوٹی بہن کی طرح ہو مجھے تم سے کچھ شیئر کرنا ہے۔

مگر تم وعدہ کرو کرو تم کسی سے کچھ نہیں کہوں گی اور میرا ساتھ بھی دوں گی پلیز پلیز اریج نے کہا

میں بھی آپ کو اپنی آپنی سمجھتی ہوں اطوفہ نے کہا

مجھے تمہیں کسی کے متعلق بتانا ہے مجھ میں کوئی انٹرسٹڈ ہے اور اس نے مجھے پرپوز کیا ہے

پھر پہلی ملاقات سے لے کر اب تک کہ گزرے تمام واقعات سے اسے آگاہ کیا

آپ بھی پسند کرتی ہیں اسے اطوفہ نے پوچھا۔۔۔

اریج نے بھی شرارتی لہجے میں شرمانے کی ایک ایکٹنگ کی۔۔۔

اوہ!!! تو بات یہاں تک پہنچ چکی ہے اور ہمیں کانوں کان خبر بھی نہیں ہوئی اور اطوفہ  
نے اسے چھیڑا

میں ماما سے اس سلسلے میں بات کروں گی وہ ضرور معین ماموں سے بات کریں گی  
میں آپ کے لیے دعا کروں گی کہ آپ کے حق میں جو بہتر ہو وہ ہو جائے  
یہ کہتے ہیں اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں  
میں کب اپنے مجازی خدا سے ملوں گی اس نے دل میں سوچا۔۔۔

□

دعا گھر آتے ہی بشر حافی سے ملنے گئی

اسلام علیکم بھائی!

www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
www.classicurdumaterial.com  
کیسے ہیں آپ؟ اس نے آتے ہی پوچھا  
میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔

دعا نے اتنے عرصے بعد حافی کی آواز سنی تھی اس نے حافی کا ہاتھ تھام کر اپنی آنکھوں سے  
لگایا پتہ ہے بھائی

I missed you so much



آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں پھر ہم سب مل کر ہم اطوفہ تلجنت کو ڈھونڈیں گے۔۔۔  
میں نے مومن سے بات کی ہے وہ بھی اپنا بزنس یہی اسلام آباد میں ہیں شفٹ کرنے کا  
سوچ رہے ہیں

ہم بھی اسی سوسائٹی میں ہی گھر لے لیں گے پھر میں روز آپ کا دماغ کھانے یہیں آیا کرو گی  
دعا نے کہا۔

دعا کی اس بات پر حافی کے ہونٹوں کے ایک کونے سے سے مسکراہٹ ابھر کر معدوم  
ہوئی۔۔۔۔۔

ان دنوں میں فارس نے ہر طرح حافی کا خیال رکھا اس کے

کھانے پینے کا دھیان رکھتا اور اسے وقت پر میڈیسن دیتا۔۔

www.classicdigitallibraries.com

support@classicurdumaterial.com

www.classicurdumaterial.com  
کہ جس طرح فارس نے اس کا خیال رکھا آج کل کے اس دور میں ایک سگا بھائی بھی نہیں رکھ  
سکتا تھا۔۔۔

حافی کے دل میں اپنے آپ ہی فارس کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو گیا۔۔۔

اب دونوں میں کافی حد تک کسی بھی موضوع پر ہلکی پھلکی بات چیت ہوتی رہتی تھی۔

برو! آج آپ کے لیے یہ بلیک شلوار قمیض نکالی ہے نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے یہ کیسی رہے گی؟

فارس نے کبرڈ سے کپڑے نکالتے ہوئے اس کی رضامندی پوچھی۔

"آپ کو کس نے کہا تھا اتنا تیار ہونے کو اور بلیک کلر پہننے کو"

بلیک کلر دیکھتے ہی اطوفہ کے بولے گئے جملے اس کے کان میں گونجے۔۔۔۔

آج پھر سے وہی لمحہ یاد آیا جب اطوفہ نے لڑکیوں سے جیلس ہو کر کر پہلی بار سے بلیک کلر میں دیکھ کر اس کی تعریف کی تھی۔۔۔

حافی نے آنکھیں بند کر کے لمبی سانس لی دل میں ہی اس کی یاد کو دباتے ہوئے۔۔۔۔

نہیں فارس یہ نہیں گرے والی نکال دو حافی نے اسے کہا۔۔۔۔  
www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com

حافی آج قدرے بہتر محسوس کر رہا تھا بہت دنوں بعد سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے کمرے میں آیا۔۔۔

سامنے اپنی ریسپشن کی انلاج تصویر پر نظر پڑی

جس میں حافی کی آنکھوں سے گرتے آنسو اطوفہ

بلیک ساڑھی پہنے اپنے ہاتھوں سے چن رہی تھی یہ

تصویر ر ایک مکمل خوبصورت کپل کا منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔

سامنے بستر پر نظر پڑتے ہی اس پر اطوفہ کے ساتھ گزارے گئے سب پل کسی فلم طرح اس کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگے۔۔۔

اس کی اٹھتی گرتی پلکوں کے لرزتے عارض اس کا شرمایا ہوا روپ اور اس کی شدتوں پر اس کا سمٹ جانا سب یاد آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کل ہی فارس نے اس کا فون ٹھیک کروا کر اسے لوٹایا  
تھا اچانک کچھ یاد آنے پر اس نے فون کی گیلری میں سے ویڈیوز والے آپشن پر کلک کیا۔

ویڈیو سٹارٹ ہوتے ہی اس کی آنکھوں میں الوہی چمک آگئی

www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
www.classicurdumaterial.com  
سامنے سویٹزرلینڈ کا وہی منظر تھا جب اطوفہ نے پہلی بار اس کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے اس کے

گال میں پڑے ڈمپل پر اپنے لب رکھے تھے بے اختیار ہی

اس کا ہاتھ اٹھا اور اس نے اپنے گال کو چھو لیا۔

جیسے آج بھی اس کا لمس محسوس ہوا ہو

وہ چلتا ہوا شیشے کے سامنے رکا ایسا لگا آج بھی

اطوفہ ساڑھی میں ملبوس اپنی جیولری اتار رہی ہے اور وہ اس کے پیچھے کھڑا اسے نہار رہا ہے ---

اچانک روم کے دروازے پر نوک ہوا---

اور حافی اپنی خوبصورت یادوں کے ہجوم سے باہر نکلا---

یس کم ان---

باہر جو بھی تھا حافی نے اسے اندر آنے کی اجازت دی---

فارس کافی کے دو لگ تھامے روم میں اینٹر ہوا

سامنے رکھے صوفہ پر بیٹھتے ہوئے ایک لگ حافی کے سامنے رکھا

برو! آپ کے لئے کافی لایا ہوں سوچا دونوں مل کر پیتے ہیں فارس نے حافی کو دوستانہ لہجے میں

کافی کی آفر کی۔

مجھے پتا ہے کہ اطوفہ جتنی اچھی کافی نہیں بنی مگر آج میرے ہاتھوں سے بنی کافی پی کر

دیکھیں فارس بولا۔

حافی نے اس کے قریب بیٹھتے ہوئے کافی تھام لی---

اور کافی پیتے ہوئے آفس کے بارے میں وہاں کی ساری معلومات لیں کہ آج کل کیا چل رہا ہے ---

فارس! حافی نے سنجیدگی سے اسے مخاطب کیا۔

اب سے ہم دونوں مل کر آفس سنبھالیں گے۔---

مگر برو! فارس نے پریشانی سے اسے دیکھا۔-----

میں صرف آپ کے ٹھیک ہونے کا انتظار کر رہا تھا آپ

کو پتہ ہے مجھے بزنس میں زیادہ انٹرسٹ نہیں وہ

تو میں آپ کی وجہ سے یہ سب وقتی دیکھ رہا تھا تھا

ماڈلنگ ہی میرا پیشہ ہے اس نے افسردگی سے کہا۔---

اُس اوکے! تمہیں جیسے ٹھیک لگے مجھے کوئی

اعتراض نہیں حافی نے اسے دیکھ کر کہا۔---

مگر اب مجھ میں مزید کسی کو بھی کھونے کی سکت

نہیں میں چاہتا ہوں میرا چھوٹا بھائی ہمیشہ میرے

ساتھ اسی گھر میں رہے اور بزنس میں میرا ہاتھ بٹائے

تم اپنے ماڈلنگ کے پروفیشن کو بھی وقت دو مگر بزنس میں بھی میرا ساتھ دو۔۔۔

ٹھیک ہے برو۔۔۔۔

فارس نے اس کے قریب آتے اپنے دونوں ہاتھ حافی کے شانوں پر رکھے

میں بہت خوش ہوں تم نے میری بات مان کر مجھے

بڑے بھائی کا مان دیا۔ حافی نے اس کے دونوں

ہاتھ اپنے کمر کے گرد باندھ کر اسے گلے لگایا۔۔۔

فارس نے حافی کے اس پیار بھرے رویے پر اس کے گال پر خوشی سے کس کرتے ہی پیچھے

ہوا۔

www.classicdigitallibraries.com

حافی نے اپنے گال پہ ہاتھ رکھے فارس کو گھورا یہ سب کیا تھا فارس؟؟؟؟ حافی نے کہا!

www.classicurdumaterial.com

پارس جو حافی کی حیرانگی پر ہنس رہا تھا۔

"اپنے دانت اندر کرو ورنہ توڑ دوں گا"

حافی نے انگلی سے وارن کرتے ہوئے اسے کہا۔۔۔۔

لگتا ہے جلد ہی تمہارا کوئی بندوبست کرنا پڑے گا حافی نے کہا۔۔۔

برو! نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔۔۔ یہ کہتے ہی فارس تیزی سے روم کا دروازہ کھولے باہر بھاگا کہیں واقعی دانت ٹوٹ نہ جائیں۔

حافی نے آفس آتے ہی سب سنبھال لیا اور چند دنوں میں ہی سب ٹھیک طریقے سے چلنے لگا۔۔

سارا سٹاف حافی کے اس نئے روپ سے بہت متاثر ہوا

جو باس پہلے ہر وقت انگارے چباتا تھا اب وہ سب سے

نرمی اور شگفتگی سے بات کرتا اور ہر ایک سے اس کے پرسنل مسٹے پر بات کرتا اور ان کی مدد کرتا۔۔۔

سارا سٹاف حافی کی اس کایا پلٹ سے بہت خوش تھا

آج حافی نے پرائیویٹ انویسٹمنٹ کو اپنے آفس میں

ہی بلایا اور اطوفہ کے بارے میں ساری انفارمیشن جلد سے جلد اکٹھا کر کے اسے دینے کے لئے

کہا۔۔۔۔

دعا اور مومن جب سے آئے تھے ادھر اسلام آباد میں ان کے پاس ہی رکے تھے۔

مومن نے قریب ہی فرنشڈ گھر خرید لیا تھا۔ اب اس میں کچھ ضرورت کے سامان کی سیٹنگ کروانا ہی باقی تھی۔۔۔۔

جو دعا کی حالت کے پیش نظر فلحال کی ہوئی تھی۔

دعا کی طبیعت خراب ہونے پر سعدیہ بیگم اور مومن اسے ہسپتال لے گئے۔۔۔

سعدیہ بیگ نے فارس اور حافی کو بھی دعا کے ہسپتال آنے کی اطلاع دی کچھ ہی دیر میں وہ دونوں بھی ہسپتال پہنچ گئے۔۔

کچھ گھنٹوں کے انتظار کے بعد بعد انہیں ایک گول مٹول سرخ و سفید سے بے بی بوائے کی اس دنیا میں آمد کی خبر ملی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد نرس نیلے کمبل میں لپیٹے ہوئے بے بی بوائے کو کو لے کر باہر آئی جو بمشکل اپنی آنکھیں کھول کر اس دنیا کے نظارے لینے کی کوششوں میں تھا۔۔۔۔

سعدیہ بیگم نے اسے اپنی گود میں لے لیتے ہی اسے پیار کیا اور کہا۔! آج سے میرے نواسے کا نام "المیر کونین" ہے انہوں نے اس کا نام تجویز کیا۔۔۔

سب کو نام بہت پسند آیا۔

مما اس نام کا کیا مطلب ہے مومن نے پوچھا؟



اس نام کا مطلب ہے 'دونوں جہان کا شہزادہ' سعدیہ بیگم نے تفصیل سے بتایا۔۔

پھر سب نے باری باری المیر کو گود میں اٹھا کر اسے پیار کیا۔۔۔۔

اطوفہ کی حالت کو دیکھتے ہوئے آنیہ اور ایاز صاحب

نے گھر میں ایک چھوٹا سا فنکشن اریج کیا جس کا مقصد اطوفہ کی گود بھرائی تھا۔۔

اس فنکشن میں محلے کی تمام عورتوں کو مدعو کیا

گیا جو اطوفہ کو اور اس کے آنے والے بچوں کو دعائیں

دیں اور اطوفہ کچھ دیر کے لیے اپنے غم کو بھلا سکے۔

اریج ہر کام میں پیش پیش تھی۔ اسی نے اپنا جھولا

صحن میں رکھے ہوئے اسے رنگ برنگے پھولوں سے اپنے ہاتھوں سے سجایا تھا۔۔

اور پھر اطوفہ کو اس میں لا کر بٹھایا اریج نے اطوفہ

کو ہلکا پھلکا تیار کیا تھا۔ محلہ کی عورتیں باری باری

آکر اس کی گود میں سات قسم کے مختلف پھل رکھتیں اور پھر اسے دعائیں دے رہی

تھیں۔۔۔۔

اطوفہ کا دل خوش ہونے کی بجائے مزید اداس ہو رہا

تھا کہ اطوفہ کو اس موقع پر حافی کی کمی شدت سے کھل رہی تھی۔

حافی یہ فاصلے ہمیں ایک دوسرے سے دور نہیں کر

سکتے۔ کیونکہ ہمارے دل اور روہیں ایک دوسرے سے جڑ چکی ہیں۔

فنکشن کے اختتام پر اطوفہ نے اپنی ماما اور بابا کے ساتھ معین صاحب کو بھی متوجہ کیے ان سب سے بات کا آغاز کیا۔۔۔

مجھے آپ سب سے بات کرنی ہے اطوفہ نے کہا!

جی جی بولو بیٹا کیا بات ہے معین صاحب نے کہا!

اطوفہ نے اریج کے لئے آئے پرپوزل کے بارے میں آگاہ کیا۔۔

کچھ لمحوں کے لئے تو خاموشی چھا گئی

مگر پھر معین صاحب نے ہی اس بات کے جواب میں اطوفہ سے کہا۔۔

میری ایک ہی بیٹی ہے مجھے اس کی خوشی عزیز ہے

میری بچی کی ساری زندگی کا سوال ہے میں دیکھ

بھال کر فیصلہ کروں گا پہلے اس کے بارے میں ساری

چھان بین کروں گا اگر مناسب لگا تو پھر مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔

انہوں نے اپنی رائے سے سب کو آگاہ کیا آنیہ اور ایاز صاحب بھی ان کی بات سے متفق ہو کر اثبات میں سر ہلانے لگے۔۔۔

ٹھیک کہا آپ نے معین بھائی ایاز صاحب نے کہا

ہاں اور آپ نے بشر حافی کے بارے میں کچھ پتہ کیا؟

انہوں نے پوچھا۔

میں نے دو تین لوگوں سے بات کی تھی مگر کچھ سیر حاصل جواب نہیں ملا۔۔۔

اطوفہ بیٹی کی ڈلیوری کے بعد ہم اسلام آباد جائیں گے پھر مل کر ان شاء اللہ ڈھونڈ لیں گے

معین نے ایاز صاحب کو کہا۔

المیر کے سوا ماہ کے ہونے پر مومن نے اپنے نئے گھر ایک چھوٹی سی دعوت عقیقہ رکھنی

چاہی۔۔۔

مگر پھر سعدیہ بیگم کے اصرار پر اس نے سارا انتظام حافی ہاؤس میں ہی کر لیا۔۔۔

شام کو دعوت تھی سب اپنی اپنی تیاریوں میں

مصروف تھے المیر کو دعا نے آج شلوار قمیض پر بلیک

کالر کی چھوٹی سی خوبصورت واسکٹ پہنا کر تیار کر

رکھا تھا۔۔۔ جس میں وہ نظر نہ لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا۔۔

دعا اور مومن بھی تیار ہو چکے تھے

حافی بھی آفس سے آکر فریش ہونے اپنے روم میں چلا گیا۔

جب کہ فارس آفس سے سیدھا ہسپتال پہنچا۔۔

اریج جلدی چلو فارس اس کے قریب آتے ہی بولا۔۔

کہاں۔؟ اریج نے اس کی اتنی ہڑ بڑی مچانے پر پوچھا۔۔۔

میرے گھر اور کہاں فارس بولا

مگر آج میری ناٹ شفٹ ہے میں ایسے کیسے جا سکتی ہوں تمہارے ساتھ اریج نے کہا۔

کوئی بات نہیں میں تمہاری چھٹی لے لیتا ہوں

اور پھر واپسی پر تمہارے گھر بھی چھوڑ دوں گا اس نے آفر کی۔

فارس مگر میں ایسے کیسے چلے جاؤں بنا کسی کو بتائے اس نے پریشانی سے کہا۔۔

تمہیں میں کونسا اکیلے میں کہیں لے کر جا رہا ہوں اپنے گھر سب سے ملوانے لے کر جا رہا ہوں اس نے خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ فارس کے چہرے پر خفگی کے آثار دیکھ کر فوراً مان گئی اچھا ٹھیک ہے 'پر' اریج نے کہا۔۔

اب یہ 'پر' کیا ہے؟

اف توبہ یہ لڑکیوں کے پاس ٹائم ویسٹ کرنے کے کتنے بہانے ہوتے ہیں۔ اچھا بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟ فارس نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ میں ان کپڑوں میں کیسے جاؤں اس نے اپنے سادہ سے سوٹ کی طرف اشارہ کرتے جس پر اس نے اوور آل پہن رکھا تھا اریج نے کہا۔۔۔

میں کچھ کرتا ہوں تم بس میرے ساتھ آؤ یہ کہتے ہی وہ آگے بڑھا راستے میں آنے والے ایک

شاپنگ مال سے فارس نے اس کے لئے ایک خوبصورت بلیو کلر کا ڈیزائنر فرائڈ اور ٹراووز

لیا۔۔۔۔۔  
www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com

اریج چیلنجنگ روم سے چیلنج کیے ہوئے باہر آئی تو اس نے فارس کی ستائشی نظریں خود پہ جمی دیکھیں۔۔۔۔

مگر دیر ہونے کی صورت میں فارس نے یہ کام پھر پر اٹھا رکھا۔۔۔

اور گاڑی گھر کے راستے پر ڈالتے ہوئے تیز ڈرائیونگ کرنے لگا۔

گھر میں داخل ہوئے تو سب مہمان آچکے تھے

لاونج کو خالی کیے سارا انتظام آج وہیں کیا گیا تھا فارس اریج کو ساتھ لیے سعدیہ بیگم کی طرف آیا۔

اور پھر اریج کا تعارف ان سے کروایا ماما اس سے ملیں یہ میری اچھی دوست اریج ہے۔۔۔

سعدیہ بیگم نے ایک پیاری سی لڑکی کو سامنے دیکھ کر اور فارس کے چہرے پر بکھرے دلچسپ رنگوں کو دیکھتے ہوئے اریج کو گلے لگایا۔۔۔

فارس نے ان سے آنکھوں میں اشارہ کئے پوچھا کیسی ہے؟

سعدیہ بیگم نے اسی کے انداز میں اپنی دو انگلیاں دکھاتے ہوئے وکٹری کا نشان بنایا اور پھر ان دونوں کو ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی۔۔۔

آج فارس کے لیے سعدیہ بیگم بہت خوش تھیں اچھا ہوا فارس اپنی زندگی میں آگے بڑھ گیا انہوں نے دل میں سوچا۔۔

پھر فارس نے اریج کو دعا سے ملوایا اور خود چلیج کرنے چلا گیا۔

اریج نے المیر کو گود میں اٹھا کر پیار کیا اور دعا سے ہلکی پھلکی بات چیت کی۔۔۔

کچھ دیر بعد المیر کے منہ سے فیڈ نکل کر اریج کے کپڑوں پر گری۔

دعا نے جلدی سے المیر کو اپنی گود میں لیتے ہوئے اوہ! سوری کہا۔

نہیں نہیں کوئی بات نہیں میں واش کر لیتی ہوں اریج نے کہا۔

جب بے بی کو فیڈ کرواتے ہیں تو شانے کے ساتھ لگا کر اس کی پیٹھ سہلا لیتے ہیں اس طرح

بچے کو فیڈ ہضم ہو جاتی ہے اور وہ بار بار فیڈ باہر نہیں گراتا اریج نے اس کی معلومات میں

اضافہ کیا۔۔

شکریہ بتانے کا دعا نے اسے ممنون نظروں سے دیکھا۔۔

آپ ایسا کریں اوپر والے پورشن میں کسی بھی روم میں جا کر واش روم استعمال کر لیں دعا

نے اریج کو کہا

بشر حافی پانچوں نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتا اور اب تو تہجد پڑھنا بھی اس کے معمول میں شامل

ہو چکا تھا۔ اطوفہ اس کی ہر دعا میں شامل تھی۔۔۔

بشر حافی اپنے روم میں تیار ہوئے اطوفہ کی تصویر کے سامنے کھڑا اسے یوں اکیلے چھوڑ جانے پر

اس سے گلے شکوے کر رہا تھا۔۔۔

دروازے کی ناب کو کسی نے گھمایا تو حافی نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔

ارتج جو اس روم میں جانے کے لیے دروازہ ابھی کھولنے ہی والی تھی۔۔۔  
 کہ کسی نے اس کا ہاتھ زور سے اپنی جانب کھینچا۔

ارتج نے جب اپنا ہاتھ تھامنے والے کو دیکھا تو

فارس اسے کھینچتے ہوئے تیزی سے ایک روم میں لے آیا اور وہاں آکر اس کا ہاتھ چھوڑا۔

تم وہاں کہاں جا رہی تھی وہ بھائی کا روم ہے فارس نے ارتج سے کہا۔۔۔

مجھے واش روم کا بتاؤ اس نے کہا

فارس کے اشارہ کرتے ہی وہ ڈریس صاف کئے کچھ دیر بعد واش روم سے باہر آئی۔

سب سے مل کر کیسا لگا؟ فارس نے ارتج سے پوچھا

سب بہت اچھے ہیں ارتج بولی۔

ہمارا کمرہ کیسا لگا فارس نے پوچھا۔

ارتج نے ستائشی نظروں سے کمرے کا جائزہ لیا۔۔۔

ویسے یہ ہمارا کب سے ہوا؟؟؟ ابھی یہ صرف آپ کا ہے ارتج نے کہا۔



آج کیا جان لینے کا ارادہ ہے جو 'آپ' کہہ کر اتنی عزت دی جا رہی ہے فارس نے خمار آلود  
لہجے میں کہا۔۔۔

فارس نے اریج کے دونوں شانوں سے تھام کر اسے اپنے قریب کیا  
اریج کو اپنی گردن پر پڑتی فارس کی گرم سانسیں جھلسا رہی تھیں  
تمہاری آج کی تعریف پینڈنگ ہے فارس نے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی۔۔۔  
اریج اسے دونوں ہاتھوں سے دھکا دیتی ہوئی دور ہوئی

اور اپنی سانسیں بحال کرنے لگی۔۔ پھر انگوٹھا نیچے کیے نو کا نشان دکھاتی۔۔۔۔۔ پینڈنگ ہی  
رہے گی کہتے باہر کی جانب بھاگی۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی فارس اپنے بال سیٹ کرتا مسکراتے چہرے کے ساتھ سیٹی پر کوئی دھن  
بجاتا روم سے باہر نکلا۔۔۔  
www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com

بابا کل لاہور میں سمینار ہے مجھے بھی وہاں جانا ہے اریج نے معین صاحب سے جانے کی ضد  
کی۔

مگر بیٹا اتنی دور ایک انجانے شہر میں جانے کی اجازت کیسے دے دوں -

تم میرے بڑھاپے کا واحد سہارا ہو میں تمہیں اپنے آپ سے اتنی دور جانے کی اجازت نہیں دے سکتا انہوں نے کہا

مگر بابا میں کون سا کیلے جا رہی ہوں۔ میں ہاسپٹل

کے باقی سٹاف کے ساتھ جاؤں گی اریج نے اپنے حق

میں اور بھی دلائل دیتے ہوئے آخر کار معین صاحب کو جانے کے لیے منا ہی لیا۔



بشر حافی آج صبح آفس آیا تو اسے پتہ چلا کہ اس کے

آفس کے ایک ورکر کو ہارٹ اٹیک آیا ہے اور کچھ

ورکرز اسے ہسپتال لے گئے ہیں۔ حافی نے ان لوگوں کو

فون کر کے وہاں کا ایڈریس معلوم کیا اور پھر اس کی خبر لینے ہسپتال کے لئے نکلا۔۔۔۔۔

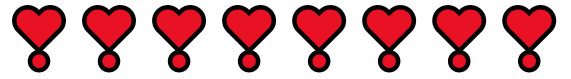
وہاں پہنچا تو ایک سرکاری ہسپتال تھا۔ اپنے ورکر کے

پاس جا کر اس کی خبر لی تو وہاں موجود باقی ورکرز

نے اسے بتایا کہ ابھی تو وقتی ٹریسمنٹ کر دی گئی ہے

مگر اس کی حالت کے پیش نظر سرجری کرنا ہوگی۔

حافی نے انہیں کہا آپ اسے کسی پرائیویٹ ہسپتال  
منتقل کر وائیں۔۔ اور جلد سے جلد ان کا علاج کروائیں  
جو بھی خرچ ہوگا وہ کمپنی دے گی۔ حافی انہیں تسلی دیتے ہوئے باہر نکلا۔۔۔



آج صبح سے ہی اطوفہ کو اپنی طبیعت کچھ ناساز لگ رہی تھی۔۔  
اس نے اپنی ماما کو اپنی حالت کے بارے میں بتایا تو انہوں نے اطوفہ کے بابا کو فوراً اسے  
ہسپتال لے جانے کے لیے کہا۔  
تم تو جا نہیں سکتی میں اکیلا تم کو سنبھالوں گا یا اطوفہ کو اور ارج بھی کل کی سیمینار اٹینڈ  
کرنے گئی ہوئی ہے۔ جانے کب اس کی واپسی ہو؟  
ایاز صاحب نے آنیہ کو کہا۔

چلو اطوفہ تم چادر لے لو ہم دونوں خود ہی چلتے ہیں۔

ضرورت کا سامان ایک چھوٹے بیگ میں ڈال لو اور

اپنی ساری رپورٹس اور ادویات والی فائل بھی مجھے

دے دو پھر وہ دونوں ہسپتال کے لئے روانہ ہوئے۔۔۔

ایک سرکاری ہسپتال پہنچ کر وہاں کی لیڈی ڈاکٹر نے  
اطوفہ کا چیک اپ کیا اور پھر کہا آپ کا ابھی ساتواں  
ماہ ہے۔ لیکن آپ کے بے بیز کی ہارٹ بیٹ سلو ہے اس

لیے آپ کا فوراً آپریٹ ہوگا لیکن ہم یہاں آپ کا علاج  
نہیں کر سکتے آپ جہاں سے چیک اپ کرواتی ہیں  
انہوں نے آپ کو فالو اپ دی ہوگی ہم ایمرجنسی ایسا

کیس نہیں لیتے ڈاکٹر نے بہت ہی روڈ لےجے میں اسے لیکچر دیا۔۔۔۔

اس پر اطوفہ کی آنکھیں برسنے لگیں اس نے کبھی اس

طرح کے حالات فیس نہیں کیے تھے اطوفہ نے روم

سے باہر آکر اپنے بابا کو تمام حالات سے آگاہ کیا۔۔۔۔۔

ایاز صاحب نے کہا! بیٹی پریشان مت ہو میں ٹیکسی

لاتا ہوں اور ہم کسی پرائیویٹ ہاسپٹل میں چلتے ہیں

میں تو اریج کی وجہ سے بے فکر تھا مگر اب وہ یہاں

نہیں ہیں تو اللہ مالک ہے وہ باہر سے ٹیکسی ڈھونڈنے

کے لئے نکلے لیکن ہڑبڑی میں کسی سے ٹکرا گئے۔۔۔۔۔

اطوفہ اپنے اندر اٹھتی درد کی شدید لہروں کی تاب نہ لاتے ہوئے خود میں سمٹ کر رہ گئی۔۔

اس حالت میں اکیلے یہ سب برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا

"یا اللہ پاک مدد"۔ بے ساختہ اس کے لبوں سے یہ لفظ ادا ہوئے۔۔۔

حافی جو ورکر سے مل کر باہر آ رہا تھا کسی سے ٹکرایا

اور مقابل کے ہاتھوں سے فائل نیچے گر گئی۔۔۔۔۔

حافی نے جلدی سے جھک کر کاغذات اکٹھا کئے

اور فائل میں لگائے مگر فائل کو بند کرتے اس پر لکھے

گئے نام پر جب اس کی نظر پڑی جس پر واضح طور پر اطوفہ تلخ لکھا گیا تھا۔۔۔۔۔

حافی کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔۔۔۔

اطوفہ کے یہیں کہیں اس کے آس پاس ہونے کا خیال ہی بہت خوش کن تھا۔۔۔۔۔

حافی نے حیران نظروں سے سامنے کھڑے بزرگ شخص سے پوچھا آپ اطوفہ کے بابا ہیں؟

ایاز صاحب نے بھی پریشانی سے اس لڑکے کو دیکھا جو دیکھنے میں وجہ اور کسی اچھے گھر کا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

جی میں ہی اطوفہ کا بابا ہوں انہوں نے کہا۔۔۔۔

اسلام و علیکم ! میرا نام بشر حافی ہے اس نے اپنا تعارف کروایا۔۔۔

اور اطوفہ کو ڈھونڈنے کے لیے اپنی نظریں ادھر ادھر دوڑانے لگا۔۔۔۔۔

حافی کا یوں اطوفہ کو بے تابی سے تلاش کرنا ایاز صاحب سے مخفی نہ رہ سکا انہوں نے اس طرف اشارہ کیا جہاں اطوفہ تھی وہاں ہے۔۔۔۔۔

اور اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے سب ٹھیک ہونے کی تسلی دی

ایاز صاحب کے دل میں اپنے داماد کے روپ میں حافی کو دیکھ کر ایک بوجھ سا اترتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

حافی کو اطوفہ کے پاس جانے کا کہہ کر وہ خود

ریسیپشن کی طرف بڑھے اور نک چڑھی ریسیپشنسٹ

سے گھر کال کرنے کی درخواست کی تاکہ معین

صاحب کو فون پر بشر حافی کی ملنے کی خوشخبری سنا سکیں۔۔

ہوئے وہ نڈھال ہو چکی تھی حافی جو تیزی سے ایاز

صاحب کے بتائے ہوئے راستے کی سمت بڑھ رہا تھا

اطوفہ کی پائل کی آواز نے جب اس کے کانوں میں رس گھولا۔۔۔۔۔

اطوفہ تمہاری پاٹل کی چھن چھن سن کر میرے دل کی دھڑکنوں کا چلنا لازمی ہو گیا ہے۔۔۔۔

اطوفہ جب واک کرتے ہوئے واپس پلٹی تو اپنے سامنے

اس دنیا کی سب سے عزیز ترین اور من چاہی ہستی کو دیکھ کر جیسے سانس لینا ہی بھول گئی۔۔۔

طوفان اس وقت اپنی حالت اور ہر درد سے بیگانہ ہو کر دیوانہ وار بھاگتی ہوئی حافی کے قریب جا کر اپنے

دونوں نازک ہاتھوں سے اس کے چہرے کے ہر نقش کو

چھو کر دیکھنے لگی کہ کہیں یہ خواب نہیں

واقعی اس کی کل کائنات اس کی دسترس میں آگئی ہے --

اس حالت میں کوئی بھی دعا کرو تو قبول ہوتی ہے اس نے صرف اللہ سے مدد مانگی تھی

اس کے رب نے تو اس کے درد کو دور کرنے کا ساماں کر دیا۔۔۔۔۔

اسے اپنی آنکھوں پر یقین کرنا مشکل لگ رہا تھا

کیا دعائیں یوں بھی مستعجب ہوتیں ہیں؟؟؟؟

حافی نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا کہیں اسے سامنے دیکھ کر یہ دھڑکنا ہی نہ بھول جائے۔۔۔۔۔

وہ اپنے دل میں پروردگار کا سجدہ شکر بجالایا۔

اگر آسماں تک میرے ہاتھ جاتے تو آپ کے آنے پر چاندنی سے یہ راہیں سجاتی

اطوفہ نے حافی کے اچانک سامنے آنے پر اسے دیکھ کر کہا۔

اگر آسماں تک میرے ہاتھ جاتے تو قدموں میں تیرے میں ستارے پچھاتا۔۔۔۔۔

حافی نے اس کی تھوڑی کو اپنی پوروں سے ہلکا سا اوپر اٹھاتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں

کہا۔۔۔۔۔

اس وقت وہ دونوں ایک دوسرے میں اس قدر محو

تھے کہ دنیا جہاں کو بھلائے بیٹھے بس آنکھوں ہی



آنکھوں میں ایک دوسرے پر اپنے رازِ دل افشاں کر رہے تھے ---

وقت جیسے ان دونوں کے ملن سے تھم سا گیا ہو۔

اطوفہ کی آنکھوں سے موتی گرنے لگے۔۔۔۔

اطوفہ تم رو کر مجھے کمزور مت کرو تمہاری مسکراہٹ ہی میری طاقت ہے۔

حافی نے اپنی پوروں سے اس کے گرتے ہوئے آنسو صاف کیے۔۔

حافی نے اطوفہ کو اپنے ساتھ کا احساس دلانے کے لیے خود میں زور سے بھینچ لیا۔۔۔۔

درد کی اٹھتی ایک تیز لہر نے اطوفہ کو اس دنیا میں جیسے واپس لا پھینکا۔ بے اختیار ہی اس کے منہ سے ہلکی سی آہ نکلی۔۔۔

حافی نے اسے سہارا دے کر ایک کرسی پر بٹھایا اور اطوفہ کی حالت پر کچھ لمحے غور کیا۔۔

تو جو اس کی سمجھ میں آیا اس سے پوچھنے کے لیے خوشی سے اس کی سمت دیکھا۔۔۔

اطوفہ نے حافی کی اشتیاق بھری نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے شرم کے مارے دونوں ہاتھوں

سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔۔۔۔

اطوفہ تم نہیں جانتی تم نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے میں اپنے پروردگار کو جتنا بھی شکر ادا

کروں کم ہے۔۔۔

"اس رب کے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں کسے کب اور کیسے نوازنا ہے یہ اس سے بہتر اور کوئی نہیں جان سکتا"

حافی نے شکر الحمد للہ کہتے ہی اپنے منہ پر ہاتھ پھرے۔۔۔۔

اطوفتِ جنت تمہیں پتا ہے میں کافی عرصہ کوما میں

تھا اور ایسا لگتا تھا کہ میں کسی اندھیری غار میں

ہوں ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا وہاں سے باہر آنے

کا کوئی راستہ ہی نہیں تھا مگر کسی بچے کی دھڑکن

جب میں نے اپنے دل کے آس پاس محسوس کی ایسے

لگا اس اندھیری غار میں اک روشنی کی کرن نظر آئی

ہو اور اس روشنی کی کرن کا ہاتھ تھامے میری روح

حقیقی سفر طے کرتے ہوئے تیزی سے واپس آئی حافی

نے اپنے محسوسات اطوفہ سے شئیر کئے۔۔۔۔

اطوفہ کر سی سے اٹھی اس سے اب مزید برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ حافی مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ

مجھے کچھ ہو جائے گا۔۔۔ اطوفہ نے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔

حافی نے اسے شانوں سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا کچھ نہیں ہوگا تمہیں میں ہوں نہ تمہارے ساتھ اور سب سے بڑا ہمارا پروردگار ہے ہمارے ساتھ۔ مجھے امید ہے اب وہ مزید ہمیں کسی آزمائش میں نہیں ڈالے گا حافی نے کہا

اس سے پہلے کہ مجھے کچھ ہو جائے میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں وہ بولی۔۔۔  
حافی نے سوالیہ نظروں سے اطوفہ کو دیکھا۔۔۔

"میں آج یہ اقرار کرتی ہوں میں آپ سے بے انتہا پیار کرتی

ہوں میری ہر ہر سانس مجھ میں آپ کے پیار کی گواہی دیتی ہے۔۔۔ اس دل میں صرف آپ کا نام دھڑکن بن کر دھڑکتا ہے۔

میرے لبوں سے نکلا ہر لفظ آپ ہی کے نام کی تسبیح کرتا ہے۔۔۔

اب مجھے چاہیے کچھ بھی ہو جائے مجھے کوئی غم نہیں یہ بولتے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اس سے پہلے کہ وہ جھول کر گرتی حافی کی مضبوط بانہوں نے اسے سہارا

دیا۔۔۔۔۔



حافی نے اطوفہ کو اپنی قیمتی متاع کی طرح بازوؤں میں اٹھا رکھا تھا۔ وہ اطوفہ کو لیے ہسپتال سے باہر نکلا۔۔۔

ایاز صاحب جو فون کرنے کے بعد واپس آرہے تھے  
بشر حافی کے پیچھے پیچھے باہر نکلے۔۔ اور حافی کے پاس اطوفہ کو یوں دیکھ کر پریشانی سے بولے۔۔۔۔

اطوفہ تجلجہ کو کیا ہوا ہے؟

اطوفہ کی طبیعت مزید بگڑ رہی ہے اسے سپیشل ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے جو یہاں ممکن نہیں۔۔۔ آئیں آپ میرے ساتھ حافی نے انہیں کہا۔

www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com

ایاز صاحب ڈرائیور کے ساتھ اگلی سیٹ پر بیٹھ گئے

جبکہ حافی نے اطوفہ کو پچھلی سیٹ پر لٹا کر اس کا سر اپنی گود میں رکھ لیا۔

ڈرائیور جلدی گاڑی چلاؤ کا کہتے ہی اسے شہر کے سب سے اچھے پرائیویٹ ہسپتال لے جانے کا  
کہا اور پھر فکر مندی سے اطوفہ کا گال سہلایا۔

ہاسپٹل پہنچتے ہی حافی اطوفہ کو اندر لایا اور سٹریچر پر ڈالتے وہاں کے ڈاکٹر سے مخاطب ہوا۔۔

ڈاکٹر پلینز جلدی سے میری وائف کی ٹریسمنٹ کریں۔

وارد بوائے اور نرسس بھاگ کر اس کی طرف آئے اور سٹریچر اس کے ہاتھ سے لینا چاہا کیونکہ ڈاکٹر نے اطوفہ کی حالت کے پیش نظر سر فور آسے آپریشن تھیٹر منتقل کرنے کا کہا۔

مگر حافی نے اس کا سٹریچر نہ چھوڑا اور ان کے ساتھ ہی آپریشن تھیٹر میں داخل ہو گیا۔۔  
آپ پلینز باہر چلے جائیں فی میل ڈاکٹر نے حافی کو کہا!

www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
www.classicurdumaterial.com

میں یہاں سے کہیں نہیں جانے والا اس وقت اطوفہ کو  
چھوڑ کر تو ایک پل کے لئے بھی نہیں اس نے ڈاکٹر سے

کہا ڈاکٹر پلینز آپ اپنا کام کیجئے وہ اپنے فیصلے پر بضد تھا۔ اور پریشانی سے اطوفہ کی طرف مسلسل  
دیکھ رہا تھا ایک لمحے کے لئے بھی اس کے چہرے سے نظر نہیں ہٹائیں۔

پلیز آپ باہر جائیے یہ سب ہمارے رولز کے خلاف ہے ۔

آپ باہر جائیں گے پھر ہی ہم اپنا کام شروع کریں گے آپ ہمارے کام میں خلل ڈال رہے ہیں کسی بھی نقصان کے ذمہ دار آپ خود ہوں گے ڈاکٹر نے اسے دھمکایا۔

.I request you please

اگر آپ میری بات نہیں سنیں گے تو پھر ٹھیک ہے میں آپ کے ہاسپٹل کے ایم ایس سے پرمیشن لے لیتا ہوں



اریج کے گھر پہنچتے ہی معین صاحب نے ایاز صاحب کے فون کا بتایا اور وہ دونوں آنیہ جی کو اپنے ساتھ لئے ان کی وہیل چیئر سمیت ہسپتال کے لئے نکلے۔۔۔

وہاں پہنچتے ہی ایاز صاحب کو آپریشن تھیٹر کے باہر ٹہلتے ہوئے پایا۔۔۔

آنیہ جی جن کی وہیل چیئر اریج نے سنبھالی ہوئی تھی انہوں نے ایاز صاحب کے قریب آتے ہی پریشانی سے پوچھا کیسی ہے میری بچی؟

ابھی فی الحال آپریشن تھیٹر میں ہے انہوں نے سامنے اشارہ کرتے ہوئے انہیں بتایا۔

بھائی صاحب آپ نے بشر حافی کا بتایا تھا کہاں ہے وہ معین نے پوچھا؟

وہ بھی اندر ہے ایاز صاحب نے انہیں بتایا۔

معین صاحب نے حیرانگی سے دیکھا۔

حافی نے جب تک آپریشن ختم نہیں ہوا ایک لمحے کے لئے بھی اطوفہ کا ہاتھ نہ چھوڑا اور اس کی صحت یابی کے لئے دعا گو رہا۔ وہ اپنے ارد گرد کی ہر چیز سے بے نیاز تھا۔ اس وقت اس کمرے میں حافی کو اپنے اور اطوفہ کے علاوہ ہر منظر بے جان محسوس ہو رہا تھا اس کی نظریں صرف اطوفہ کے زردی مائل چہرے پر تھیں۔

نرس باہر آکر اریج سے ضرورت کی اشیاء لے کر چلی گئی۔۔۔  
بچوں کے رونے کی آواز نے حافی کو اس کے تخیل سے باہر لا پھینکا۔

ڈاکٹر نے حافی کو متوجہ کیا اب آپ کی وائف خطرے سے باہر ہے آپ کو اب پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ کچھ دیر دوائیوں کے زیر اثر غنودگی کی حالت میں رہیں گیں۔ ڈاکٹر نے حافی کی اطوفہ کو لے کر فکر سے متاثر ہو کر اسے

تسلی دی۔ ڈاکٹر نے حافی کی توجہ کارٹ میں پڑے دو وجودوں پر دلائی یہ دیکھیں آپ کے ٹوئین بے بیز ایک بے بی بوائے اور ایک بے بی گرل۔۔ انہوں نے کہا۔

حافی کارٹ کی طرف آیا۔ نیلے کمبل میں لپٹا وجود جس کے بال ہیزل اطوفہ کی طرح اور حافی کی طرح ہیزل آنکھیں جو پوری طرح کھل چکی تھیں اور وہ شاید بھوک کی شدت سے رونے کا شغل فرما رہا تھا۔



جبکہ پنک کمر کے کمبل میں لیٹا وجود جس کے بال بھی اطوفہ کی طرح ہیزل اور حافی کی طرح ہی ہیزل آنکھیں - وہ معصومیت سے کبھی تو اپنی آنکھیں موند لیتی اور کبھی ہلکی سی کھول رہی تھی۔۔۔۔

حافی نے اسکے نرم و نازک ملائم سے ہاتھ میں اپنی انگلی رکھی جس نے اسے اپنی مٹھی میں قید کر لیا۔

شاید اپنے باپ کا پہلا پیار بھرا لمس کا احساس تھا کہ وہ ننھی سی جان کچھ لمحوں کے لئے مسکرائی اور اس کے گال میں پڑے ڈمپل کو دیکھ کر حافی بھی دل سے مسکرایا۔۔۔۔

خوشی کی لہر اس کے جسم و جاں میں سرائیت ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔

اپنے بچوں کو دیکھ کر جو خوبصورت احساس کے من میں جاگا وہ دنیا کا سب سے خوبصورت ترین احساس تھا۔ حافی کو دنیا کی ہر خوشی اس احساس کی آگے پھسکی لگی۔

حافی نے فون پر سعیدہ بیگم اور فارس کو ہسپتال کا پتہ بتاتے ہوئے انہیں جلد سے جلد وہاں پہنچنے کی تاکید کی۔۔

ڈاکٹر نے آپریشن تھیٹر سے باہر آ کر سب کو اطوفہ کی خیریت سے آگاہ کیا۔

حافی سب سے خوش دلی سے ملا۔ آنیہ جی نے حافی کے سر پر دست شفقت رکھتے ہوئے پیار بھری نظروں سے دیکھا۔۔

اریج نے دونوں بچوں میں سے ایک کو خود اٹھایا اور پیار کرنے لگی۔ جب کہ دوسرے کو آنیہ بیگم کی گود میں ڈال دیا اور وہ اسے پیار کرنے لگیں۔

فارس اور سعدیہ بیگم بھی وہاں پہنچ گئے حافی نے ان کا تعارف سب سے کروایا اور سب ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش ہوئے۔

سعدیہ بیگم اور فارس نے بچوں سے پیار کیا  
اطوفہ کے ملنے کی خبر تو بہت اچھی تھی مگر دو ننھے بچوں کی آمد نے تو اس خبر میں مزید چار چاند لگا دیے تھے۔۔

فارس اور اریج نے جب ایک دوسرے کو دیکھا تھا پہلے تو آپ نے اس انجان رشتے پر حیران ہوئے مگر اپنے سامنے سب بڑوں کو دیکھتے ہوئے آنکھوں ہی آنکھوں میں باتیں کرنے لگے۔۔۔

ارتج نے معین صاحب کو متوجہ کیے ایک سائیڈ پر لے گئی --- بابا یہ فارس اور اس کی در ہیں جس کے بارے میں اطوفہ نے آپ کو بتایا تھا اس نے کہا۔۔۔۔

سعدیہ بیگم نے جب ارتج کو دیکھا تو بہت خوش ہوئی اور معین صاحب کو متوجہ کئے ہوئے کہا۔۔۔ جلد ہی ہم آپ کے گھر آئیں گے اپنی بیٹی کو لینے سعدیہ بیگم نے ارتج کو پیار کرتے ہوئے اپنے ساتھ لگایا۔

معین صاحب کو جب ان کی بات سمجھ میں آئی تو انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا اس سے بڑھ کر اور خوشی کی کیا بات ہوگی کہ میری دونوں بیٹیاں ایک ہی گھر میں جائیں۔۔۔



www.classicdigitallibraries.com

support@classicurdumaterial.com

حافی کا ایک پاؤں نرسری میں اور دوسرا اطوفہ کے

www.classicurdumaterial.com

پرائیویٹ روم میں ہوتا۔۔۔ یہ وقت حافی کے لئے بہت یاد

گار تھا۔ اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ اس

کی زندگی اتنی حسین ہو گی۔ وہ روز نرسری میں جا کر

دونوں بچوں کی ویڈیو بنا کر لاتا اور اطوفہ کو دکھاتا۔



اطوفہ کے ٹھیک ہوتے ایاز صاحب اور آنیہ نے اطوفہ کو

دعاؤں کے سائے میں اپنے گھر جانے کی اجازت دی

گھر میں داخل ہوئے تو دعا نے اطوفہ اور نئے ننھے مہمانوں کی آمد کی خوشی میں گھر کو پھولوں اور

رنگ رنگ کے غباروں سے سجا رکھا تھا۔۔۔

ان سب کے اندر داخل ہوتے ہیں دعا نے پھولوں کی پتیوں سے ان کا استقبال کیا۔ اطوفہ کے

گلے لگ کر اسے مبارک باد دی اور اس کے کان میں کہا !

تھینک یو مجھے پھوپھو بنانے کے لیے !!!



عون کو سعدیہ بیگم نے اور عیونا کو آنیہ جی نے گود میں اٹھایا ہوا تھا۔۔۔

بالآخر رخصتی کے بعد سب گھر پہنچے۔۔۔

اطوفہ، دعا اور مومن نے پارٹی بنا رکھی تھی فارس کو کمرے میں جانے سے روکنے کے لیے اور حافی کو بھی اپنی پارٹی میں شامل کرنا چاہا مگر اس نے معذرت کر لی اور اپنے روم میں چلا گیا فریش ہونے کے لیے۔۔۔

ان تینوں نے فارس کو خود تنگ کیا اور اس سے تگڑا نیگ وصول کرنے کا تقاضہ کیا مگر فارس نے بھی جم کر ان تینوں کا مقابلہ کیا اور ان کو ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ دی اس دوران سعدیہ بیگم فارس کو اپنے ساتھ اپنے روم میں لے گئیں۔

فارس بیٹا یہ لو! انہوں نے فارس کو دو خوبصورت جڑاؤ کنگن تھمائے۔۔

اما یہ کیا ہے فارس نے کہا؟

یہ میری بہو کی منہ دکھائی ہے تم اسے یہ ضرور دینا

تھینک یو ماما!

.You know you are the world's best mom

اس نے خوشی سے کہتے ہوئے انہیں گلے لگایا۔

سعیدہ بیگم نے اسے ہمیشہ خوش گوار زندگی گزارنے کی دعا دیتے ہوئے کہا جاؤ اپنے کمرے میں  
اریج تمہارا انتظار کر رہی ہوں گی۔

فارس اپنے کمرے کی طرف آیا تو میدان خالی دیکھ کر شکر کا سانس لیا اور اندر آیا۔

اس نے موتیے کے پھولوں سے اپنا سارا کمرہ سجوا رکھا تھا۔ کیونکہ اریج کو یہ پھول بہت پسند تھے  
موتیے کی بھینی بھینی خوشبو سارے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی فارس نے سامنے اپنے بستر پر  
بیٹھی ہوئی اریج کو دیکھا۔۔

ایک سرشاری سی اس کے وجود میں بھر گئی۔۔۔ اپنی محبت کو اتنا قریب دیکھ کر آہستہ سے چلتا  
ہوا اس کے قریب آیا۔  
www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com

ساری تقریب میں تم ایسے ہی تھی اور کمرے میں آتے ہی گھونگھٹ کیوں نکال رکھا ہے؟ اس  
نے پوچھا۔

اتنی شرم پہلے تو کبھی نہیں آئی مجھ سے بولڈ ڈاکٹر اریج! آج کیا ہوا؟؟؟

خمار آلود لہجے میں کہتے ہی اس کے قریب ہوا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی گستاخی کرتا

مومن جو ارتج کا دوپٹہ اوڑھے اس کے بیڈ پر بیٹھا تھا پورا گھونگھٹ اٹھاتے ہوئے بیڈ سے نیچے اترے۔۔۔

اور لڑکیوں کا سالب و لہجہ اپناتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"پلیز یہاں کوئی ہے تو مجھے بچاؤ میں کسی اور کی امانت ہوں"

اور دانت نکالنے لگا  
دعا اور اطوفہ ارتج کے ہمراہ ٹیرس میں موجود یہ سب چھپ کر دیکھ رہی تھیں تینوں فارس کی حالت پر قہقہے لگاتے ہوئے اندر آئیں۔۔۔

www.classicdigitallibraries.com

support@classicurdumaterial.com

فارس ان سب کی اس حرکت پر پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔۔۔

یہ اچھا نہیں کیا تم سب نے میرے ساتھ ہے اس نے ان سب کو دھمکی دی۔ نکلو میرے روم سے ابھی کے ابھی سارے اس نے کہا

مگر وہ تینوں ڈھیٹ بنے پہلے نیگ نکالو کہنے لگے ایسے تو ہم جان نہیں چھوڑیں گے۔۔۔۔۔



حافی جو اطوفہ کو ڈھونڈ رہا تھا اس وقت فارس کے روم سے آتے ہوئے شور کو سن کر اسی طرف آیا۔۔

اندر داخل ہوا تو کمرہ کسی جنگ و جدل کا منظر پیش کر رہا تھا۔  
یہ کیا ہو رہا ہے اس وقت؟ حافی نے اندر آتے ہی اپنی روب دار اونچی آواز میں کہا!  
کمرے میں خاموشی چھا گئی اور سب نے سر جھکا لئے۔

چلو سب اپنے اپنے روم میں انہیں ریست کرنے دو و حافی کے حکم پر سب آہستہ آہستہ نظر بچاتے اپنے روم میں کھسکنے لگے۔

تھینک یو برو! فارس نے سے گلے لگایا آپ نے میری جان چھڑوائی آکر۔  
اوکے اب تم بھی آرام کرو حافی اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے روم سے نکلا۔۔۔۔

سب کے نکلتے ہی فارس نے روم کا دروازہ لاک کیا اور خود اریج کے قریب آیا۔  
مجھے امید نہیں تھی تم بھی ان لوگوں سے مل جاؤ گی اس نے منہ پھلایا۔  
اچھا ناراض نہیں ہوں وہ سب تو مذاق تھا اریج نے کہا۔

فارس نے باکس میں سے کنگن نکال کر اسے پہنائے

بہت پیارے ہیں اریج بولی ---

پھر فارس نے اریج کا دوپٹہ اتارتے ہوئے سائیڈ پر رکھا اور اس کی گردن میں چین پہنائی۔ اس چین میں پہلے سے موجود الفابیٹ A پر اب ایلفابیٹ F نے قبضہ کر رکھا تھا۔ F.A کو ایک جدید دلکش ڈیزائن سے بنایا گیا تھا۔ اریج نے چین کے الفابیٹس پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے پرمسرت لہجے میں کہا۔

ایسے بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔

فارس نے اپنے لب اس کی گردن پر رکھے اسے خود میں سمو لیا۔۔۔ اریج نے بھی اپنے دونوں ہاتھ اس کے گرد باندھ کر اسے اپنے ساتھ کا احساس دلایا۔۔۔



www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
www.classicurdumaterial.com

حافی کمرے میں آیا تو اطوفہ جیولری اتار رہی تھی۔

ہاں میں نے بھی آکر اس کی مدد کی عون اور عیونا دونوں اس وقت خواب خرگوش کے مزے لوٹنے میں مصروف تھے۔

حافی نے میں نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے مزید خود سے قریب کیا یا اتنا کے دونوں کو ایک دوسرے کی دھڑکن سنائی دے رہی تھی

"میں جس دن دیکھ لوں تم کو مجھے محسوس ہوتا ہے یہ دنیا خوبصورت ہے"

حافی نے اس کی ستواں ناک میں جگ مگ کرتی ہیرے کی نازک سی نوز بن ڈالی اور اس پر نرمی سے اپنے لب رکھے۔

یہ تمہارا گفٹ جو مجھ پر ادھار تھا۔

باقی کاموں میں تو آپ بہت پیش پیش ہیں۔ اپنے معصوم سے شوہر کا بھی کچھ خیال کر لیا کریں حافی نے اطوفہ سے کہا!

معصوم اور آپ؟ اطوفہ نے اپنی پشت سے نیچے آتے ہیزل بال ایک ادا سے پیچھے کئے۔۔۔۔

اطوفہ کی اس بات پر حافی چہرے پر خفگی کے آثار لیے بستر پر دراز ہوا۔

حافی کی ناراضگی دیکھ کر اطوفہ کے تو ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے۔۔

بستر پر جلدی سے اس کے قریب آئی وہ تو میں ایسے ہی کہہ رہی تھی اور دونوں ہاتھوں سے کان

پکڑتے ہوئے چہرے پر بلا کی معصومیت سجائے سوری کہا۔

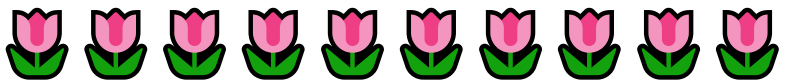
حافی نے مسکراتے ہوئے اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرا لیا

جانِ حافی ہمیشہ یوں ہی میرے قریب رہنا ان دھڑکنوں کو تمہاری دھڑکنوں کی عادت ہوگئی ہے  
 اگر یہ ایک دوسرے سے کبھی جدا ہوئیں تو یہ دل مردہ ہو جائے گا  
 اس نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

میں بھی آپ کے بغیر اپنی حیات کا ایک لمحہ بھی گزارنے کا سوچ بھی نہیں سکتی میری بھی  
 بس یہی دعا ہے انشاء اللہ ہم ہمیشہ ساتھ رہیں۔۔۔

حافی نے اطوفہ کو بتایا کہ اس کے کھو جانے پر اس نے ہر مزار کا در کھٹکھٹایا  
 اور اب ہم دونوں مل کر میری مانی ہوئی ہر منت پوری کریں گے۔۔۔۔  
 اطوفہ نے اثبات میں سر ہلاتے طمانیت سے اپنا سر حافی کے سینے پر رکھا۔

آج ان کی بیچ منجھار میں ڈولتی ہوئی عشق کی کشتی کو کنارہ مل گیا تھا۔۔۔۔  
 www.classicdigitallibraries.com  
 support@classicurdumaterial.com  
 www.classicurdumaterial.com



فارس صبح آفس جاتا جبکہ حافی گھر رہ کر بچوں کو سنبھالتا۔ اور اطوفہ جب کالج سے واپس آتی تو پھر  
 حافی بچوں کو اطوفہ کے حوالے کیے آفس کے لیے نکلتا۔ اور پھر فارس حافی کے آفس آتے اپنی

شوٹنگ کے لیے نکلتا۔ اطوفہ نے حافی کے کہنے پر میڈیکل کی پڑھائی مکمل کر لی اور اب وہ ہاؤس جاب کر رہی تھی۔۔۔

حافی تہجد کی نماز ادا کرنے کے لیے اٹھا کمرے میں ہلکی سی روشنی میں بیڈ کا منظر ایک مکمل فیملی کا منظر پیش کر رہا تھا۔ آج اس نے عشقِ حقیقی کی کھوج میں

عشقِ مجازی کو بھی پایا اس نے سوچا۔۔۔۔۔



آج دس سال بعد حافی ہاؤس چڑیا گھر کا ہی منظر پیش کر رہا تھا سب آج عون اور عیونا کی سالگرہ کے موقع پر جمع تھے۔

بچے سب ٹی وی لاؤنج میں موجود تھے

عیونا تم سب سے پہلے کس کو کہ کیک کھلاؤ گی

المیر کونین نے پوچھا؟

www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
www.classicurdumaterial.com

رومان فارس کو اور کسے۔۔۔۔۔ اس نے آکر تفاخر سے اپنی شرٹ کا کالر اچکایا۔۔۔۔۔

جی نہیں وہ مجھے کھلائے گی المیر بولا

بالکل بھی نہیں وہ مجھے ہی کھلائے گی رومان نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔

المیر نے عیونا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا مجھے کھلاؤ گی نہ ؟

رومان نے عیونا کا دوسرا ہاتھ پکڑتے ہوئے اپنی جانب کھینچا مجھے کھلاؤ گی نہ۔۔۔۔

ان دونوں کی لڑائی میں وہ بے چاری ہمیشہ یوں ہی پس کر رہ جاتی کس کو ہاں میں جواب دیتی اسی مشکل میں اس کی ہینزل آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

ایک طرف المیر اس کا بازو اپنی طرف کھینچ رہا تھا  
تو دوسری طرف رومان اس کا بازو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔

بہن کا بازو چھوڑو ورنہ میں تم دونوں کا منہ توڑ دوں گا عون نے آتے ہی کہا۔

بہن ہوگی تمہاری المیر نے رومان کو انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔  
www.classicdigitallibraries.com  
support@classicurdumaterial.com  
www.classicurdumaterial.com

جی نہیں یہ میری بہن نہیں بہن اپنی میں کسی کو بھی اپنی بہن نہیں مانتا رومان نے غصے سے کہا

اریج جس کے اتنے سال بعد اللہ پاک نے پھر سے سن لی تھی۔ اپنا بھاری بھر کم وجود سنبھالتی لاؤنج  
 کے صوفے پر براجمان ہوئی  
 تم سب لوگ مجھ سے مار کھاؤ گے  
 اپنی عمر دیکھو اور اپنی حرکتیں دیکھو اریج نے ان سب کو شرمندہ کرنا چاہا۔  
 آنے والے کل میں منجہار عشق میں بہنے کے لیے کچھ نئے کردار ابھی سے اس میں شامل  
 ہونے والے تھے -----

ختم شد

CLASSIC URDU MATERIAL

کلاسیک اردو مٹیریل

[www.classicdigitallibraries.com](http://www.classicdigitallibraries.com)  
[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)  
[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)